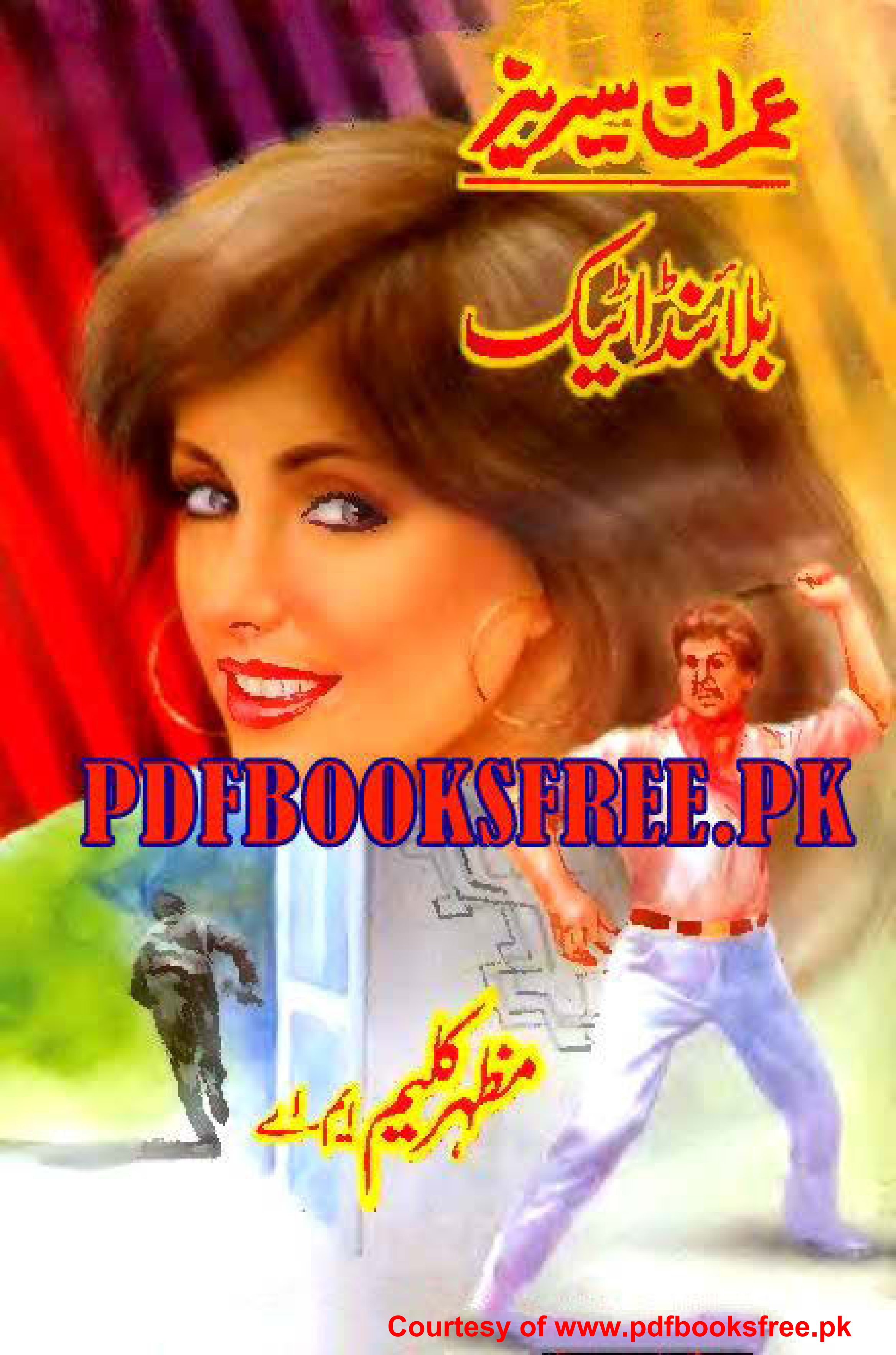


Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عمران سیریز

بلائنڈ ایک

حصہ دوم

مظہر کلیم ایم اے

PDFBOOKSFREE.PK

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی جس کیلئے پبلشرز، مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہونگے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ناشران ------- اشرف قریشی
---------- یوسف قریشی
پرنٹر ------- محمد یونس
طابع ------- ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ------- 65/- روپے



چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ "بلاسٹڈ اٹیک" کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے اور مجھے یقین ہے کہ پہلا حصہ پڑھنے کے بعد آپ اسے پڑھنے کے لئے انتہائی بے چین ہو رہے ہوں گے۔ کیونکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی جدوجہد اب اپنے عروج کی طرف گامزن ہے لیکن اس سے پہلے اگر آپ اپنے چند خطوط بھی ملاحظہ کر لیں تو اس حصے کا لطف دوبالا ہو جائے گا۔

سیت پور سے خواجہ غلام قنبر صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناولوں کا پرانا قاری ہوں۔ ابھی میں نے میٹرک کا امتحان نہیں دیا تھا کہ آپ کے ناول پڑھنے شروع کئے اور اب میں خود استاد ہوں اس کے باوجود آپ کے ناولوں کا مطالعہ جاری ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ آپ کے ناول ہر لحاظ سے معیاری ہوتے ہیں گزشتہ دنوں آپ کا ناول "سنیک سرکل" پڑھا۔ واقعی لاجواب شاندار بلکہ شاہکار ناول تھا۔ مسلمانوں کے خلاف یہودیوں کی بھیانک سازشوں کو آپ جس طرح آشکار کرتے ہیں اس سے حقیقتاً آپ نے ہم مسلمانوں کی آنکھیں کھول دی ہیں۔ میری آپ سے ایک گزارش بھی ہے کہ آپ مذہبی تعصب کے خلاف بھی ضرور کوئی ناول لکھیں کیونکہ یہ بھی یہودیوں کی ہی سازش ہے اس کے ساتھ ساتھ ایک درخواست بھی ہے کہ آپ تنویر کو منع کر

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

دیں کہ وہ عمران کا رقیب نہ بنے۔ اسے یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ عمران کا رقیب بننے کی کوشش کرے"۔

محترم خواجہ غلام قنبر صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے یہودی سازشوں کے بارے میں جس تشویش کا اظہار کیا ہے یہ آپ کے دل میں موجود اسلامی تڑپ کی دلیل ہے۔ جہاں تک تنویر کے عمران کے رقیب بننے کی بات ہے تو میں خط پڑھتے ہوئے یہی سمجھا تھا کہ آپ اسے بھی یقیناً یہودی سازش ہی قرار دیں گے لیکن شاید تنویر کی کوئی نیکی اس کے کام آگئی ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ تنویر کو عمران کا رقیب بننا زیب نہیں دیتا تو محترم یہی بات تنویر بھی کہتا ہے کہ عمران کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اس کا رقیب بنے۔ لیکن اب اس کا کیا کیا جائے کہ جس کی خاطر یہ دونوں ایک دوسرے کے رقیب بنے ہوئے ہیں وہ انہیں سرے سے ایک دوسرے کا رقیب ہی نہیں سمجھتی۔ امید ہے آپ بات سمجھ گئے ہوں گے۔

چک نمبر N59/p خان پور سے محترم غلام فرید صاحب لکھتے ہیں

"آپ کے ناولوں کا طویل عرصے سے قاری ہوں۔ یوں تو آپ کا ہر ناول اپنی جگہ شاہکار کا درجہ رکھتا ہے لیکن مجھے ناول "واٹر پاور" بے حد پسند آیا ہے۔ اس ناول میں آپ کے قلم کی عظمت اپنے پورے عروج پر ہے۔ ایسے ناول لکھ کر آپ واقعی جاسوسی ناول لکھنے کا حق ادا کر رہے ہیں۔ البتہ ایک شکایت آپ سے ضرور ہے کہ کیا عمران کے لئے اب صرف مجرم تنظیمیں ہی رہ گئی ہیں۔ دوسرے ملکوں کے ایجنٹ یا سرکاری تنظیمیں عمران کے ملک کا رخ کیوں نہیں کرتیں۔ کیا سب ملکوں نے پاکیشیا سے دوستی کر لی ہے۔ امید ہے آپ جواب ضرور دیں گے"۔

محترم غلام فرید صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک آپ کی شکایت کا تعلق ہے تو ایسی تو کوئی بات نہیں۔ مجرم تنظیموں کے ساتھ ساتھ دوسرے ملکوں کی سرکاری تنظیمیں اور ایجنٹ بھی عمران سے ٹکراتے رہتے ہیں۔ البتہ یہ بات درست ہے کہ مجرم تنظیموں کی تعداد ان کی نسبت زیادہ ہوتی ہے۔ اصل میں اس کی وجہ بین الاقوامی پیچیدہ حالات ہوتے ہیں۔ موجودہ دور میں ہر ملک دوسرے ملک کے ساتھ کسی نہ کسی انداز میں بہرحال وابستہ رہنا چاہتا ہے۔ اس لئے وہ کسی بھی ملک کے خلاف کام کرتے ہوئے بہتر یہی سمجھتے ہیں کہ وہ براہ راست سامنے آنے کی بجائے کسی طاقتور مجرم تنظیم کو سامنے لاکر اپنا مقصد حاصل کر لیں۔ یہی وجہ ہے کہ زیادہ تر مجرم تنظیمیں ہی سامنے آتی ہیں۔ لیکن درپردہ وہ کسی نہ کسی ملک کے لئے ہی کام کر رہی ہوتی ہیں۔ امید ہے اب وضاحت ہو گئی ہو گی۔

سرائے نورنگ بنوں سے محترمہ اجالا حیات صاحبہ لکھتی ہیں۔

"گزشتہ کئی سالوں سے آپ کے ناولوں کا مطالعہ کر رہی ہوں۔ میں نے کئی بار سوچا کہ آپ کو خط لکھوں۔ لیکن چونکہ وضاحت طلب کوئی بات نہ ملتی تھی اس لئے خط نہ لکھ سکی۔ اس بار "ہاٹ فائٹ" پڑھتے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہوئے ایک بات وضاحت طلب آگئی ہے ۔ اس ناول میں جوزف نے افریقہ کے پراسرار علوم کا مظاہرہ کرتے ہوئے شیشے کی طرف پشت کر کے شیشہ توڑ دیا ۔ لیکن کیسے اس کی کوئی وضاحت نہیں کی گئی ۔ امید ہے آپ ضرور وضاحت کریں گے "۔

محترمہ اجالا حیات صاحبہ ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ ۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ جوزف نے پراسرار علوم کا مظاہرہ کرتے ہوئے شیشہ کس طرح توڑا اور اس کی وضاحت کہیں درج نہیں کی گئی تو محترمہ پراسرار کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ اس کی وضاحت نہیں کی جا سکتی اور ہو سکتا ہے کہ خود جوزف کو بھی یہ علم نہ ہو کہ ایسا کس طرح ہوتا ہے ۔ البتہ اگر جوانا عمران سے وضاحت پوچھ لیتا تو اس پراسراریت کی کوئی نہ کوئی توجیہہ سامنے آ جاتی ۔ کیونکہ عمران بہرحال جوزف سے بھی زیادہ افریقہ کے پراسرار علوم سے واقف ہے ۔ اس لئے تب تک آپ کو بہرحال انتظار کرنا ہوگا جب تک یہ بات جوانا عمران سے نہیں پوچھ لیتا ۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

" اوہ لچھمن تم ۔ آؤ ۔ آؤ "...... بڑے سے کمرے میں ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے لمبے قد اور بھاری جسم کے سردار موہن سنگھ نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا ۔ لچھمن کے ساتھ عمران اور اس کے ساتھی بھی تھے ۔ حویلی کے قریب پہنچ کر عمران نے لچھمن کے ہاتھ بھی آزاد کر دیئے تھے اور عمران نے لچھمن سے وعدہ کیا تھا کہ اگر وہ کوئی شرارت نہ کرے تو اسے واقعی آزاد کر دیا جائے گا ۔

" سردار موہن ۔ یہ میرے دوست ہیں اور میں انہیں ایک خاص کام کے لئے تمہارے پاس لے آیا ہوں "...... لچھمن نے سردار موہن سے مصافحہ کرتے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ تمہارے دوست ہیں تو ہمارے بھی دوست ہوئے "۔ سردار موہن سنگھ نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران کی طرف مصافحے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔ عمران نے اپنا نام آصف اور دوسرے ساتھیوں کے بھی تبدیل شدہ نام بتائے۔

"اوہ۔ تم مسلمان ہو۔ پھر تو تم شراب نہیں پیو گے۔ تمہارے لئے کافی منگواتا ہوں"....... سردار موہن سنگھ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف کھڑے ملازم کو بلا کر اسے سب کے لئے کافی لانے کے لئے کہا۔

"سردار موہن سنگھ۔ میرے ان دوستوں کو بھواجا پہاڑیوں کے بارے میں معلومات چاہئیں۔ میں اس لئے انہیں تمہارے پاس لے آیا ہوں"....... چھمن نے کہا۔

"بھواجا پہاڑیوں کے بارے میں۔ کیسی معلومات۔ وہاں تو اس وقت فوج کا قبضہ ہے"....... سردار موہن نے چونک کر کہا۔

"اسی لئے تو ہم تمہارے پاس آئے ہیں۔ ہمارا تعلق معدنیات کے شعبے سے ہے اور ہمیں رپورٹ ملی ہے کہ بھواجا پہاڑیوں میں انتہائی قیمتی معدنیات کا ایک بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے اور یہ ذخیرہ بالکل وہیں ہے جہاں فوج نے کوئی اڈہ بنا رکھا ہے۔ فوج میں ہر قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ مخبر بھی ہوتے ہیں اور ایجنٹ بھی۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ کسی ایسے راستے سے اس جگہ پہنچ جائیں جہاں یہ ذخیرہ ہے اور ایک چھوٹے سے آلے سے اس کی فاسل چیکنگ کر کے خاموشی سے واپس آ جائیں"....... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو اس سلسلے میں میرا کیا کردار ہے۔ میں آپ کی کیا مدد کر سکتا

ہوں"....... سردار موہن سنگھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا....... اسی لمحے ملازم ٹرے میں کافی کے بڑے بڑے کپ رکھے اندر داخل ہوا اور اس نے ایک ایک کپ سب کے ہاتھ میں دیا اور خاموشی سے واپس چلا گیا۔

"چھمن نے بتایا ہے کہ آپ ان بھواجا پہاڑیوں سے اچھی طرح واقف ہیں۔ اس لئے آپ کوئی ایسا راستہ بتا سکتے ہیں"....... عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ فوج کی موجودگی میں میں ایسی کوئی حرکت نہیں کر سکتا۔ گو مجھے معلوم ہے کہ چھمن بھی سرکاری آدمی ہے لیکن فوج کی موجودگی میں ایسا نہیں ہو سکتا۔ ورنہ فوج مجھے گولی سے اڑا سکتی ہے۔ اس لئے میں مجبور ہوں"....... سردار موہن سنگھ نے صاف اور دو ٹوک جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ ایسے راستے سے بہرحال واقف ہیں"۔ عمران نے کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ فوج نے اپنا خفیہ اڈہ وادی ترنام میں بنایا ہوا ہے۔ میرا سارا کاروبار چونکہ فوج کی ان پہاڑیوں میں آمد کی وجہ سے بند پڑا ہوا ہے اور مجھے روزانہ لاکھوں کا نقصان ہو رہا ہے اس لئے میں نے بھاگ دوڑ کر کے فوج کے ایک باخبر آدمی سے رابطہ کیا اور اس نے مجھے بتایا کہ فوج ابھی تین ہفتوں تک پہاڑیوں میں رہے گی اور خاص طور پر وادی ترنام میں۔ کیونکہ وادی ترنام میں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہی میرا سب سے بڑا سٹور ہے اب بھی لاکھوں روپے کی شراب وہاں موجود ہے اور وہاں تک جانے کا ایک خفیہ راستہ بھی ہے لیکن اس راستے کے آغاز سے پہلے ہی فوج موجود ہے۔ اس لئے میں مجبور ہوں۔ وہاں تک نہیں جا سکتا اور نہ آپ کو لے جا سکتا ہوں"۔۔۔۔۔۔ سردار موہن سنگھ نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اگر تین ہفتوں کی بات ہے تو پھر تین ہفتے تو انتظار کیا جا سکتا ہے۔ ہمارا خیال تھا کہ فوج شاید طویل عرصے تک یہاں رہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ یہ حتمی خبر ہے"۔۔۔۔۔۔ سردار موہن سنگھ نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب کیا پروگرام ہے"۔۔۔۔۔۔ چھمن نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اگر سردار صاحب کو اعتراض نہ ہو تو ہم کچھ دن یہاں ان کے مہمان بن کر رہ جائیں۔ یہ سارا علاقہ بے حد خوبصورت ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے اس میں مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ آپ مہمان ہیں۔ آپ جب تک چاہیں یہاں رہ سکتے ہیں۔ آپ کے لئے کمرے بھی یہاں موجود ہیں اور ملازم بھی"۔۔۔۔۔۔ سردار موہن سنگھ نے کہا۔

"بہت شکریہ سردار صاحب۔ آپ واقعی سچے اور کھرے آدمی ہیں۔ لیکن فوج کے اس آدمی سے آپ نے رابطہ کیسے کیا تھا۔ آپ وہاں گئے تھے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں کوئی چھوٹا موٹا دھندہ نہیں کرتا۔ مشکبار میں میرے مقابل میں کوئی آدمی بھی نہیں ہے۔ میرے پاس انتہائی جدید ٹرانسمیٹرز موجود ہیں اور میرے آدمی بھی پوری طرح تربیت یافتہ ہیں"۔ سردار موہن سنگھ نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میرے لئے کیا حکم ہے۔ میں نے تو انتہائی ضروری کام سے واپس جانا ہے"۔ چھمن نے امید بھرے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ چاہیں تو جا سکتے ہیں۔ باقی آپ خود سمجھدار ہیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں اور مجھ پر یقین رکھیں کہ آپ کی یہاں موجودگی کا فوج کو علم نہ ہو گا"۔۔۔۔۔۔ چھمن نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر چھمن اٹھ کھڑا ہوا۔

"ارے ابھی سے۔ کیا مطلب۔ دو چار روز تو رہو"۔۔۔۔۔۔ سردار موہن سنگھ نے چھمن کو اس طرح اٹھتے دیکھ کر کہا۔

"شکریہ۔ لیکن انتہائی ضروری سرکاری کام ہے اس لئے مجھے فوری طور جانا ہے۔ میں پھر آؤں گا"۔۔۔۔۔۔ چھمن نے کہا اور پھر وہ سردار موہن سنگھ، عمران اور اس کے ساتھیوں سے مصافحہ کر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ایک منٹ۔ میں تمہیں باہر تک چھوڑ آؤں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اٹھ کر کہا اور پھر وہ چھمن کو ساتھ لئے کمرے سے باہر آ گیا۔

" جیپ کی ہمیں ضرورت رہے گی۔ اس لئے تم اگر چاہو تو سردار موہن سنگھ سے کوئی سواری لے سکتے ہو اور ہاں۔ آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اپنے وعدے کا خیال رکھنا۔ اگر تم نے ہمارے متعلق کسی کو بتایا تو ہمارے ساتھ تو جو ہو گا سو ہو گا لیکن تمہارے ساتھ ہم سے بھی زیادہ ہو جائے گا"۔ عمران نے بیرونی دروازے پر پہنچ کر چھمن سے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں عمران صاحب۔ میں آخری سانس تک وعدہ نبھاؤں گا اور میں سردار کی جیپ بھی نہیں لے جانا چاہتا۔ یہاں اس کی جیپ کو سب پہچانتے ہیں۔ اس طرح آپ کی یہاں موجودگی کا بھی کسی کو شک پڑ سکتا ہے۔ میں پیدل ہی یہاں سے جاؤں گا"...... چھمن نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور چھمن نے مسکراتے ہوئے عمران سے مصافحہ کیا اور تیزی سے چلتا ہوا حویلی کے بڑے پھاٹک سے باہر چلا گیا۔ عمران واپس اس کمرے میں آیا جہاں اس کے ساتھی اور سردار موہن سنگھ موجود تھا۔

" چھمن چلا گیا ہے"...... سردار موہن سنگھ نے کہا تو عمران نے چونک کر اسے دیکھا اور اثبات میں سر ہلا دیا۔

" تو پھر میرے ساتھ آیئے۔ میں آپ سے چند باتیں کرنا چاہتا ہوں"۔ سردار موہن سنگھ نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" آپ بھی آ جائیں"...... سردار موہن سنگھ نے عمران کے ساتھیوں سے کہا اور پھر وہ انہیں ساتھ لئے ہوئے ایک علیحدہ کمرے میں آ گیا۔

" آپ اصل میں کون ہیں۔ مجھے کھل کر بتایئے"۔ سردار موہن سنگھ نے دروازہ بند کر کے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" اصل کا کیا مطلب"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

" اگر آپ کا تعلق مشکبار کی تحریک آزادی سے ہے تو آپ مجھے کھل کر بتایئے۔ میں آپ کی بھرپور امداد کروں گا کیونکہ مشکبار میں سکھوں کی ایک تنظیم بھی مشکباری مجاہدین کی حمایت میں کام کر رہی ہے۔ اس تنظیم کا خفیہ نام سنگھام ہے اور میں اس تنظیم کا اس علاقے کا انچارج ہوں"۔ سردار موہن سنگھ نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" سنگھام۔ اوہ۔ اس کا انچارج شیر سنگھ تو نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو سردار موہن سنگھ حیرت سے اچھل پڑا۔

" آپ سردار شیر سنگھ کو جانتے ہیں"...... سردار موہن سنگھ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کیا سردار شیر سنگھ سے میری بات ہو سکتی ہے۔ تم اسے پرنس آف ڈھمپ کا حوالہ دے سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ میرا اندازہ درست تھا۔ آپ لوگ واقعی مشکباری مجاہدین ہیں۔ ٹھیک ہے۔ میں بات کرتا ہوں"۔ سردار موہن سنگھ نے کہا اور اٹھ کر اس نے کمرے میں موجود ایک الماری کھولی اور اس کے ایک خفیہ خانے سے اس نے ایک جدید

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ساخت کا فکسڈ فریکونسی کالانگ رینج ٹرانسمیٹر نکالا اور الماری بند کر کے اس نے ٹرانسمیٹر کو میز پر رکھ دیا۔

"تم نے اندازہ کیسے لگایا تھا"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"چھمن کے بارے میں مجھے معلوم ہے کہ اس کا تعلق کافرستان کی کسی خفیہ ایجنسی سے ہے۔ مجھے اطلاع مل گئی تھی کہ چھمن نے چند مشکباری مجاہدین کو میرے ڈیرے پر چھپایا تھا لیکن وہ لوگ وہاں سے نکل گئے اور چھمن کو بھی ساتھ لے گئے ہیں۔ پھر جب اچانک چھمن آپ لوگوں کے ساتھ یہاں آیا تو میں نے دیکھا کہ وہ آپ لوگوں سے خوفزدہ تھا۔ پھر آپ نے بھواجا پہاڑیوں کی بات کر دی تو میں سمجھ گیا کہ آپ وہی مشکباری مجاہدین ہیں اور آپ نے کسی طرح چھمن کو یہاں آنے اور مجھ سے تعارف کرانے پر مجبور کر دیا ہے۔ پھر چھمن نے جب اجازت لی تو آپ نے اس سے خاص قسم کی بات کی۔ جس سے میرا شک یقین میں بدل گیا۔ لیکن یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ آپ نے چھمن کو زندہ کیوں جانے دیا ہے۔ وہ تو فوری طور پر آپ لوگوں کی یہاں موجودگی کی اطلاع دے دے گا"۔۔۔۔۔۔۔ سردار موہن سنگھ نے کہا۔

"ہم نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ اگر وہ تم سے ہماری ملاقات کرا دے تو ہم اسے زندہ جانے دیں گے اور وعدہ توڑنے کے لئے نہیں ہوتا باقی جو ہوگا دیکھا جائے گا"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سردار موہن سنگھ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔ ٹرانسمیٹر سے مخصوص سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ایم۔ ایس۔ ہیلو ہیلو۔ ایم۔ ایس۔ اوور"۔ سردار موہن سنگھ نے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس۔ ایس۔ ایس اٹنڈنگ۔ اوور"۔۔۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"باس۔ کیا آپ کسی پرنس آف ڈھمپ کو جانتے ہیں۔ اوور"۔ سردار موہن سنگھ نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا نام لیا ہے تم نے۔ اوور"۔۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا تو سردار موہن سنگھ کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے جبکہ عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"پرنس آف ڈھمپ باس۔ اوور"۔۔۔۔۔۔۔ سردار موہن سنگھ نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تمہیں یہ نام کس نے بتایا ہے۔ جلدی بتاؤ۔ اوور"۔ دوسری طرف سے انتہائی تیز لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو ایس۔ ایس صاحب۔ اگر تم ایس۔ ایس کے ساتھ پی لگا لیتے تو دو چار تھانوں کے انچارج تو رعب میں آجاتے اور اگر ایس۔ او۔ ایس ہوتا تو تب بھی شاید کوئی خطرے کی یہ کال سن کر ہماری مدد کو آ جاتا۔ لیکن خالی ایس۔ ایس تو کسی صاحب کا ہی نام ہو سکتا ہے۔ مطلب ہے صاف ستھری دھلائی کرنے والا۔ اوور"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے سردار موہن سنگھ کو ہاتھ کے اشارے سے بولنے سے منع کرتے ہوئے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

خود ہی بات شروع کر دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم۔ اوہ۔ اوہ۔ تم یہاں۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ اوور"۔ دوسری طرف سے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا جیسے اسے یقین نہ آرہا ہو کہ عمران بھی اس سے بات کر سکتا ہے۔

"یہ ایم۔ ایس صاحب تو بڑے عقلمند ہیں۔ ان کی عقلمندی دیکھ کر تو مجھے یقین نہیں آرہا کہ یہ واقعی وہی سردار ہیں جن کی عقلمندی کے لطیفے دنیا میں مشہور ہیں۔ اوور"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ایم۔ ایس۔ تھری تھری ون پر کال کرو۔ تھری تھری ون پر۔ فوراً۔ اوور اینڈ آل"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور سردار موہن سنگھ نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ لیکن اس کے چہرے پر بے پناہ حیرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"آپ چیف سے اس انداز میں بات کر سکتے ہیں۔ اوہ۔ آپ تو میرے تصور سے بھی بڑے آدمی ہیں۔ آیئے میرے ساتھ۔ تھری تھری ون تو نیچے تہہ خانے میں ہے۔ آیئے"...... سردار موہن سنگھ نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر اٹھا کر وہ کرسی سے اٹھا اور اس نے جلدی سے اسے واپس الماری میں رکھا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک تہہ خانے میں انہیں لے آیا تو عمران یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہاں تو مکمل آپریشن روم بنا ہوا تھا۔ انتہائی جدید ترین مشینری وہاں نصب تھی۔ سردار موہن سنگھ ایک مشین کی طرف بڑھا اور اس نے اس مشین کو آن کر کے اس پر موجود

مختلف نابیں گھما کر ڈائل پر سوئیاں ایڈجسٹ کیں اور پھر بٹن دبا کر مشین آن کر دی۔ عمران اسے دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ جدید ترین ریٹو ویو ٹرانسمیٹر ہے جس کی کال کو کیچ نہیں کیا جا سکتا۔ یہ ایسی مشین تھی جو شاید ابھی تک ترقی پذیر ملکوں کی حکومتوں کو بھی حاصل نہ ہو سکی ہو گی جبکہ یہ یہاں دیہات میں موجود تھی۔

"ہیلو۔ سردار موہن سنگھ بول رہا ہوں چیف"...... سردار موہن سنگھ نے اس بار واضح الفاظ میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ سے بات کراؤ"...... مشین سے شیر سنگھ کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ پرنس بول رہا ہوں شیر سنگھ۔ میں تو اب تک تمہیں قالین کا ہی شیر سمجھتا رہا تھا لیکن یہاں اس اڈے میں اس قدر جدید ترین اور قیمتی مشینری دیکھ کر تو مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ تم قالین کے نہیں بلکہ سچ مچ کے شیر ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ سنگھام کافرستان میں سکھ ریاست کے قیام کی جدوجہد کر رہی ہے۔ اس لئے یہ سب کچھ کیا جا رہا ہے۔ سردار موہن سنگھ مشکبار کا انچارج ہے۔ بظاہر تو یہ سمگلر ہے لیکن یہ ہمارا خاص آدمی ہے۔ مگر آپ یہاں اس کے اڈے پر کیسے پہنچ گئے"...... مشین سے شیر سنگھ کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ مجھے اتنا تو معلوم تھا کہ تمہارا تعلق اس ریاست کے لئے جدوجہد کرنے والوں سے ہے لیکن مجھے یہ معلوم نہ تھا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کہ تم اس قدر اہم آدمی ہو۔ بہرحال آج پتہ چل گیا اور اب تو تم غراؤ گے بھی سہی تو میں ڈر جاؤں گا۔ جبکہ پہلے تمہاری دھاڑ سن کر بھی میں کان جھٹک دیا کرتا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے شیر سنگھ کا قہقہہ سنائی دیا۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ نے میری درخواست پر غور نہیں کیا۔ اگر آپ ہماری مدد کر دیں تو ہم کافرستان کو ناکوں چنے چبوا سکتے ہیں"۔ شیر سنگھ نے کہا۔

"فی الحال تو کافرستان مشکبار کے سلسلے میں ہمیں ناکوں کیا کانوں چنے چبوا رہا ہے۔ بہرحال میرا وعدہ کہ جب بھی موقع ملا اور مجھ سے جو کچھ بھی ہو سکا میں تمہارے لئے ضرور کروں گا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ بے حد شکریہ۔ آپ کے اس وعدے نے ہمیں بے حد حوصلہ دیا ہے۔ آپ بتائیں کہ آپ سردار موہن سنگھ کے ہاں کیسے پہنچے اگر کوئی مسئلہ ہے تو کھل کر بات کریں۔ سردار موہن سنگھ تو کیا ہماری پوری تنظیم آپ کے لئے ہر ممکن کام کرے گی"...... شیر سنگھ نے سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"بے حد شکریہ۔ تفصیل بتانے کا وقت نہیں ہے۔ اگر تم سردار موہن سنگھ کو بریف کر دو تو اس سے تفصیلی بات ہو سکتی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"سردار موہن سنگھ"...... شیر سنگھ نے کہا۔

"یس چیف"...... اس بار سردار موہن سنگھ نے جواب دیا۔

"سردار موہن۔ پرنس آف ڈھمپ علی عمران صاحب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہیں اور دنیا کے عظیم ترین آدمی ہیں یہ یقیناً تمہارے پاس مشکباری مجاہدین کی مدد کے سلسلے میں پہنچے ہوں گے۔ تم نے ان کی اس طرح مدد کرنی ہے کہ سنگھام کو اس مدد پر فخر ہو"...... شیر سنگھ نے کہا۔

"یس چیف۔ آپ بے فکر رہیں"...... سردار موہن سنگھ نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کو شاید جلدی ہے۔ جب آپ فارغ ہو جائیں تو پھر مجھ سے ضرور بات کر لیں۔ میں آپ کی کال کا منتظر رہوں گا"۔ شیر سنگھ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا۔

"او کے۔ گڈ بائی"...... شیر سنگھ نے کہا اور سردار موہن سنگھ نے آگے بڑھ کر مشین آف کر دی۔

"آپ تو عظیم ترین آدمی ہیں جناب۔ اب آپ فرمائیں کہ میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں"...... سردار موہن سنگھ نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی وہ انہیں آپریشن روم سے ملحقہ ایک کمرے میں لے آیا جہاں کرسیاں موجود تھیں۔

"اب تم تفصیل سے بتاؤ کہ بھواجا پہاڑیوں پر ہونے والے اس فوجی آپریشن کے سلسلے میں تمہارے پاس کیا معلومات ہیں"۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ جہاں تک میری معلومات ہیں کافرستان نے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

وادی ترنام میں کوئی خفیہ سٹور بنایا ہے جس میں انتہائی خوفناک اسلحہ سٹور کیا جا رہا ہے اور اس کی زبردست حفاظت کی جا رہی ہے"۔ سردار موہن سنگھ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چیکنگ کی تفصیلات بتا دیں۔

"تو تمہارے اس خفیہ راستے سے بھی وہاں نہیں پہنچا جا سکتا"...... عمران نے پوری تفصیل سنتے ہوئے کہا۔

"مجبوری یہ ہے عمران صاحب کہ جس عمارت سے اس خفیہ راستے کا دہانہ ہے اس عمارت پر کافرستان کی ایک خفیہ ایجنسی جسے پاور ایجنسی کہا جاتا ہے نے ہیڈ کوارٹر بنا لیا ہے اور اس پورے علاقے میں یہ لوگ پھیلے ہوئے ہیں"...... سردار موہن سنگھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے پاس میک اپ کا سامان تو ہو گا"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"جی ہاں۔ انتہائی جدید قسم کا سامان ہے۔ ہماری تنظیم کے ہر کارکن کو گریٹ لینڈ کے میک اپ کے ماہرین سے تربیت دلائی گئی ہے۔ ابھی ہماری تنظیم ابتدائی تیاریوں میں مصروف ہے۔ جب تیاریاں مکمل ہو جائیں گی تو ہم کافرستان حکومت کے خلاف پوری قوت سے کام شروع کر دیں گے اور ہمیں یقین ہے کہ حکومت کافرستان کو ہمارے مقابلے میں گھٹنے ٹیکنے ہی پڑیں گے اور سکھ ریاست وجود میں آ جائے گی"...... سردار موہن سنگھ نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

"او کے۔ تم وہ سامان بھی لاؤ اور اپنے آدمیوں میں سے ہمارے ڈیل ڈول اور ہمارے قد و قامت کے آدمی بھی تلاش کر کے یہاں بلوا لو ہم ان کے میک اپ میں اس خفیہ راستے کی طرف جائیں گے۔ وہ مقامی آدمی ہوں گے اس لئے ہم پر فوری طور پر کوئی شک نہ کر سکے گا اور ہم ان پر اپنا میک اپ کر دیں گے۔ تم انہیں بعد میں کسی ایسے راستے سے پاکیشیا بھجوا دینا کہ خفیہ ایجنسیاں انہیں پکڑ نہ سکیں اور انہیں یہ اطلاع بھی مل جائے کہ ہم واپس چلے گئے ہیں۔ اس طرح ان کی سرگرمیاں اس قدر زور شور سے جاری نہ رہ سکیں گی اور ہم کامیابی کی طرف بڑھ جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے جناب۔ یہ درست ہے اس طرح واقعی ان خفیہ ایجنسیوں کو آسانی سے ڈاج دیا جا سکتا ہے۔ آپ اوپر والے کمرے میں آ جائیں۔ میں انہیں وہیں لے آتا ہوں۔ میک اپ کا سامان بھی وہیں پہنچ جائے گا"...... سردار موہن سنگھ نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ حویلی کے اوپر والے حصے کے ایک کمرے میں پہنچ گئے۔ سردار موہن سنگھ باہر چلا گیا اور پھر اس کی واپسی تقریباً نصف گھنٹے بعد ہوئی تو اس کے ساتھ پانچ آدمی تھے اور حیرت انگیز طور پر ان سب کے قد و قامت عمران اور اس کے ساتھیوں سے ملتے تھے۔ ان میں سے ایک نے ایک بڑا سا باکس اٹھایا ہوا تھا۔

"یہ ہمارے خاص کارکن ہیں جناب۔ آپ بے فکر ہو کر اپنی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کارروائی کریں۔ یہ آپ کی ہدایات پر پورا پورا عمل کریں گے اور یہ بھی بتا دوں کہ ان سب نے میک اپ کی باقاعدہ تربیت حاصل کی ہوئی ہے"...... سردار موہن سنگھ نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب تم ان کا تفصیلی تعارف بھی کرا دو تاکہ ہم ان کا روپ دھار سکیں"۔ عمران نے کہا اور سردار موہن سنگھ نے سب کا تفصیلی تعارف کرا دیا۔ عمران نے ان سب سے باری باری مختلف سوالات کیے اور جب وہ پوری طرح مطمئن ہو گیا تو اس نے اس باکس کو کھولا جس میں میک اپ کا انتہائی جدید سامان موجود تھا اور پھر اس نے سب سے پہلے اپنے چہرے پر اور پھر باری باری اپنے ساتھیوں کے چہروں پر ان کا میک اپ کرنا شروع کر دیا۔

"آپ تو ماہر ہیں جناب۔ ہمارے گریٹ لینڈ کے استاد سے بھی زیادہ ماہر"...... ایک آدمی نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"آؤ بیٹھو۔ اب میں تم پر میک اپ کر دوں۔ مجھے ڈبل میک اپ کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"ڈبل کیوں"...... سردار موہن سنگھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے ان پر میں اپنا اور اپنے ساتھیوں کا اصل میک اپ کروں گا۔ ایسا میک اپ جو کسی جدید سے جدید میک اپ واشر سے بھی صاف نہیں ہو سکتا۔ یہ میک اپ کھال کے مساموں میں اس طرح جذب

ہو جاتا ہے کہ کھال تو چھل سکتی ہے لیکن میک اپ صاف نہیں ہو سکتا تاکہ اگر یہ لوگ ایجنسیوں کے ہاتھ لگ بھی جائیں تو وہ انہیں اصل سمجھیں۔ پھر ان پر اپنا وہ میک اپ کروں گا جس حلیے میں ہم ایجنسیوں کے ہاتھ لگے تھے۔ یہ عارضی میک اپ ہو گا جو آسانی سے صاف ہو سکے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ آپ کا مطلب ہے کہ اگر یہ لوگ پکڑے بھی جائیں تب بھی ان کا میک اپ صاف نہ ہو سکے اور ایجنسی والے انہیں اصل ہی سمجھتے رہیں"...... سردار موہن نے کہا۔

"ہاں۔ یہ میں احتیاطاً کر رہا ہوں۔ ورنہ مجھے یقین ہے کہ تمہارے تربیت یافتہ کارکن آسانی سے ہاتھ نہ آسکیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"اس کی آپ فکر نہ کریں۔ اگر یہ ہاتھ آ بھی گئے تو انہیں چھڑا لیا جائے گا۔ میرے آدمی مسلسل ان پر نظر رکھیں گے۔ آپ اپنا فائدہ دیکھیں"...... سردار موہن سنگھ نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کی محنت کے بعد عمران نے سردار موہن سنگھ کے آدمیوں پر اپنا اور اپنے ساتھیوں کا مستقل میک اپ کر دیا۔ یہ سب اب اس کمرے میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی اصل شکلوں میں کھڑے نظر آ رہے تھے۔

"آپ واقعی ماہر فن ہیں جناب۔ اس قدر کامیاب اور مکمل میک اپ کا تو تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ یہ تو بتائیں کہ آپ نے کہا ہے کہ اس میک اپ کو کسی صورت بھی صاف نہیں کیا جا سکتا۔ پھر یہ کیسے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

صاف ہو گا "...... سردار موہن سنگھ نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"بڑی آسانی سے صاف ہو جائے گا۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ پانی میں نمک ڈال کر اسے اتنا گرم کرو کہ اس میں سے بھاپ نکلنے لگے۔ صرف وہی بھاپ اس میک اپ کو صاف کر سکتی ہے۔ ورنہ یہ کسی صورت بھی صاف نہیں ہو سکتا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ انتہائی حیرت انگیز۔ پھر تو آپ اس کا نسخہ مجھے بھی بتا دیں۔ بہر حال آپ نے کیا تو اسی میک اپ باکس سے ہی ہے"...... سردار موہن سنگھ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بتا دوں گا مگر واپسی پر۔ بس صرف مختلف ٹیوبوں کو ایک مخصوص تناسب سے مکس کرنا پڑتا ہے"...... عمران نے کہا اور سردار موہن سنگھ مسکرا کر خاموش ہو گیا۔

"اب تم لباس اتارو تاکہ ہم آپس میں لباس بدل لیں۔ اس کے بعد میں عارضی میک اپ کر دوں گا"...... عمران نے کہا پھر تھوڑی دیر بعد انہوں نے لباس تبدیل کر لئے۔ اب عمران اور اس کے ساتھی مقامی لگ رہے تھے۔

"اب تم بیٹھو تاکہ اب میں تمہارے چہروں پر عارضی میک اپ کر دوں"...... عمران نے ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ارے نہیں صاحب۔ اس کے لئے آپ تکلیف نہ کریں۔ یہ خود کر لیں گے۔ انہیں بھی کرنا آتا ہے میک اپ۔ آپ میرے ساتھ آئیں تاکہ آپ کو کھانا وغیرہ کھلایا جا سکے"...... سردار موہن سنگھ نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے اس کی بات مان لی اور پھر عمران اور اس کے ساتھی سردار موہن سنگھ کے ساتھ اس کمرے سے نکلے۔

"کھانے کا انتظام میں نے اپنے گھر میں کیا ہے۔ یہ تو میری حویلی ہے۔ گھر سونار گاؤں میں ہے"...... سردار موہن سنگھ نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سردار موہن سنگھ کی جیپ میں بیٹھ کر اس کی حویلی سے نکلے اور گاؤں کی طرف بڑھ گئے۔ حویلی کے گرد چاروں طرف دور دور تک کھیت پھیلے ہوئے تھے کیونکہ یہ جگہ پہاڑی نہ تھی بلکہ ایک زرخیز وادی میں واقع تھی۔ گاؤں میں سردار موہن سنگھ کا مکان سب سے الگ اور نمایاں تھا۔ سردار موہن سنگھ نے کھانے کا واقعی بڑے پُرتکلف انداز میں اہتمام کیا تھا اور چونکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی بھوک لگی ہوئی تھی اس لئے ان سب نے ہی کھانا ڈٹ کر کھایا۔ کھانے کے بعد چائے کا دور چلا۔

"بہت بہت شکریہ سردار موہن سنگھ۔ تمہاری یہ مہمان نوازی ہمیں یاد رہے گی۔ پھر انشاء اللہ ملاقات ہو گی۔ اب ہمیں اجازت دو"۔ عمران نے کہا۔

"آپ بے شک جیپ لے جائیں۔ جہاں جی چاہے اسے چھوڑ دیں۔ میرے آدمی لے آئیں گے"...... سردار موہن سنگھ نے کہا۔

"اوہ گڈ۔ پھر تو مسئلہ کافی حل ہو جائے گا۔ البتہ تم اپنے آدمیوں کو کہہ دینا کہ وہ حتی الوسع کوشش یہی کریں کہ وہ کسی کے ہاتھ نہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

آئیں۔ پوری طرح محتاط رہیں"...... عمران نے باہر نکل کر جیپ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب۔ سب کام آپ کی مرضی کے مطابق ہوگا"۔ سردار موہن سنگھ نے کہا اور پھر عمران اور اس کے ساتھی سردار موہن سنگھ سے مصافحہ کر کے اور اس کا شکریہ ادا کر کے جیپ میں سوار ہو گئے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا اس نے جیپ سٹارٹ کی اور اسے لے کر گھر سے باہر آ گیا۔

"کمال ہے ...... قدرت بعض اوقات ایسے امداد کرتی ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔ لیکن عمران صاحب۔ آپ نے اپنے ساتھ اسلحہ تو لیا نہیں"...... جیپ کے گاؤں سے باہر آتے ہی صفدر نے بات کرتے ہوئے کہا۔

"شکر ہے تم بولے تو سہی۔ ورنہ میں تو سمجھ رہا تھا کہ تم سب نے شاید گونگے کا گُڑ کھا لیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"گونگے کا گُڑ۔ وہ کیا ہوتا ہے"...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"یہ تو مجھے بھی نہیں معلوم۔ بہرحال اس محاورے کا مطلب ہے گونگوں کی طرح خاموش رہنا"...... عمران نے جواب دیا تو صفدر ہنس پڑا۔

"آپ کی موجودگی میں کسی دوسرے کو بات کرنے کی گنجائش ہی کہاں ملتی ہے۔ ویسے یہ شیر سنگھ کون ہے۔ پہلے تو اس کا ذکر نہیں سنا جبکہ آپ سے ہونے والی اس کی بات چیت سے تو یہی معلوم ہوتا تھا

کہ وہ آپ کا انتہائی گہرا دوست ہے"...... صفدر نے کہا۔

"میں جانتا ہوں اسے عمران صاحب اور میری اس سے گریٹ لینڈ کے ایک کلب میں ملاقات ہوئی تھی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"گریٹ لینڈ۔ اس قدر طویل فاصلے پر کال ہو رہی تھی"...... صفدر نے چونک کر کہا۔

"نہیں ...... وہ کافرستان میں ہے۔ گریٹ لینڈ میں میرے دوست لارڈ ٹموتھی سے اس کی دوستی تھی۔ لارڈ ٹموتھی کے ہاں ایک دعوت میں اس سے پہلی بار ملاقات ہوئی تھی اور لارڈ ٹموتھی نے ہی اس سے تفصیلی تعارف کرایا تھا۔ پھر گریٹ لینڈ میں اکثر ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ مجھے یہ تو معلوم تھا کہ وہ کسی ایسی تنظیم سے منسلک ہے جو کافرستان میں سکھ ریاست کے لئے جدوجہد کر رہی ہے۔ لیکن یہ معلوم نہ تھا کہ وہی اس تنظیم کا چیف ہے اور یہ تنظیم اس قدر منظم اور جدید وسائل کی حامل ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ نے اسلحے کے بارے میں سوال کا جواب نہیں دیا عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"اسلحہ کسی بھی وقت چیک ہو سکتا ہے۔ اس لئے احتیاطاً میں نے ساتھ نہیں لیا"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ اچانک ایک بڑا سا ہیلی کاپٹر ان کی جیپ کے اوپر سے گزرا اور عمران بری طرح چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس ہیلی کاپٹر پر تو کرنل فریدی کے بلیک فورس کا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مخصوص نشان موجود ہے اور اس کا رخ بھی سونار گاؤں کی طرف ہی ہے"...... عمران نے چونک کر کہا تو سب ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کرنل فریدی کی بلیک فورس"۔ صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں۔ اب اس کا انچارج کرنل موہن ہے۔ وہی کرنل موہن جس نے ہمیں ہوٹل سے اغوا کرایا تھا۔ میرا خیال ہے کہ انہیں حویلی میں ہماری موجودگی کی اطلاع مل گئی ہے۔ یہ وہاں ریڈ کرنے جا رہے ہیں"...... عمران نے کہا اور جیپ کو اس نے موڑ کر سائیڈ پر بنے ہوئے درختوں کے ایک جھنڈ میں روک دیا۔

"کیا مطلب۔ آپ نے جیپ کیوں روک دی"...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"پہلے چیک کرنا پڑے گا۔ کیونکہ ابھی سردار موہن سنگھ کے آدمی جن پر ہمارا میک اپ ہے حویلی میں ہی ہوں گے۔ اگر وہ وہیں پکڑے جاتے ہیں تو پھر ہمارے لئے مسئلہ بن جائے گا"...... عمران نے کہا اور جیپ سے اتر کر وہ ایک درخت کی طرف بڑھ گیا اور پھر چند لمحوں بعد وہ کسی پھرتیلے بندر کی طرح اس درخت پر چڑھتا ہوا اس درخت کی چوٹی کی طرف بڑھنے لگا۔ باقی ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی اور ایک ایک درخت پر وہ بھی چڑھنے لگے۔ شاید انہیں بھی خیال آ گیا تھا کہ درخت کی چوٹی سے وہ حویلی کو بآسانی چیک کر سکیں گے۔ عمران کافی بلندی پر پہنچ کر رک گیا۔ یہاں سے واقعی دور کھیتوں میں موجود

حویلی صاف دکھائی دے رہی تھی اور ابھی وہ پوری طرح ایڈجسٹ بھی نہ ہو سکا تھا کہ اس نے ہیلی کاپٹر کو حویلی پر غوطہ لگاتے ہوئے دیکھا۔

"اوہ ویری بیڈ۔ یہ تو میزائل فائر کر رہے ہیں"...... عمران نے ہیلی کاپٹر سے میزائل نکل کر حویلی پر گرتے دیکھ کر کہا۔

اور پھر انتہائی خوفناک دھماکوں کی آوازیں ان کے کانوں تک پہنچ گئیں۔ ہیلی کاپٹر مسلسل حویلی پر چکر کاٹ کر میزائل فائر کر رہا تھا۔ ان خوفناک میزائلوں کی وجہ سے حویلی مکمل طور پر تباہ ہوتی چلی جا رہی تھی۔

"عمران صاحب۔ یہ کیا ہو رہا ہے"...... ساتھ والے درخت سے صفدر نے چیخ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہمیں ہلاک کیا جا رہا ہے اور کیا ہو رہا ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے جواب دیا۔

"ویری بیڈ۔ یہ تو وحشیانہ کارروائی ہے"...... اس بار تنویر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ نجانے حویلی میں کتنے افراد ہوں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ سنگھام کی اس قدر قیمتی مشینری بھی ساتھ ہی تباہ ہو جائے گی اور یہ سب کچھ ہماری وجہ سے ہو رہا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور پھر درخت سے نیچے اتر آیا۔ اس کے ساتھی بھی نیچے آ گئے۔

"ہمیں سردار موہن سنگھ کے پاس واپس جانا ہو گا۔ کیونکہ تباہ شدہ مشینری جیسے ہی سامنے آئے گی حکومت سردار موہن سنگھ کو لازماً پکڑ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

لے گی اور اگر اس نے زبان کھول دی تو پھر نہ صرف شیر سنگھ بلکہ اس کی تمام تنظیم سنگھام کا خاتمہ کر دیا جائے گا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ سردار موہن سنگھ کو ختم کر دیا جائے"۔ صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"میں نے اس تہہ خانے کی جو ساخت سرسری طور پر دیکھی تھی اس کے مطابق تو وہ عمارت بم پروف تھی لیکن حتمی بات سردار موہن سنگھ سے ہی معلوم ہو سکے گی۔ آؤ بیٹھو"...... عمران نے کہا اور اچھل کر دوبارہ جیپ پر سوار ہو گیا۔ اس کے ساتھی بھی جیپ میں سوار ہوئے اور عمران نے جیپ تیزی سے واپس اسی راستے پر دوڑانی شروع کر دی جہاں سے وہ آئے تھے۔ میزائلوں کے دھماکے اب سنائی دینے بند ہو گئے تھے اور ہیلی کاپٹر بھی فضا میں نظر نہ آ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد جیپ سردار موہن سنگھ کی حویلی کے سامنے پہنچ گئی۔ جیپ کی آواز سنتے ہی مکان کے دروازے پر ایک نوجوان تیزی سے باہر آ گیا۔

"سردار صاحب کہاں ہیں۔ ان سے فوری طور پر میں نے ان کے فائدے کی بات کرنی ہے"...... عمران نے جیپ سے نیچے اترتے ہوئے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ۔ وہ حویلی پر میزائل فائر ہوئے ہیں۔ سردار صاحب خفیہ اڈے پر چلے گئے ہیں"...... نوجوان نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے وہ خفیہ اڈہ"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"آیئے میرے ساتھ۔ جیپ کو یہیں رہنے دیں۔ میرے ساتھ آیئے" نوجوان نے کہا اور عمران اور اس کے ساتھی اس کے ساتھ چل پڑے۔ گاؤں کی مختلف گلیوں سے گزرنے کے بعد وہ حویلی کی مخالف سمت میں کھیتوں کے درمیان پہنچ گئے ایک جگہ درختوں کا جھنڈ تھا۔ نوجوان تیزی سے ایک درخت کے اوپر چڑھنے لگا۔

"یہ تم کیا کر رہے ہو"...... عمران نے اسے درخت پر چڑھتے دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں راستہ کھول رہا ہوں"...... نوجوان نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ویسے یہ اچھا سلسلہ ہے۔ کسی کو پتہ ہی نہیں چل سکتا"۔ چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے جواب دیا۔ اسی لمحے گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور درختوں کے ساتھ ایک قدرے ویران سی جگہ سے زمین کا ایک ٹکڑا صندوق کے ڈھکن کی طرح اوپر کو اٹھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد نوجوان درخت سے نیچے اتر آیا۔

"آیئے میرے ساتھ"...... نوجوان نے کہا اور عمران اور اس کے ساتھی اس کے پیچھے چلتے ہوئے اس خلا سے ڈھلوانی صورت میں جاتی ہوئی سیڑھیاں اتر کر ایک کمرے میں پہنچ گئے۔

"آپ یہاں بیٹھیں۔ میں سردار صاحب کو اطلاع کرتا ہوں"۔ نوجوان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے کونے میں بنے ہوئے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"خیال رکھنا۔ ہو سکتا ہے سنگھام کو بچانے کے لئے ہمیں مجبوراً سردار موہن سنگھ کو رائٹ آف کرنا پڑے تو ایسی صورت میں یہاں موجود افراد سے نمٹنا پڑے گا"...... عمران نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سرہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور سردار موہن سنگھ اندر داخل ہوا...... اس کے چہرے پر حیرت تھی۔

"آپ واپس آ گئے۔ خیریت"...... سردار موہن سنگھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا،

"ہم نے تمہاری حویلی پر بلیک فورس کے ہیلی کاپٹر سے ہونے والی میزائل شیلنگ چیک کی ہے۔ ہم اس لئے واپس آئے ہیں تاکہ تم سے معذرت کر سکیں کہ یہ سب کچھ یقیناً ہماری وجہ سے ہوا ہے۔ وہاں نہ صرف تمہارے آدمی مرے ہوں گے بلکہ انتہائی قیمتی مشینری بھی تباہ ہو گئی ہے۔ ہمیں اس پر بے حد افسوس ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ عمران صاحب۔ آپ کے اس خلوص کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک آدمیوں کا تعلق ہے مجھے ان کی موت پر واقعی دلی افسوس ہے لیکن ہمارے کام میں ایسا ہوتا ہی رہتا ہے۔ باقی جہاں تک مشینری کا تعلق ہے اس بارے میں آپ بے فکر رہیں۔ وہ حصہ قطعی علیحدہ بھی ہے اور بم پروف بھی ہے۔ یہ چند میزائل تو کیا ایک کروڑ میزائل بھی فائر کر

دیئے جائیں تب بھی اسے کچھ نہ ہو گا"...... سردار موہن سنگھ نے کہا تو عمران کے چہرے پر بے اختیار اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"اب یہ لوگ لازماً تمہیں تلاش کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"میرے ساتھ آیئے۔ اندر چل کر بیٹھتے ہیں۔ وہیں بات ہو گی"۔ سردار موہن سنگھ نے کہا اور پھر وہ انہیں ایک راہداری سے گزار کر ایک بڑے کمرے میں لے آیا۔ یہاں بھی انتہائی قیمتی مشینری نصب تھی اور ایک مشین آن تھی جس کے درمیان بڑی سی سکرین روشن تھی اور اس پر ایک ہیلی کاپٹر کھڑا نظر آ رہا تھا۔ تباہ شدہ حویلی بھی نظر آ رہی تھی جہاں دس بارہ افراد بھی موجود تھے۔ مشین کے سامنے ایک نوجوان کھڑا تھا۔

"کمال ہے۔ سنگھام تو مجھے قدم قدم پر حیرت زدہ کرتی چلی جا رہی ہے۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس قدر باوسائل اور منظم جماعت ہے یہ"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو سردار موہن سنگھ مسکرا دیا۔

"پوری دنیا کے سکھ اس تنظیم کی پشت پر ہیں عمران صاحب۔ بیٹھئے"۔ سردار موہن سنگھ نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک طرف پڑی کرسیوں کی طرف اشارہ کیا۔

"یہ مشین تو لانگ رینج سے آواز بھی کیچ کر سکتی ہے۔ آواز کیوں نہیں آ رہی"...... عمران نے کرسیوں کی طرف جانے کی بجائے مشین کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"آواز والا سسٹم کام نہیں کر رہا۔ میرے آدمی اسے ٹھیک کر رہے ہیں۔ ابھی ٹھیک ہو جائے گی"........ سردار موہن سنگھ نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اوہ۔ یہ تو لاشوں کا میک اپ صاف کر رہے ہیں"........ عمران نے غور سے سکرین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ سکرین پر صرف لاشوں کا ہیولا سا نظر آ رہا تھا کیونکہ کیمرہ بہت دور سے اسے فوکس کر رہا تھا۔ اس لئے لاشیں بھی واضح نہ تھیں اور وہاں کھڑے افراد بھی واضح طور پر نظر نہ آ رہے تھے۔

اچانک مشین سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی تو مشین کے سامنے کھڑا آپریٹر چونک پڑا۔

"آواز ٹھیک ہو گئی ہے"........ عمران نے کہا اور آپریٹر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔

"یہ۔ یہ جناب۔ وہ عمران ہے۔ دنیا کا خطرناک ترین آدمی۔ یہی ہے۔ میں اسے پہچانتا ہوں"........ ایک آواز واضح طور پر سنائی دی اور عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

"ہاں واقعی میں نے بھی اس کی تصویریں دیکھی ہوئی ہیں۔ ویسے سب کے چہروں سے میک اپ صاف ہو گئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ سب ختم ہو گئے۔ ویری گڈ۔ آخر کار اس کارنامے کا کریڈٹ بلیک فورس کے حصے میں ہی آیا۔ ویری گڈ"........ ایک آواز سنائی دی لہجہ مسرت سے بھرپور تھا۔

"یہ یقیناً کرنل موہن ہی ہو گا"........ عمران نے کہا اور اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"ان لاشوں کو اٹھا کر لے آؤ۔ ہم انہیں ہیلی کاپٹر میں ساتھ لے جائیں گے"........ کرنل موہن کی آواز سنائی دی اور پھر ایک آدمی مڑ کر تیزی سے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھنے لگا۔ جیسے جیسے وہ ہیلی کاپٹر کے قریب آتا جا رہا تھا سکرین پر اس کا چہرہ واضح ہوتا جا رہا تھا۔ پھر وہ ہیلی کاپٹر پر سوار ہو گیا۔ اب سکرین پر وہ نظر نہ آ رہا تھا لیکن پھر ٹرانسمیٹر پر کال کی آواز آنی شروع ہو گئی۔ کرنل موہن وزیر اعظم کافرستان کو کال کر رہا تھا۔ پھر جب کرنل موہن نے وزیر اعظم کو عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کے بارے میں بتایا تو پہلے تو وزیر اعظم نے اسے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا لیکن جب کرنل موہن نے انہیں پوری تفصیل بتائی تو وزیر اعظم نے کرنل موہن کو لاشیں لے کر اس کے مشکبار والے ہیڈ کوارٹر پہنچنے کا کہا اور ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ شاگل اور مادام ریکھا کو بھی وہاں بھجوا رہے ہیں تاکہ وہ بھی ان لاشوں کی چیکنگ کر لیں اور پھر پانچ کٹی پھٹی لاشیں ہیلی کاپٹر میں رکھی گئیں اور تین مزید افراد بھی ہیلی کاپٹر میں سوار ہوئے اور ہیلی کاپٹر وہاں سے پرواز کر گیا جبکہ باقی لوگ بھی ایک طرف کو بڑھ گئے۔

"بال بال بچ گئے ہیں عمران صاحب۔ شاید ان لوگوں کے یہاں پہنچنے سے ہم چند لمحے پہلے ہی نکلے ہیں ورنہ انہوں نے تو باقاعدہ اندر ٹیلی ویو کیمرے سے چیکنگ کی تھی"........ صفدر نے کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"لیکن ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ اس قدر خوفناک میزائل یہاں فائر کئے گئے کہ حویلی کی اینٹ سے اینٹ بج گئی - لیکن نہ ہی یہاں آگ لگی ہے اور نہ ہی لاشیں مسخ ہوئی ہیں بلکہ ان کے چہرے تو تقریباً محفوظ ہی تھے"...... چوہان نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ کرنل موہن نے یہاں خصوصی قسم کے میزائل فائر کرائے ہیں تاکہ ہماری لاشیں مسخ نہ ہو جائیں - اب بھی وزیراعظم اس کی بات پر یقین نہیں کر رہے - پھر تو بالکل ہی نہ کرتے - بہرحال مجھے سردار موہن سنگھ کے آدمیوں کی ہلاکت پر تو دلی افسوس ہے لیکن اس ریڈ سے دو فائدے ہوئے ہیں - ایک ہمیں اور دوسرا سردار موہن سنگھ اور اس کی تنظیم کو"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیسے فائدے"...... سردار موہن سنگھ نے چونک کر کہا۔

"تمہارا فائدہ یہ ہے کہ تمہاری مشینری اور تمہاری تنظیم بچ گئی - اب یہ لوگ مزید کوئی کارروائی نہ کریں گے - انہیں جو چاہیے تھا وہ انہیں مل گیا اور ہمیں فائدہ یہ ہوا ہے کہ اب ہماری لاشیں ملنے کے بعد بھوجا پہاڑیوں کے گرد اور وہاں موجود تمام انتظامات ختم کر دیئے جائیں گے - اس طرح ہم آسانی سے ٹارگٹ پر پہنچ سکیں گے"- عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب - ہیڈ کوارٹر پہنچ کر یہ لوگ لازماً لاشوں کو دوبارہ چیک کریں گے اور خاص طور پر شاگل اور مادام ریکھا - کیونکہ یہ کریڈٹ انہیں نہیں مل سکا - اس لئے وہ کوشش کریں گے کہ

اصلیت سامنے آجائے تاکہ کریڈٹ کرنل موہن کو بھی نہ مل سکے"- صفدر نے کہا۔

"نہیں - لاشیں بری طرح کٹی پھٹی ہیں اس لئے جسم پر ان کی توجہ نہیں جائے گی - ان کی تمام تر توجہ چہروں پر ہی رہے گی اور جو میک اپ میں نے ان کے چہروں پر کیا ہے یہ اسے کسی طرح بھی صاف نہیں کر سکتے - چاہے کسی بھی میک اپ واشر سے چیک کر لیں اور چاہے خنجر سے سارے چہرے کی کھال ہی کیوں نہ چھیل دیں اور نمک ملے پانی کی بھاپ دینے کا تو ظاہر ہے نسخہ انہیں معلوم ہی نہیں - اس لئے یہ تو طے سمجھو کہ ہماری موت کا مکمل طور پر اعلان کر دیا جائے گا"- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ - واقعی عمران صاحب - یہ تو واقعی اچھا کام ہو گیا ہے - اگر ہمارے خفیہ سٹور کے دھانے سے یہ لوگ چلے جائیں تو پھر آپ آسانی سے وادی ترنام پہنچ جائیں گے"...... سردار موہن سنگھ نے کہا۔

"بس اب مسئلہ صرف اتنا ہے کہ بلیک فورس کے مشکباری ہیڈ کوارٹر میں ہونے والی کارروائی ہمیں معلوم نہ ہو سکے گی - اوہ - اوہ ایک منٹ - یہاں لانگ رینج ٹرانسمیٹر تو ہو گا"...... عمران نے بات کرتے کرتے چونک کر کہا۔

"جی ہاں ہے"...... سردار موہن سنگھ نے کہا۔

"تو وہ لے آؤ - میں اس کا بھی بندوبست کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور سردار موہن سنگھ نے مشین آپریٹر کو لانگ رینج کا ٹرانسمیٹر

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

لانے کا کہہ دیا۔ مشین آف کر دی گئی تھی اس لئے آپریٹر فارغ کھڑا تھا تھوڑی دیر بعد ایک لانگ رینج مگر جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر لا کر عمران کو دے دیا گیا۔ عمران ٹرانسمیٹر لے کر ایک طرف پڑی ہوئی کرسیوں کی طرف بڑھ گیا۔ عمران کے ساتھی اور سردار موہن سنگھ بھی وہاں آگئے عمران نے ٹرانسمیٹر درمیانی میز پر رکھا اور پھر اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ کر اس نے اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"اس کی کال کیچ تو نہ ہو جائے گی"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ آپ بے فکر ہو کر کال کریں۔ یہ مونو ٹائپ ٹرانسمیٹر ہے کال کیچ بھی ہو جائے تب بھی الفاظ سمجھ ہی نہ آئیں گے"...... سردار موہن سنگھ نے جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے کوئی جواب نہ دیا تھا۔ وہ فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے میں مصروف رہا تھا۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بٹن دبایا تو ٹرانسمیٹر پر سرخ رنگ کا ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"ہیلو ہیلو عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے اپنے اصل لہجے میں اور اصل نام لے کر کال دینی شروع کر دی۔

"یس۔ ناٹران اٹنڈنگ۔ اوور"...... چند لمحوں بعد کافرستان میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"ناٹران۔ میں عمران بول رہا ہوں۔ ہم لوگ مشکبار میں ایک اہم مشن میں مصروف ہیں۔ یہاں ہم نے چند افراد پر اپنا خصوصی میک اپ کیا تھا۔ بلیک فورس نے وہاں ریڈ کر کے انہیں ہلاک کر دیا اور

اب وہ ان لاشوں کو میری اور میرے ساتھیوں کی لاشیں سمجھ رہے ہیں بلیک فورس کے کرنل موہن کی ٹرانسمیٹر پر وزیراعظم کافرستان سے بات ہوئی ہے۔ اسے ہماری موت کا یقین نہ آ رہا تھا اس لئے اس نے ہماری لاشوں کی چیکنگ کے لئے یہاں مشکبار میں موجود سیکرٹ سروس کے چیف شاگل اور پاور ایجنسی کی چیف مادام ریکھا کو کرنل موہن کے مشکباری ہیڈ کوارٹر بھیجا ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ ہماری لاشوں کی اصلیت نہ جان سکیں گے۔ اس طرح وہ سب اس بات پر متفق ہو جائیں گے کہ یہ واقعی ہماری لاشیں ہیں اور اس کی اطلاع وزیراعظم کو دی جائے گی۔ اس کے بعد بظاہر تو وزیراعظم کو یہی حکم دینا چاہئے کہ مشکبار میں موجود بلیک فورس، سیکرٹ سروس، پاور ایجنسی اور ملٹری انٹیلی جنس سب واپس کافرستان آجائیں۔ اگر ایسا ہو جائے تو ہم آسانی سے اپنا مشن مکمل کر لیں گے یا دوسری صورت میں بھی ہمیں اطلاع ملنی چاہئے کہ انہوں نے کیا فیصلہ کیا ہے۔ میں نے تمہیں اس لئے کال کیا ہے اور ساری تفصیل اس لئے بتائی ہے کہ تم فوراً وزیراعظم کے آفس میں اپنے آدمیوں کو اس بات پر تعینات کر دو کہ لاشوں کی تصدیق کے بعد وزیراعظم جو حکم دیں وہ تم تک پہنچ جائے اور تم اس حکم کی اطلاع مجھے دے دو۔ اوور"...... عمران نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ابھی بندوبست کرتا ہوں عمران صاحب۔ آپ کو کس فریکوئنسی پر اطلاع دینی ہو گی۔ اوور"...... دوسری طرف سے ناٹران نے کہا اور

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عمران نے اس ٹرانسمیٹر پر درج فریکوئنسی پڑھ کر ناٹران کو بتادی۔

"ٹھیک ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں یہ اطلاع یقینی طور پر حاصل کر لوں گا۔ میرے ذرائع ایسے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے ناٹران نے کہا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا

"اب ہمیں ناٹران کی طرف سے کال کا انتظار کرنا پڑے گا"۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ آپ کو یہاں کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ اب مجھے اجازت دیں تاکہ میں اپنے معاملات کو سنبھال لوں"...... سردار موہن سنگھ نے کہا اور عمران کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ٹائیگر اور اس کے ساتھی اس خفیہ چیکنگ سنٹر سے نکل کر درختوں کی اوٹ میں ہوتے ہوئے اوپر پہاڑی کی چوٹی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ان سب کے ہاتھوں میں مخصوص میزائل گنیں تھیں یہ اسلحہ ٹائیگر نے اس سٹور سے حاصل کیا تھا۔ وہ تھیلا جس میں کاموس ہتھیار تھے ٹائیگر کی بیلٹ سے بندھا ہوا تھا۔ ابھی وہ تھوڑی دور ہی اوپر گئے ہوں گے کہ انہیں دور سے وہ چیکنگ ہٹ نظر آنے لگ گیا۔ جس کے گرد چار مسلح آدمی موجود تھے۔ لیکن اس طرح اکٹھے فوجی نہ تھے جیسے پہلی پہاڑی پر تھے۔ شاید اس طرف سے انہیں کسی کے آنے کا خطرہ نہ تھا کیونکہ اس طرف نیچے پوری فوج پھیلی ہوئی تھی۔ ٹائیگر نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ سب بکھر کر انتہائی محتاط انداز میں درختوں اور جھاڑیوں کی اوٹ لیتے ہوئے اس طرف اوپر چڑھتے گئے جس طرف اس چیکنگ سپاٹ ہٹ کی عقبی سمت تھی اور پھر

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کافی اوپر چڑھنے کے بعد انہیں دور سے چوٹی پر بنی ہوئی ایئر چیکنگ پوسٹ بھی نظر آنے لگ گئی۔ یہ مچان نما تھی اور لکڑیوں سے بنائی گئی تھی اور کافی بلند تھی۔

"ہم نے اس چیکنگ سپاٹ پر پہلے قبضہ کرنا ہے پھر اوپر جانا ہے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"تو پھر یہاں فائرنگ نہیں ہونی چاہئے ورنہ طوفان سا آجائے گا"۔ جوانا نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ان کی تعداد کافی ہے اور بغیر فائرنگ کے یہ ہلاک نہیں ہو سکتے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"آپ اور علی احمد یہاں رکیں۔ میں اور جوانا اوپر جاتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ہم دونوں انہیں کور کر لیں گے"...... جوزف نے کہا۔

"ہاں۔ ہم یہ شکار آسانی سے کھیل لیں گے"...... جوانا نے کہا تو ٹائیگر نے انہیں اوپر جانے کی اجازت دے دی اور خود وہ علی احمد کے ساتھ وہیں جھاڑیوں کی اوٹ میں رک گیا۔ جوزف اور جوانا اوپر چڑھنے لگے اور چند لمحوں بعد وہ دونوں ان کی نظروں سے غائب ہو گئے۔

"یہ کہیں پھنس نہ جائیں"...... علی احمد نے سرگوشی کرتے ہوئے ٹائیگر سے کہا۔

"نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں علی احمد۔ ان میں سے ایک بھی سینکڑوں پر بھاری ہے اور پھر جوزف تو واقعی جنگلوں کا شہزادہ ہے"۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور علی احمد نے اثبات میں سر ہلا

دیا۔

کچھ دیر بعد انہیں اوپر سے ایک چیخ کی آواز سنائی دی۔ پھر ہلکی ہلکی کئی چیخیں بھی سنائی دیں اور اس کے بعد خاموشی طاری ہو گئی۔ ٹائیگر کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد جوانا جھاڑیوں کی اوٹ سے انہیں نظر آیا۔ وہ انہیں اوپر بلا رہا تھا۔

"آؤ علی احمد"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے اوپر چڑھتے چلے گئے۔ وہاں چھ لاشیں موجود تھیں جن کی گردنیں ٹوٹی ہوئی تھیں۔ ایک کا سر پھٹا ہوا تھا۔

"دو اندر تھے اور چار باہر تھے اور یہاں کوئی نہیں ہے"...... جوانا نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آؤ پھر اوپر چلیں۔ ہم نے اس ایئر چیک پوسٹ پر قبضہ کرنا ہے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"لیکن باقی چوٹیوں پر بھی تو ایئر چیک پوسٹس ہیں اور ان کا ٹارگٹ بھی یہی وادی ہی ہو گی"...... علی احمد نے کہا۔

"اس کو تو ختم کریں۔ یہ جلدی ہمیں چیک کر لیں گے۔ باقی کو بعد میں دیکھ لیں گے"...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک بار پھر اوپر چڑھنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب پہاڑی کی چوٹی پر پہنچ گئے۔ ایئر چیک پوسٹ پر بھی چار افراد کی موجودگی ظاہر ہو رہی تھی اور اس بار بھی جوزف اور جوانا ہی مچان کی ان لکڑیوں کے کراس کو پکڑ کر اوپر چڑھنے لگے جبکہ ٹائیگر اور علی احمد دونوں نیچے رہ کر انہیں کور دے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

رہے تھے۔ چیک پوسٹ کافی بلندی پر تھی اور اوپر موجود افراد چونکہ اپنے بالکل نیچے نہ دیکھ سکتے تھے اس لئے جوزف اور جوانا اطمینان سے اوپر چڑھتے چلے جا رہے تھے۔ اوپر تک جانے یا نیچے آنے کے لئے کوئی سیڑھی نہ بنائی گئی تھی۔ شاید حفاظت کی غرض سے۔ ضرورت پڑنے پر اوپر سے رسی کی سیڑھی نیچے پھینکی جاتی ہو گی۔ ٹائیگر ایک جھاڑی کی اوٹ سے مسلسل اوپر دیکھ رہا تھا۔ اسے صرف خطرہ یہ تھا کہ اوپر چڑھتے ہوئے یہ دونوں نیچے کہیں موجود فوجیوں کی نظروں میں نہ آ جائیں کیونکہ پھر نیچے سے ہونے والی فائرنگ سے وہ یقینی طور پر ہلاک ہو جائیں گے۔ لیکن تھوڑی دیر بعد جب وہ دونوں اوپر پہنچ کر کسی بندر کی طرح لکڑی کے پلیٹ فارم کا کونہ پکڑ کر قلابازی کھاتے ہوئے اوپر چڑھ گئے تو ٹائیگر نے اطمینان کا سانس لیا۔ تھوڑی دیر بعد جوزف اور جوانا اوپر سے نیچے اترتے دکھائی دیئے تو ٹائیگر نے اطمینان بھرا طویل سانس لیا۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ دونوں اوپر موجود سب افراد کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

"تین آدمی تھے۔ ایک نے ذرا جدوجہد کی لیکن بہرحال وہ بھی ختم ہو گیا"...... جوانا نے نیچے پہنچ کر کہا۔

"گڈ۔ اب ہمیں نیچے جانا ہے۔ آؤ"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر وہ سب پہاڑی کی دوسری طرف سے نیچے اترنے لگے۔ وادی کافی گہرائی میں تھی لیکن وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ نیچے تک کہیں بھی کوئی فوجی نظر نہ آ رہا تھا اور تقریباً درمیان تک درخت موجود تھے۔ اس کے

بعد نیچے وادی تک اور وادی کے اندر تمام درخت کاٹ دیئے گئے تھے۔ حتیٰ کہ جھاڑیاں تک موجود نہ تھیں۔ بالکل صاف علاقہ تھا اور پھر جہاں تک درخت اور جھاڑیاں تھیں وہاں تک پہنچ کر وہ رک گئے۔ اب اصل مرحلہ ان کے سامنے تھا۔ وادی کی دوسری سمتوں میں پہاڑی چوٹیوں پر ایئر چیکنگ پوسٹس نظر آ رہی تھیں اور ان میں موجود گنوں کا رخ بھی وادی کی طرف ہی تھا۔ فاصلہ بہرحال اتنا تھا کہ وہ یہاں سے ان تمام چیک پوسٹوں پر میزائل بھی فائر نہ کر سکتے تھے۔

"یہ سٹور کہاں ہو سکتا ہے۔ پہلے سٹور کی جگہ کا تو تعین ہو جائے"۔ ٹائیگر نے بغور وادی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ دیکھئے۔ وہ زرد رنگ کا ایک جھنڈا چٹان میں گڑا ہوا نظر آ رہا ہے۔ شاید یہ کوئی نشانی ہو"...... علی احمد نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ اب پتہ چل گیا کہ سٹور کہاں ہے"۔ ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیسے پتہ چل گیا۔ مجھے تو نظر نہیں آ رہا"...... جوانا نے حیران ہو کر کہا۔

"زرد رنگ کا جھنڈا ملٹری انٹیلی جنس کے کوڈ میں ایک خاص سمت کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہاں اس زرد رنگ کا جھنڈا لگانے کا مطلب ہے کہ سٹور اس کے مقابل پہاڑی کے دامن میں ہو گا اور وہ دیکھو۔ سامنے گہرائی میں ایک چٹان پر سرخ رنگ کا دائرہ موجود ہے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"ہاں۔ واقعی غور سے دیکھنے سے ہی پتہ چلتا ہے"...... جوانا نے کہا۔

"یہ اس سٹور کا دروازہ ہے۔ سرخ رنگ کے دائرے کا مطلب ہے راستہ۔ اب ہم نے وہاں جانا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ پوری وادی کراس کر کے وہاں تک جانا پڑے گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"میرا تو خیال ہے کہ نیچے وادی تک پہنچنے سے پہلے ہی ہمیں ہٹ کر دیا جائے گا۔ وادی کو پار کرنا تو ایک طرف"...... علی احمد نے کہا۔

"بہرحال رسک تو لینا پڑے گا۔ اب ہم یہاں تک پہنچ کر واپس تو نہیں جا سکتے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ایک صورت ہے مسٹر ٹائیگر کہ ہم تینوں مختلف سمتوں پر جا کر ان ایئر چیک پوسٹوں کو تباہ کر دیں۔ اس کے بغیر نیچے جانا تو خودکشی کرنے کے برابر ہے"...... جوانا نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح تو کئی دن لگ جائیں گے اور یہاں ہم بارود کے ڈھیر پر بیٹھے ہوئے ہیں ایسا ہے کہ آپ لوگ یہاں رکیں میں نیچے جاتا ہوں۔ اگر مجھے ہٹ کر دیا جائے تو پھر تم ایک ایک کر کے ٹرائی کرنا۔ کوئی نہ کوئی تو بہرحال کامیاب ہو ہی جائے گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیا احمقانہ بات ہے۔ ٹھہرو مجھے سوچنے دو"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ایک طریقہ ہو سکتا ہے"...... اچانک جوزف نے کہا تو سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"وہ کیا"...... سب نے بیک آواز میں کہا۔

"یہاں ایسی بیلیں موجود ہیں جن سے مضبوط اور طویل رسہ بنایا جا سکتا ہے۔ اگر ہم رسہ بنالیں تو اسے یہاں کسی بھی درخت کے تنے سے باندھ کر اسے پکڑ کر انتہائی تیز رفتاری سے نیچے اتر سکتے ہیں"۔ جوزف نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح ہم آسانی سے ہٹ کر لئے جائیں گے۔ البتہ ایک اور صورت ہو سکتی ہے کہ رسے کے ایک سرے کو کسی درخت کی چوٹی سے باندھ دیا جائے اور اس کے دوسرے سرے کو اپنی کمر سے باندھ کر میں اس چوٹی سے نیچے وادی میں چھلانگ لگا دوں اس طرح میں پلک جھپکنے میں وادی میں بھی پہنچ جاؤں گا اور رسے کے کھنچاؤ کی وجہ سے مجھے چوٹ بھی نہ آئے گی۔ وہاں سے میں زگ زیگ انداز میں دوڑ کر اس سٹور تک پہنچ سکتا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ نو۔ اس طرح بھی غلط ہے۔ رسہ ٹوٹ بھی سکتا ہے اور دوسری بات یہ کہ نیچے پہنچ کر تمہیں اس قدر زوردار جھٹکا لگے گا کہ تم کسی صورت بھی نہ سنبھل سکو گے اور تیسری بات یہ کہ رسے کو کمر سے کھولنے تک تم ہٹ کر لئے جاؤ گے"...... جوانا نے کہا۔ وہ اب روانی سے بات کرتے ہوئے آپ کی بجائے تم پر آ گیا تھا۔

"تو پھر میں رسے کو صرف پکڑ لیتا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح صورت حال بگڑ جائے گی ایک اور حل ہے ہمارے پاس۔ ہم سب ایک دوسرے سے فاصلہ رکھ کر تیزی سے نیچے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اترنا شروع کر دیں تو وہ لوگ جب تک سنبھلیں گے ہم نیچے پہنچ جائیں گے۔ پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا"...... جوانا نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اب واقعی مجھے اپنے دماغ کا علاج کرانا پڑے گا۔ مجھے یاد ہی نہیں رہا کہ میں اس کرنل پریپ والے اڈے پر چلتے ہوئے کیا پلان بنا کر آیا تھا"...... اچانک ٹائیگر نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

"کونسا پلان"...... سب نے چونک کر پوچھا۔

"میں نے وہاں موجود اسلحے کے سٹور میں وائرلیس چارجر فٹ کر دیا تھا اور اس کا ڈی چارجر میری جیب میں ہے۔ میری پلاننگ یہ تھی کہ اس سٹور کو میں یہاں پہنچ کر اڑا دوں گا۔ اس طرح اچانک جو دھماکے ہوں گے اس سے سب کی توجہ اس طرف ہو جائے گی اور ہم نیچے پہنچ جائیں گے"...... ٹائیگر نے کہا اور جیب سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول آلہ نکال لیا۔

"لیکن...... چلو ٹھیک ہے۔ جب اور کوئی صورت نہیں ہے تو یہی سہی۔ بہرحال مشن تو مکمل کرنا ہی ہے"...... جوانا نے کہا۔

"تم کیا کہنا چاہتے تھے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"خطرہ تو بہرحال موجود ہے لیکن کام بن بھی سکتا ہے۔ البتہ اب ایک اور کام کرنا ہو گا۔ تم وہ سٹور تباہ کرنے والا ہتھیار تیار کر لو اور اس کے ساتھ ہی ریز میزائل گن بھی۔ تم نے ادھر ادھر نہیں دیکھنا اور نہ ہماری طرف توجہ کرنی ہے۔ تمہاری توجہ سٹور کی طرف ہونی چاہئے تم نے پہلے اس سٹور کا دروازہ میزائل گن سے اڑانا ہے اور پھر اس

ہتھیار سے سٹور تباہ کرنا ہے۔ میں اور جوزف تمہیں کور دیں گے۔ اگر کوئی فائر ہوا تو ہم اسے اپنے اوپر لے لیں گے۔ تم نے اپنا کام کرنا ہے"۔ جوانا نے کہا۔

"نہیں۔ تم سب یہاں رہو۔ میں اکیلا جاؤں گا۔ میں اپنے علاوہ اور کسی کی جان کو خطرے میں نہیں ڈال سکتا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"مسٹر ٹائیگر۔ یہ صرف آپ کا مشن نہیں ہے۔ ہم سب کا ہے۔ ماسٹر نے یہ مشن مکمل کرنے کا حکم دیا ہے اور ہم نے بہرحال ماسٹر کے حکم کی تعمیل کرنی ہے۔ اس حکم کی تعمیل میں اگر ہم ہلاک ہو سکتے ہیں تو ہو جائیں۔ ماسٹر کا حکم نہیں ٹالا جا سکتا۔ اس لئے جو میں کہہ رہا ہوں ویسے ہی ہو گا۔ چلو تیاری کرو"...... جوانا کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"ٹھیک ہے"...... ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر اس نے بیلٹ سے بندھے ہوئے تھیلے کو کھول کر اس میں سے ہتھیار کے پارٹس نکالے اور انہیں جوڑنے میں مصروف ہو گیا۔ چند لمحوں بعد ایک چوڑی نال والا پسٹول نما آلہ تیار ہو گیا۔ اس کے اندر میگزین ڈال کر ٹائیگر نے اسے پوری طرح تیار کر لیا اور پھر اسے بیلٹ کے ساتھ اس طرح ہک کر دیا کہ ضرورت پڑنے پر وہ ایک لمحے میں اسے وہاں سے نکال سکے۔

"چلو اب اسلحہ کے سٹور کو اڑا دو اور دوڑ لگا دو"...... جوانا نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ایک طرف رکھا ہوا ریموٹ کنٹرول نما آلہ اٹھا لیا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"علی احمد تم یہیں رکو گے"....... ٹائیگر نے علی احمد سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے جناب۔آپ مشکبار کے لاکھوں بے گناہ افراد کی جانیں بچ جانے کے لئے خود اپنی جانوں پر کھیل جائیں اور میں مشکباری ہو کر یہاں بیٹھا تماشہ دیکھتا رہوں۔ میں آپ کے ساتھ ہی رہوں گا"...... علی احمد نے انتہائی ٹھوس لہجے میں کہا۔

"او۔کے........ پھر تیار ہو جاؤ۔جو ہوگا دیکھا جائے گا".......

ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آلے پر موجود ایک بٹن دبایا تو آلے پر سبز رنگ کا ایک چھوٹا سا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا اور ایک لمحہ رک کر ٹائیگر نے دوسرا بٹن دبا دیا تو بلب ایک لمحے کے لئے سرخ ہوا پھر بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی دور سے انتہائی خوفناک دھماکے کی آواز سنائی دی اور پہاڑیاں یوں لرزنے لگیں جیسے خوفناک زلزلہ آ گیا ہو۔

"دوڑو"........ ٹائیگر نے آلہ ایک طرف پھینکتے ہوئے کہا اور میزائل گن اٹھائے اس نے نیچے وادی کی طرف دوڑ لگا دی اس کے پیچھے جوانا، جوزف اور علی احمد بھی دوڑنے لگے۔چونکہ نیچے انتہائی ڈھلوان تھی اس لئے وہ سب انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتے ہوئے نیچے اترتے چلے گئے۔انتہائی ڈھلوان کی وجہ سے وہ کسی بھی لمحے گر بھی سکتے تھے اور انہیں معلوم تھا کہ اگر ان کے پیر اکھڑ گئے تو پھر نیچے تک پہنچتے پہنچتے ان کے جسم کی ایک ہڈی بھی سلامت نہ رہے گی۔اس لئے وہ تیزی

سے بھاگنے کے ساتھ ساتھ پوری طرح سنبھلے ہوئے بھی تھے۔ویسے بھی درختوں اور جھاڑیوں کی کثافی کی وجہ سے وہاں رکاوٹیں موجود تھیں اس لئے ان کے قدم جم رہے تھے۔دھماکے مسلسل جاری تھے اور زمین بھی لرز رہی تھی۔ایک طرف سے آگ اور دھواں بھی آسمان کی طرف اٹھتا دکھائی دے رہا تھا۔وہ سب پہاڑی خرگوشوں کی طرح بھاگتے ہوئے آخر کار نیچے وادی میں پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے اور ابھی تک کسی طرف سے بھی ان پر ایک فائر بھی نہ ہوا تھا۔وادی میں پہنچ کر ان کی رفتار بے حد تیز ہو گئی۔لیکن ابھی وہ وادی کے درمیان میں ہی تھے کہ اچانک وادی کے ایک طرف سے چار مشین گنوں سے مسلح افراد باہر نکلے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے ان پر فائر کھل گیا۔اس کے ساتھ ہی جوزف، جوانا اور علی احمد کے حلق سے چیخیں نکلیں لیکن دوسرے لمحے میزائلوں کے دھماکے ہوئے اور ان پر فائر کرنے والوں کے پرخچے اڑ گئے۔ٹائیگر کی ٹانگ میں گولی لگی تھی اور وہ اچھل کر نیچے گرا تھا لیکن دوسرے لمحے جوانا نے اسے بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے اٹھا کر کھڑا کر دیا۔

"بھاگو ٹائیگر۔مشن مکمل کرو"........ جوانا نے چیختے ہوئے کہا اور ٹائیگر ایک بار پھر اندھا دھند بھاگنے لگا۔جوزف اور جوانا اسے آڑ میں لئے ہوئے اس کے پیچھے بھاگ رہے تھے جبکہ علی احمد گولیاں کھا کر گرا تو پھر اٹھ نہ سکا تھا۔اچانک آسمان سے ان پر فائرنگ شروع ہو گئی اور پھر تو جیسے تین سمتوں سے ان پر گولیوں کی بارش شروع ہو گئی۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"بھاگو۔ ماسٹر کا مشن مکمل کرو۔ بھاگو"...... جوانا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ جوانا مسلسل ٹائیگر کے اوپر جھکا بھاگ رہا تھا۔ گولیاں ٹائیگر کے سائیڈوں سے نکل رہی تھیں۔ اس کی ٹانگ زخمی تھی لیکن اس کے باوجود وہ ہاتھ میں میزائل گن اٹھائے سٹور کے دروازے کی طرف بھاگا چلا جا رہا تھا۔ پھر جیسے ہی دروازہ رینج میں آیا ٹائیگر نے اس پر میزائل فائر کرنے شروع کر دیئے۔ یہ فائرنگ وہ بھاگتے ہوئے کر رہا تھا گولیاں ان پر بھی برس رہی تھیں۔ وہ زگ زیگ کے انداز میں بھاگ رہے تھے۔ اچانک ٹائیگر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں سائیڈوں سے آگ کی سلاخیں گھستی جا رہی ہوں۔ ٹائیگر اچھل کر نیچے گرا۔

"بھاگو"...... جوانا نے ایک بار پھر اسے بازو سے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے کہا۔

"فائر کرو۔ سٹور تباہ کر دو۔ ماسٹر کے حکم کی تعمیل کرو"...... جوانا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ سٹور کے دروازے کے میزائلوں نے پرخچے اڑا دیئے تھے اور اب وہاں ایک بڑا سا خلا نظر آ رہا تھا۔ ٹائیگر کا ذہن دھماکوں کی زد میں تھا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے ذہن کے اندر بم پھٹ رہے ہوں۔ اس کی آنکھوں کے آگے دھند سی چھا گئی تھی لیکن وہ بھاگ رہا تھا۔

"ماسٹر کے حکم کی تعمیل کرو۔ تعمیل کرو"...... جوانا کی آواز ٹائیگر کے کانوں میں پڑی اور اس آواز سے اس کا دھند میں ڈوبتا ہوا ذہن ایک جھٹکے سے بیدار ہو جاتا۔ میزائل گن ٹائیگر کے ہاتھوں سے گر چکی تھی لیکن اس نے بھاگنے کے دوران وہ چپٹا مگر بھدا سا کاسموس پسٹل ہاتھ میں مضبوطی سے پکڑ لیا تھا اور پھر سٹور کے دروازے کا خلا اس کے سامنے آ گیا اور دوسرے لمحے اس نے لاشعوری طور پر پسٹل کا رخ اس خلا کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ پسٹل سے تیز سرخ رنگ کی گیس کی دھار سی نکل کر خلا کے اندر گئی۔ ٹائیگر نے مسلسل ٹریگر دبایا ہوا تھا اور ساتھ ساتھ وہ دوڑ رہا تھا۔ گیس کی دھار اس خلا کے اندر مسلسل پڑ رہی تھی اور پھر عین اس وقت یہ دھار ختم ہو گئی جب ٹائیگر اس خلا کے تقریباً درمیان میں جا گرا۔ اس کا مطلب تھا کہ کاسموس پسٹل کے اندر موجود مخصوص گیس مکمل طور پر سٹور کے اندر فائر ہو چکی تھی اور ٹائیگر جانتا تھا کہ اس کا مطلب ہے کہ کافرستان کا مشن ختم ہو گیا ہے۔ ڈبل سی ہتھیار بے کار ہو گئے ہیں۔

"ہرے۔ وکٹری۔ ہم نے باس کا مشن مکمل کر دیا"...... ٹائیگر نے یکلخت اچھل کر چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی وہ مڑا تو سامنے جوانا کو کھڑے جھومتے دیکھا۔ اس کے جسم کے سامنے کا حصہ بچا ہوا تھا۔

"ماسٹر کا مشن مکمل ہو گیا۔ اوہ تھینک گاڈ"...... جوانا نے ٹائیگر کی بات سن کر چیختے ہوئے کہا اور وہیں منہ کے بل گر کر ساکت ہو گیا ٹائیگر نے دھندلی آنکھوں سے اس کی پشت اور ٹانگوں کے عقبی حصے کو زخموں سے پر اور خون میں ڈوبا ہوا دیکھا۔ جوزف اس سے دو فٹ دور گرا ہوا تھا۔ ٹائیگر کی ذہنی حالت اب انتہائی مخدوش ہو چکی تھی۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اس کے ذہن پر تاریکی مسلسل جھپٹ رہی تھی اور وہ جانتا تھا کہ یہ موت کی تاریکی ہے۔

"باس۔ باس۔ ہم تمہارے اعتماد پر پورا اترے ہیں"۔ ٹائیگر کے منہ سے لاشعوری انداز میں بڑبڑاہٹ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن موت کے اندھیروں میں مکمل طور پر ڈوب گیا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ٹرانسمیٹر سے اچانک سیٹی کی آواز سنتے ہی عمران نے چونک کر سامنے رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر کو دیکھا۔ اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے باقی ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے تھے۔ ان سب کو ناٹران کی طرف سے کال کا انتظار تھا اور یہ انتظار کرتے کرتے انہیں تین گھنٹے گزر چکے تھے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ناٹران کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے ناٹران کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ علی عمران اٹنڈنگ یو۔ اوور"........ عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ میں نے تفصیلی معلومات حاصل کر لی ہیں۔ آپ کی لاشیں معاف کیجئے میرا مطلب ہے کہ آپ اور آپ کے ساتھیوں کے میک اپ میں لاشیں کرنل موہن اپنے مشکباری ہیڈ کوارٹر میں لے

گیا۔ وہاں بادام ریکھا اور شاگل بھی وزیراعظم کے حکم پر پہنچ گئے شاگل اپنے ساتھ گیس میک اپ واشر لے گیا تھا۔ اس سے آپ کا چہرہ چیک کیا گیا اور پھر یہ بھی بتایا گیا ہے کہ شاگل نے خنجر سے چہرے کی کھال چھیل کر دیکھی۔ لیکن میک اپ چیک نہ ہو سکا۔ لیکن شاگل نے اس کے باوجود آپ کی لاش تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ وزیراعظم صاحب کو جو تفصیلی رپورٹ دی گئی ہے اس کے مطابق شاگل کا کہنا ہے کہ لاش کی آنکھوں میں مرنے سے پہلے بے پناہ خوف کے جو تاثرات منجمد ہوئے ہیں یہ تاثرات عمران کے نہیں ہو سکتے۔ اس لئے اس نے کہا ہے کہ چاہے میک اپ صاف ہو رہا ہے یا نہیں۔ بہرحال یہ عمران کی لاش نہیں ہے۔ لیکن اس کی اس بات کا کسی نے یقین نہیں کیا۔ ریکھا نے کرنل موہن کا ساتھ دیا اور کرنل موہن کو کافرستان کا سب سے بڑا اعزاز "ویر چکر" دیا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی وزیراعظم صاحب نے صرف ملٹری انٹیلی جنس کو بھوا جا پہاڑیوں میں رہنے کا حکم دیا ہے اور باقی سب ایجنسیوں کو فوری واپسی کا حکم دے دیا ہے اور اس پر فوری عملدرآمد بھی شروع ہو گیا ہے۔ اوور"......... ناٹران نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

"شاگل سے مجھے ایسی ذہانت کی امید نہ تھی کہ وہ اس طرح آنکھوں میں منجمد خوف کے تاثرات کی بنا پر اتنا بڑا فیصلہ کر دے گا۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ اوور اینڈ آل"......... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"واقعی شاگل نے کمال ذہانت کا ثبوت دیا ہے"........ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب ہمیں سردار موہن سنگھ کے اس اڈے کی طرف روانہ ہو جانا چاہئے۔ ہمارے پہنچنے تک وہ خالی ہو چکا ہو گا اور ہم اطمینان سے وادی ترنام تک پہنچ جائیں گے اور اگر وہ سٹور ابھی تک موجود ہے تو پھر اسے تباہ کرنے میں کوئی رکاوٹ باقی نہ رہے گی"......... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"موجود ہے۔ کیا مطلب"........ صفدر نے چونک کر پوچھا تو عمران مسکرا دیا۔

"ایک اور ٹیم بھی اس مشن پر کام کر رہی ہے۔ ہو سکتا ہے وہ ہم سے پہلے وہاں تک پہنچ جائے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ساتھ ہی اس نے وہاں موجود ایک آدمی کو سردار موہن سنگھ کو بلانے کا کہہ دیا۔

"دوسری ٹیم۔ کیا مطلب"....... اس بار چوہان اور تنویر نے بھی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ ایک پرائیویٹ ٹیم ہے۔ اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں ہے۔ اس کا لیڈر ٹائیگر ہے جبکہ باقی مسز جوانا اور جوزف ہیں"....... عمران نے جواب دیا اور سارے ساتھی عمران کو دیکھنے لگے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ نے خود یہ ٹیم بنائی ہے لیکن اس کا فائدہ۔ جب ہم کام کر رہے ہیں"...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"مجھے معلوم تھا کہ کافرستان کی چار پانچ ایجنسیاں ہمارے خلاف کام کر رہی ہیں اور انہوں نے بھواجا پہاڑیوں کو ہر طرف سے گھیرا ہوا ہوگا اور اپنی تمام توانائیاں ہمارے خلاف استعمال کر رہی ہوں گی۔ اس کے ساتھ ساتھ اس مشن کے لئے وقت بالکل کم تھا۔ اگر یہ وقت گزر جاتا ہے تو کافرستان کا مشن مکمل ہو جائے گا...... ناکامی ہمارے حصے میں اور لاکھوں مشکباریوں کے حصے میں موت آئے گی اس لیے میں نے یہ ٹیم علیحدہ وہاں بھیجی ہے تاکہ ان ایجنسیوں کی تمام تر توجہ ہماری طرف رہے اور یہ ٹیم مشن مکمل کر لے مقصد تو لاکھوں مشکباریوں کو اس وحشت ناک موت سے بچانا ہے۔ مقصد پورا ہونا چاہئے"...... عمران نے جواب دیا تو سب کے چہروں پر تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

"آپ نے واقعی بہت دور اندیشی سے کام لیا ہے۔ لیکن عمران صاحب۔ اس طرح آپ نے ٹائیگر۔ جوزف اور جوانا کو کیا صریحاً موت کے منہ میں نہیں دھکیل دیا۔ یہ کوئی آسان مشن نہیں ہے۔ انہیں بھی بھارتی ایجنسیوں سے ٹکرا کر ہی بھواجا پہاڑیوں پر پہنچنا ہوگا اور پھر وہاں موجود فوجیوں سے ٹکرانا ہوگا اور وہ بہرحال آپ کی طرح ذہین تو نہیں ہیں"...... چوہان نے کہا۔

"مشکبار میں ایک تحریک آزادی کے لئے کام کرنے والے گروپ کی ٹائیگر اور اس کے ساتھیوں کو حمایت حاصل ہوگی اور مجھے یقین ہے کہ وہ ان کی مدد سے بھواجا پہاڑیوں میں آسانی سے داخل ہو جائیں گے کیونکہ ایجنسیوں کی توجہ ان کی طرف نہ ہوگی۔ اس کے علاوہ مجھے یقین ہے کہ ٹائیگر۔ جوزف اور جوانا پر میں نے جو اعتماد کیا ہے وہ اس اعتماد پر پورا اتریں گے مجھے ان کی صلاحیتوں کا علم ہے اور اس کے باوجود بھی اگر وہ اس مشن میں ہلاک ہو جاتے ہیں تو میری نظر میں وہ شہید ہوں گے اور شہادت کی موت کا تو ایک مسلمان ہمیشہ خواب دیکھتا رہتا ہے کیونکہ موت تو بہرحال آنی ہی ہے اور شہادت کی موت سب سے ارفع موت ہے"۔ عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"لیکن عمران صاحب۔ ان ہتھیاروں کو تباہ کرنے کے لئے بھی تو مخصوص ہتھیار استعمال ہوں گے اور ہمارے پاس تو ایسے ہتھیار نہیں ہیں۔ اگر ہم وہاں پہنچ بھی گئے تو پھر اسے تباہ کیسے کریں گے"...... صفدر نے کہا۔

"ٹائیگر کو تو میں نے ایک مخصوص ہتھیار ساتھ دے دیا تھا جسے عام طور پر کاسموس گن کہا جاتا ہے لیکن میرے لئے وہ ضروری نہیں ہے میں انہیں بغیر کاسموس گن کے بھی تباہ کر سکتا ہوں"...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات چیت ہوتی۔ سردار موہن سنگھ کمرے میں داخل ہوا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا اور اس کے اٹھتے ہی باقی ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہو گئے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"ہمیں اطلاع مل گئی ہے کہ ہماری لاشوں کو اصل قرار دے دیا گیا ہے اور تمام ایجنسیوں کو فوراً واپس کافرستان جانے کے احکامات مل چکے ہیں اس لئے اب تمہارا وہ اڈہ خالی ہو چکا ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں"...... سردار موہن سنگھ نے کہا۔

"نہیں۔ تم یہاں کے کام سنبھالو۔ حویلی کی تباہی کے بعد تمہارے لئے یہاں فوری مسائل پیدا ہو گئے ہیں تم ان سے نمٹو۔ ہمارے ساتھ اپنا کوئی خاص آدمی بھجوا دو۔ ہمیں صرف رہنمائی چاہئے اور تھوڑا سا اسلحہ بھی"...... عمران نے کہا۔

"اسلحہ تو آپ کو وہاں سے جتنا چاہیں مل جائے گا۔ شراب کے سٹور کے علاوہ وہاں اسلحے کا سٹور بھی موجود ہے۔ آدمی بہر حال میں ساتھ بھیج رہا ہوں"...... سردار موہن سنگھ نے کہا اور پھر وہ انہیں ساتھ لے کر اس خفیہ اڈے سے باہر آ گیا اپنی رہائش گاہ میں موجود جیپ اس نے دوبارہ ان کے حوالے کر دی اور ساتھ ہی ایک نوجوان دھیرج سنگھ کو بھی ان کے ساتھ کر دیا اور پھر عمران اور اس کے ساتھی تقریباً چار گھنٹوں کے مسلسل سفر کے بعد اس عمارت تک پہنچ گئے جہاں سے اس خفیہ اڈے کا راستہ جاتا تھا۔ یہ عمارت جس کے متعلق سردار موہن سنگھ نے بتایا تھا کہ وہاں پاور ایجنسی کا قبضہ تھا اب خالی پڑی ہوئی تھی۔ پاور ایجنسی کے افراد وہاں سے جا چکے تھے۔

"آیئے جناب۔ میں آپ کو اس سٹور تک لے چلوں۔ مجھے سردار صاحب نے پوری ہدایات دے دی ہیں"...... اس عمارت میں پہنچتے ہی دھیرج سنگھ نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ ایک مخصوص راستے سے ایک پہاڑی کریک میں داخل ہوئے۔ یہ قدرتی طور پر ایک راہداری کی صورت میں تھی۔

"یہ کریک بے حد طویل ہے جناب۔ اس لئے ہمیں کافی پیدل چلنا پڑے گا"...... دھیرج سنگھ نے کہا اور عمران نے اسے کوئی جواب دینے کی بجائے صرف اثبات میں سر ہلا دیا اور واقعی انہیں تین گھنٹے پیدل چلنا پڑا۔ یہ کریک شیطان کی آنت کی طرح طویل سے طویل تر ہوتا چلا گیا تھا۔ راستے میں بے شمار جگہ موڑ آئے۔ لیکن یہ قدرتی کریک بہر حال موجود رہا اور پھر وہ ایک بہت بڑے کشادہ غار نما حصے میں پہنچ گئے۔ یہاں باقاعدہ انسانی ہاتھوں سے تعمیر کردہ ایک ہال اور چار چھوٹے بڑے کمرے موجود تھے۔ بڑے ہال میں غیر ملکی شراب کی پیٹیاں بھری ہوئی تھیں جبکہ ایک کمرے میں ہر قسم کا اسلحہ سٹور کیا گیا تھا۔ دو کمرے سٹنگ روم کے انداز میں سجائے گئے تھے۔

"یہ تو اچھا خاصا جدید اڈہ ہے لیکن وادی ترنام کی طرف جانے کے لئے راستہ کدھر ہے"...... عمران نے سارے اڈے کا سرسری جائزہ لینے کے بعد کہا۔

"ادھر ہے۔ آیئے"...... دھیرج سنگھ نے کہا اور دو کمروں کے درمیان ایک تنگ سی راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ عمران اور اس کے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ساتھی اس کے پیچھے چل رہے تھے۔ راہداری کو آگے جا کر ایک پہاڑی چٹان نے بند کر دیا تھا۔ دھیرج سنگھ نے ایک طرف لگے ہوئے ایک ہک کو زور سے کھینچا تو چٹان کسی دروازے کی طرح خود بخود کھل گئی دوسری طرف بھی ایک کریک سا تھا اور وہ سب اس راہداری سے نکل کر اس کریک میں آ گئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ دور سے میزائل چلنے کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں۔ جلدی کرو۔ یہاں کچھ ہو رہا ہے"...... عمران نے بے چین ہوتے ہوئے کہا اور دھیرج سنگھ تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ کچھ فاصلے پر جانے کے بعد کریک ختم ہو گیا اور دھیرج سنگھ نے یہاں بھی ایک طرف لگے ہوئے ایک ہک کو کھینچا تو چٹان کسی دروازے کی طرف ہٹ گئی دوسری طرف ایک تنگ سا غار تھا جس کا دھانہ دوسری طرف وادی میں کھلتا تھا اور جیسے ہی وہ غار میں پہنچے انہیں احساس ہوا کہ باہر بے تحاشا فائرنگ ہو رہی ہے اور گولیاں اوپر سے نیچے کے رخ پر چلائی جا رہی ہیں۔ عمران تیزی سے دھانے کی طرف دوڑ پڑا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے اور پھر جیسے ہی عمران نے غار کے دھانے سے باہر سر نکالا تو وہ بری طرح چونک پڑا۔ اس نے قریب ہی تین افراد کو دوڑتے ہوئے دیکھا۔

"یہ تو ٹائیگر۔ جوزف اور جوانا ہیں"...... عمران نے چیخ کر کہا اور تیزی سے باہر نکلنے لگا ہی تھا کہ صفدر نے یکلخت بازو سے پکڑ کر اسے کھینچ لیا۔

"کیا کر رہے ہیں آپ۔ باہر فائرنگ ہو رہی ہے"...... صفدر نے کہا لیکن عمران نے جھٹکے سے اس سے بازو چھڑایا اور اچھل کر دھانے سے باہر نکل گیا۔ اس کا چہرہ آگ کی طرح تپ گیا تھا اور آنکھوں سے شعلے سے نکلتے دکھائی دے رہے تھے۔ اس کے باہر نکلتے ہی اس کے ساتھی بھی باہر آ گئے اور پھر وہ پہاڑی چٹانوں کے ساتھ ساتھ دوڑتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ فائرنگ مسلسل جاری تھی لیکن گولیاں تقریباً دس بارہ گز کے فاصلے پر ہی پڑ رہی تھیں۔ شاید ان کی رینج ہی اتنی تھی۔ تقریباً سو گز کے فاصلے پر کسی غار کا بڑا سا دھانہ تھا اس دھانے کے قریب جوزف، جوانا لہولہان ہوئے گرے ہوئے تھے جبکہ غار کے اندر ٹائیگر گرا ہوا تھا۔

"اٹھاؤ۔ انہیں وہیں لے چلو۔ یہ ابھی زندہ ہیں"...... عمران نے چیخ کر کہا اور ساتھ ہی اس نے جھپٹ کر ٹائیگر کو اٹھایا اور اپنے کاندھے پر لاد لیا۔ جوانا کو صفدر اور تنویر نے مل کر اٹھایا جبکہ چوہان اور کیپٹن شکیل نے جوزف کو اٹھایا اور ایک بار پھر وہ اس طرح پہاڑی چٹانوں کے ساتھ ساتھ دوڑتے ہوئے اپنے والے غار کی طرف بڑھ گئے۔ چند لمحوں بعد وہ غار کے دھانے میں داخل ہو گئے۔ دھیرج سنگھ وہاں موجود تھا۔ وہ باہر نہ نکلا تھا۔

"دھیرج سنگھ۔ دہانے کو بند کر دو۔ ورنہ فوج اندر آ جائے گی"۔ عمران نے اندر کی طرف دوڑتے ہوئے دھیرج سنگھ سے کہا اور اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد وہ اس کمرے میں پہنچ گئے جہاں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عمران نے ایک کونے میں بڑا سا میڈیکل باکس پڑا ہوا دیکھا تھا۔ ٹائیگر جوزف اور جوانا کو وہیں فرش پر لٹا دیا گیا اور عمران اس بڑے صندوق نما میڈیکل باکس کی طرف دوڑ پڑا۔ وہ اسے وہیں کھولنے کی بجائے گھسیٹتا ہوا زخمیوں کے قریب لے آیا اور پھر جب اس کا ڈھکن کھولا گیا تو اندر پانی کی بھی کافی بوتلیں موجود تھیں اور ہر قسم کا سامان بھی تھا۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اندر سے ضروری سامان ادویات اور پانی کو بوتلیں باہر نکالنا شروع کر دیں۔ عمران کے چہرے پر چٹانوں کی سی سنجیدگی تھی جبکہ صفدر اور دوسرے ساتھیوں کے چہروں پر شدید ترین تشویش کے آثار نمایاں تھے۔ کیونکہ ان کے نقطہ نظر سے یہ تینوں اس قدر زخمی تھے کہ ان کے بچ جانے کا ایک فیصد بھی چانس نہ تھا اور نجانے وہ اب تک زندہ کیسے تھے۔ جوزف اور جوانا کی پشت اور ٹانگوں کا عقبی حصہ گولیوں سے چھلنی ہو رہا تھا جبکہ ٹائیگر کی دونوں سائیڈوں پر گولیوں کے زخم تھے۔ عمران نے کیپٹن شکیل کو تو پانی کی مدد سے ان تینوں کے زخم صاف کرنے پر لگا دیا اور خود اس نے باری باری ان تینوں کو انجکشن لگانے شروع کر دیئے۔ جوزف اور جوانا شدید زخمی تھے جبکہ ٹائیگر ان کی نسبت کم زخمی تھا لیکن ٹائیگر کی حالت ان دونوں سے زیادہ خراب لگ رہی تھی۔ عمران نے نجانے بدل بدل کر کتنے انجکشن ان تینوں کو لگائے۔

"کاش یہاں نزدیک کوئی ہسپتال ہوتا۔ انہیں خون کی فوری ضرورت ہے۔ بے تحاشہ خون نکلا ہے ان کا"...... عمران نے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہاں خون کا انتظام کیسے ہو سکتا ہے"...... صفدر نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہاں تو واقعی نہیں ہو سکتا اس لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت پر ہی بھروسہ ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس نے کیپٹن شکیل کی مدد سے سب سے پہلے ٹائیگر کے جسم میں موجود گولیاں آپریشن کر کے باہر نکالیں اور صفدر کو ان کی بینڈیج پر مامور کر دیا۔ اس کے بعد جوانا کے آپریشن شروع ہوئے اور سب سے آخر میں جوزف کی باری آئی۔ وہ سب مسلسل کام میں مصروف تھے۔ انہیں ارد گرد کا ہوش ہی نہ تھا۔ حالانکہ انہیں معلوم تھا کہ اب تک وادی میں فوج پہنچ گئی ہو گی اور وہ یہاں تک بھی آ سکتی ہے لیکن ان تینوں کی حالت ہی ایسی تھی کہ ان سے کسی کو بھی سوائے ان تینوں کے اور کسی چیز کا بھی ہوش نہ تھا۔ عمران کے ہاتھ واقعی انتہائی مہارت اور تیزی سے مسلسل چل رہے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اس کی ساری زندگی اسی کام میں گزری ہو اور پھر تقریباً تین گھنٹوں کے مسلسل کام کے بعد عمران کے ہاتھ رکے۔ ان تینوں کے جسموں پر بینڈیج ہو چکی تھی اور عمران باری باری ان کی نبضیں چیک کر رہا تھا۔ ... دیر بعد اس نے ایک بار پھر ان تینوں کو انجکشن لگانے شروع کر ...۔ انجکشن کے دو راؤنڈز کے کافی دیر بعد عمران کے چہرے پر پہلی بار اطمینان کے ہلکے سے تاثرات ابھرے تھے۔

"دس فیصد خطرہ کم ہوا ہے۔ بہر حال حالات بہتری کی طرف جا رہے ہیں"...... عمران نے اپنے ساتھیوں کی سوالیہ نظروں کو بھانپتے ہوئے پہلی بار زبان کھولی اور سب ساتھیوں کے چہروں پر موجود شدید ترین تشویش میں عمران کی اس بات سے خاصی کمی آگئی عمران مسلسل چیکنگ میں مصروف تھا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد اس نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں ان تینوں کے خطرے سے باہر آجانے کا اعلان کر دیا۔

"یہ تو اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہوا ہے عمران صاحب۔ اس قدر خون نکل جانے اور اس قدر خوفناک فائرنگ کے باوجود بچ جانا بظاہر تو ناممکن ہی لگتا تھا۔ مجھے تو ان کے بچ جانے کی ایک فیصد بھی توقع نہ تھی"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ ان کی جو حالت تھی وہ واقعی مایوس کن تھی۔ مجھے بھی ان کے بچ جانے کی توقع تو نہ تھی لیکن بہر حال اللہ تعالیٰ کے کرم سے امید تھی کیونکہ یہ تینوں ایک نیک اور ارفع مقصد کے لئے جدوجہد کر ر تھے اور قدرت نے خود ہی یہ اتفاق پیدا کر دیا تھا کہ ہم بھی اسی و یہاں پہنچے ہیں جس وقت ان پر فائرنگ ہوئی ہے۔ اس اتفاق سے امید تھی کہ اللہ تعالیٰ انہیں زندہ رکھنا چاہتا ہے۔ کیونکہ اتفاق قدرت کی طرف سے ہی پیدا کیا جاتا ہے۔ ہم دو تین گھنٹے بعد بھی تو سکتے تھے۔ پھر یہاں اس قدر مکمل میڈیکل باکس اور پانی کی بوتلوں موجودگی بھی اللہ تعالیٰ کا کرم ہی تھا۔ اس کے علاوہ جوزف اور جوا

دونوں کے اندر قدرتی طور پر بے پناہ قوت مدافعت موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس قدر زخمی ہونے۔ گولیاں کھانے اور خون بہہ جانے کے باوجود ان کی حالت اس قدر خستہ نہ تھی جتنی نسبتاً کم زخمی ہونے کے باوجود ٹائیگر کی تھی۔ اگر ٹائیگر اس قدر زخمی ہوتا تو شاید وہ ہمارے پہنچنے تک بھی زندہ نہ رہتا۔ بہر حال یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے اور ناممکن کو ممکن بنا سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"انہیں اٹھا کر دور نہیں لے جایا جا سکتا۔ ہم اس وقت شدید خطرے میں ہیں۔ لازماً پوری فوج وادی میں پھیل چکی ہوگی اور انہوں نے وہ غار چیک کر لیا ہوگا جہاں ہم داخل ہوئے ہیں اور راستے کی چٹانیں تو بموں سے اڑائی جا سکتی ہیں"...... چوہان نے کہا۔

"اس کی آپ فکر نہ کریں۔ یہاں کوئی نہیں آسکتا۔ اگر ایسا ہوتا تو اب تک فوجی یہاں پہنچ بھی چکے ہوتے"...... دھیرج سنگھ نے کہا تو سب چونک پڑے۔

"ارے ہاں۔ واقعی مجھے تو خیال ہی نہ آیا تھا کہ اتنے گھنٹے گزر چکے ہیں اور ابھی تک فوجی یہاں تک نہیں پہنچ سکے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"جناب۔ یہ ہمارا خاص اڈہ ہے۔ یہاں مکمل ترین انتظامات ہیں۔ میں نے واپسی پر اس غار کا دہانہ باہر سے بند کر دیا تھا اور اس کے ساتھ ہی نیچے تہہ خانے میں جا کر یہاں سے کچھ دور ایک اور غار کا دہانہ کھول

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

دیا تھا۔اب فوجی وہاں ٹکریں مار رہے ہوں گے "....... وصیرج سنگھ نے کہا۔

"اوہ۔اوہ۔یہاں تہہ خانے بھی ہیں "....... عمران نے اور سب ساتھیوں نے کہا۔

"جی ہاں۔نیچے دو بڑے تہہ خانے ہیں جن میں ٹرانسمیٹر بھی نصب ہیں اور دوسری مشینری بھی ہے جن سے غاروں کے دھانے بلاک کئے جا سکتے ہیں "....... وصیرج سنگھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن جب ہم اس غار میں داخل ہوئے تھے تو اس کا وادی کی طرف کا دھانہ تو کھلا ہوا تھا "....... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔وہ عام طور پر کھلا رہتا ہے لیکن ایمرجنسی کی صورت میں بلاک کیا جا سکتا ہے اور ایک اور غار کا دھانہ اس مشینری کی مدد سے کھولا جا سکتا ہے۔جو صرف غار ہے اور کچھ نہیں۔ہمارے بڑے سردار شیر سنگھ نے خاص طور پر اس اڈے کی پلاننگ کی تھی "....... وصیرج سنگھ نے فخریہ لہجے میں کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹائیگر، جوزف اور جوانا کی یہاں وادی ترتام میں موجودگی سے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ یہ سٹور کو تباہ کرنے کے لئے یہاں پہنچے تھے اور جس غار کے دھانے سے انہیں اٹھایا گیا ہے اس میں اسلحے کی پیٹیاں تو موجود تھیں۔لیکن وہاں کوئی مشین وغیرہ نہ تھی اور نہ ہی وہاں ایسا سٹور تھا جیسا آپ بتا رہے تھے "....... صفدر نے کہا۔

"ویسے اسے اچھی طرح چیک کرنے کا تو اس وقت ہوش نہ تھا لیکن

میں نے ٹائیگر کو اٹھاتے ہوئے وہاں مخصوص گیس کی موجودگی محسوس کی تھی جو کاسوس گن کے فائر کی وجہ سے ہی ہو سکتی تھی۔اس کے علاوہ ٹائیگر کے پاس کاسوس گن بھی نہ تھی اور جس پوزیشن میں یہ زخمی ہوئے ہیں اس سے یہی لگتا ہے کہ ٹائیگر کاسوس گن لے کر اس غار کے دھانے کی طرف دوڑا تھا جبکہ جوزف اور جوانا اپنی پشت پر گولیاں کھا کر اسے کور دے رہے تھے اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہی غار ہی اصل سٹور تھا۔بہرحال اب یہ ہوش میں آئیں گے تو اصل صورت حال کا علم ہوگا "....... عمران نے کہا۔

"ویسے عمران صاحب۔ان تینوں نے جس انداز میں کام کیا ہے میں تو اس سے بے حد متاثر ہوا ہوں۔یہ تو دلیری، جرات اور جذبے کی انتہا ہے "....... صفدر نے کہا۔

"ہاں واقعی صفدر۔مجھے تو توقع ہی نہ تھی کہ یہ لوگ مشن کی خاطر اس طرح صریحاً موت کے دھانے میں چھلانگیں لگا دیں گے۔انہیں تو معلوم نہ تھا کہ ہم یہاں پہنچ چکے ہیں اور ہم انہیں وہاں سے اٹھا لیں گے اور ان کا علاج بھی ہو جائے گا۔اس لئے انہوں نے جو کچھ کیا ہے واقعی اپنی جانوں پر کھیل کر ہی کیا ہے "....... تنویر نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور عمران ایک بار پھر ان تینوں کی چیکنگ میں مصروف ہو گیا اور پھر اس نے ایک ایک انجکشن باری باری ان تینوں کو مزید لگا دیا۔

"جوزف اور جوانا تو شاید جلد ہی ہوش میں آجائیں البتہ ٹائیگر کو

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ابھی ہوش میں آنے میں دیر ہے"۔ عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد جوزف کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے اور وہ سب اس طرف متوجہ ہو گئے۔

"بب۔ بب۔ باس کو۔ گگ۔ گگ۔ گریٹ باس کو شانگا دیوتا مم۔ مم۔ میرا اسلام دے دینا۔ شش شانگا دیوتا۔ بب۔ باس کو کہہ دینا کہ تمہارا غلام تمہارے حکم کا حق ادا نہیں کر سکا۔ اسے معاف کر دینا۔ بب۔ باس کو کہنا کہ اپنے غلام کو معاف کر دینا۔ وہ۔ وہ۔ بب باس گریٹ ہے۔ وہ معاف کر دے گا"...... جوزف ہلکی آواز میں رک رک کر بول رہا تھا۔

"یہ ابھی پوری طرح ہوش میں نہیں آیا۔ نیم شعوری کیفیت میں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ ماسٹر۔ ماسٹر۔ میں نے۔ تم۔ تمہارے حکم کی تعمیل تت۔ تعمیل کر دی۔ ہے مم۔ ماسٹر۔ تم نے جو حکم دیا تھا وہ۔ وہ پورا کر دیا ہے ماسٹر"...... اسی لمحے جوانا کے منہ سے بھی ٹوٹ ٹوٹ کر الفاظ نکلنے لگے اور عمران کے چہرے پر بے پناہ مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"بب۔ بب۔ باس اپنے غلام کو معاف کر دو۔ باس۔ باس اپنے غلام کو معاف کر دو۔ تمہارا غلام جوزف گر رہا ہے۔ جوزف تمہارے اعتماد پر پورا نہیں اتر سکا۔ وہ۔ وہ۔ معاف کر دو باس۔ بب۔ باس

معاف کر دو"...... جوزف کی آواز ایک بار پھر سنائی دی۔ لیکن اب پہلے کی نسبت اس کی آواز زیادہ بلند اور واضح تھی۔ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا اس نے نہ کوئی جواب دیا تھا اور نہ ہی انہیں جھنجھوڑا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اس کیفیت میں انہیں چھیڑنے سے ہمیشہ کے لئے ان کے ذہنوں پر اثر پڑ سکتا ہے اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی جوزف نے آنکھیں کھول دیں۔ لیکن عمران اب بھی خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"یہ۔ یہ۔ مم۔ مم۔ میں کہاں ہوں"...... جوزف کے منہ سے حیرت بھرے لہجے میں نکلا۔ وہ بار بار پلکیں جھپکا رہا تھا۔

"یہ پیغام شانگا دیوتا کے ذریعے بھجوانے کی کیا ضرورت تھی۔ کیا تمہارا خیال تھا کہ شانگا دیوتا تمہیں معافی دلا دے گا"...... عمران نے اچانک سخت لہجے میں کہا تو جوزف کے جسم کو جھٹکا سا لگا اور اس نے بے اختیار اٹھنے کے لئے جسم کو سمیٹنا چاہا۔

"نہیں۔ اسی طرح لیٹے رہو۔ فی الحال تمہاری یہی سزا ہے"۔ عمران کا لہجہ پہلے سے بھی سخت تھا۔

"بب۔ بب۔ باس۔ تم۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ سب۔ یہ۔ اوہ۔ کیا میں مرا نہیں ہوں۔ مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں تو مر گیا تھا۔ مجھے گولیاں لگ رہی تھیں اور میں گر رہا تھا۔ یہ۔ یہ۔ کیسے ہو سکتا ہے"۔ جوزف نے گردن گھماتے ہوئے عمران اور دوسرے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ماسٹر۔ تمہارے حکم کی تعمیل ہو گئی ہے۔ اب مجھے کوئی پرواہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نہیں ہے"........ جوانا نے اس بار واضح انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"اوہ باس۔ یہ۔ یہ کیا۔ یہ تو جوانا بھی یہاں ہے۔ یہ کون سی جگہ ہے۔ کیا مرنے کے بعد مجھے دوبارہ تمہارے پاس بھیج دیا گیا ہے۔ اوہ۔ تو شانگا دیوتا نے مہربانی کر دی ہے۔ اس نے میرا پیغام تم تک پہنچانے کی بجائے بذات خود مجھے بھیج دیا ہے"........ جوزف نے اس بار پوری طرح شعور میں آتے ہوئے کہا۔

"تمہارے شانگا دیوتا نے کوئی مہربانی نہیں کی۔ وہ تو تمہیں واپس ہی نہیں بھیج رہا تھا۔ لیکن ظاہر ہے تم نے مشن مکمل نہیں کیا تھا اور راستے میں ہی گر گئے تھے۔ میں تمہیں کیسے اس حکم عدولی کی سزا دیئے بغیر چھوڑ دیتا۔ اس لئے میں نے تمہیں تمہارے شانگا دیوتا سمیت یہاں کھینچ لیا"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شش۔ شش۔ شانگا دیوتا۔ یہاں آگیا۔ یہاں۔ اوہ۔ اوہ۔ آسمانوں پر روحوں کے پیغام دنیا میں پہنچانے والا شانگا دیوتا یہاں آگیا یہاں۔ اوہ۔ اوہ۔ پھر تو بیچاری روحیں پیغامات ہی نہ بھیج سکیں گی"۔ جوزف نے پریشان لہجے میں کہا۔

"یہ دیکھو۔ یہ ہے تمہارا شانگا دیوتا۔ یہ میڈیکل باکس"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر۔ ماسٹر۔ آپ۔ اوہ۔ اوہ۔ ماسٹر۔ تو کیا میں اس قدر ہولناک فائرنگ کے باوجود زندہ بچ گیا۔ اوہ گڈ گاڈ۔ یہ کیسے ممکن ہو گیا"۔ اس بار جوزف نے حیرت بھرے لیکن واضح لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی تھی لیکن اس کا جسم صرف معمولی سی حرکت ہی کر سکتا تھا اور اس کے بعد اس نے حرکت کرنے کی کوشش ترک کر دی۔

"اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے۔ جب تم لوگ گرے تو ہم اس وادی میں پہنچ گئے اور پھر فوری طور پر تمہیں اٹھا کر یہاں لایا گیا۔ یہاں یہ مکمل میڈیکل باکس اور پانی کی بوتلیں موجود تھیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کرم کیا اور تم حالانکہ موت کی دلدل میں گلے گلے تک پھنس چکے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کے کرم سے تم دوبارہ زندگی کی طرف لوٹ آئے"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس۔ مجھ پر تو اس طرح گولیاں برس رہی تھیں کہ میرا خیال ہے کہ میرے سارے جسم میں گولیاں ہی گولیاں ہوں گی۔ پھر میں کیسے بچ گیا۔ مجھے تو اب تک یقین نہیں آ رہا۔ لیکن آپ کے اور باقی ساتھیوں کی موجودگی تو یہی بتا رہی ہے کہ ایسا ہو چکا ہے"۔ جوانا نے کہا۔

"ایسی باتیں ہم انسان نہیں سمجھ سکتے۔ مشیت ایزدی جو چاہے کر سکتی ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ جوزف تو کہہ رہا ہے کہ مشن مکمل نہیں ہو سکا جبکہ تم نیم غشی کی حالت میں کہہ رہے تھے کہ مشن مکمل ہو چکا ہے۔ ٹائیگر ابھی تک بے ہوش ہے۔ اس کے اندر تم دونوں جتنی قوت مدافعت بہرحال نہیں ہے۔ اس لئے اسے ہوش میں آنے کے لئے ابھی کافی دیر لگے گی"........ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"جوزف شاید راستے میں گر گیا تھا۔ اس لیے اس کے ذہن میں یہی خیال رہا ہوگا کہ میں اور ٹائیگر بھی ہٹ ہو گئے ہوں گے لیکن دراصل ایسا نہیں ہوا۔ ٹائیگر نے اسلحہ کا ایک سٹور وائرلیس ڈی چارجر کی مدد سے تباہ کیا۔ اس کے خوفناک دھماکے ہوئے اور تین اطراف پر موجود ایئر چیکنگ پوسٹس کی توجہ ان دھماکوں کی طرف ہوئی تو ہم تینوں نیچے کی طرف دوڑ پڑے ہم جہاں تھے وہاں سے اتر کر اور وادی کو پار کر کے ہم نے مخالف پہاڑی پر واقع سٹور تک پہنچنا تھا۔ ٹائیگر کے پاس مخصوص ہتھیار تھا اور میزائل گن بھی اس کے پاس تھی۔ ہم وادی تک بلکہ آدھے سے زیادہ راستہ کسی رکاوٹ کے بغیر پار کر گئے لیکن جب اس سٹور کے بند دروازے پر ٹائیگر نے میزائل فائر کئے تو اچانک ایک سائیڈ سے ہم پر مشین گنوں سے فائرنگ ہوئی۔ ہمارے ساتھ ایک مقامی گائیڈ تھا وہ سب سے پیچھے تھا۔ وہ اس فائرنگ سے ہٹ ہو گیا مگر جوزف اور میں نے مڑ کر میزائل فائر کئے تو یہ گروپ جن کی تعداد چار تھی ہٹ ہو گئے اور ہم ایک بار پھر ٹائیگر کے پیچھے دوڑ پڑے۔ سٹور کا دروازہ میزائل لگنے سے تباہ ہو گیا اور اس کا دہانہ کھل گیا تھا اور میں اور جوانا دونوں ٹائیگر کے تقریباً اوپر چڑھ کر دوڑ رہے تھے تاکہ فائرنگ ہم پر ہو اور ٹائیگر بچ جائے اور مشن مکمل ہو جائے۔ پھر ہم پر گولیوں کی بارش شروع ہو گئی لیکن ہمارے ذہن میں مشن کی تکمیل کا عزم موجود تھا۔ اس لئے بے پناہ فائرنگ کے باوجود ہم بالکل روبوٹوں کی طرح ٹائیگر کو بچاتے ہوئے دوڑتے رہے۔ پھر جوزف گر گیا اور اس کے

تے ہی گولیاں ٹائیگر کے پہلو پر پڑنے لگیں لیکن ٹائیگر نے بھی ہمت نہ ہاری اور دوڑتا رہا۔ پھر اس نے سٹور کے اندر گیس فائر کرنا شروع کر دی اور جب ہم اس دہانے پر پہنچے تو پھر مجھ میں ہمت نہ رہی اور میں گر گیا لیکن میرے ذہن میں بہرحال یہ بات موجود تھی کہ ہمارا مشن مکمل ہو گیا ہے اور ہم نے آپ کے حکم کی تعمیل کر دی ہے"........ جوانا نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس سٹور کی نشاندہی کس نے کی تھی۔ کیا اس مقامی گائیڈ نے"۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ ٹائیگر نے از خود اس کا سراغ لگایا تھا۔ نیچے وادی میں ایک جگہ زرد رنگ کا ایک چھوٹا سا جھنڈا گڑا ہوا تھا اور پھر مقابل کی ایک پہاڑی کی چٹان پر سرخ رنگ کا دائرہ لگا ہوا تھا۔ ٹائیگر نے کہا کہ یہ سٹور کا مخصوص نشان ہے۔ اس طرح ہم نے اسے ٹارگٹ بنایا"۔ جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران کے چہرے پر اطمینان اور مسرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ خدایا تیرا شکر ہے۔ تو نے اپنی رحمت سے کافرستانیوں کا یہ بھیانک منصوبہ ناکام بنا کر لاکھوں مسلمان کشمیریوں کو ہلاکت سے بچا لیا ہے۔ اور مجھے سب سے زیادہ اس بات کی خوشی ہے کہ میں نے ٹائیگر، جوانا اور جوزف پر جو اعتماد کیا تھا ان لوگوں نے حقیقتاً اپنی جانوں پر کھیل کر اس اعتماد کو بحال رکھا ہے"...... عمران کے لہجے میں بے پناہ مسرت تھی۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"تو کیا مشن مکمل ہو گیا"...... صفدر نے چونک کر کہا۔

"ہاں ۔ دونوں نشانات درست ہیں ۔ اس لئے لازماً یہ وہی سٹور تھا اور اس کے اندر کاسموس گیس کے پھیل جانے کے بعد اب ڈبل سی ہتھیار مکمل طور پر ناکارہ ہو چکے ہوں گے اور اب کافرستانی حکام بیٹھے ہاتھ مل رہے ہوں گے"......... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا وہ واقعی دلی طور پر بے حد خوش نظر آ رہا تھا۔

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

بڑے ہال کمرے میں فرش پر عمران اور اس کے ساتھیوں کی کئی بھی لاشیں پڑی ہوئی تھیں ۔ ان سے ہٹ کر کرسیاں رکھی ہوئی تھیں . میں سے تین کرسیوں پر شاگل ، مادام ریکھا اور کرنل موہن بیٹھے ئے تھے اب جبکہ لاشوں کی دوسری طرف دو اونچی پشت کی خصوصی سیاں اور ان کے سامنے ایک چھوٹی سی میز رکھی ہوئی تھی ۔ یہ دونوں سیاں خالی تھیں ۔ یہ کمرہ وزیراعظم سیکرٹریٹ کا ایک خاص کمرہ تھا ۔ شوں کے جسموں اور چہروں پر سفید رنگ کا جیلی نما مادہ لگا ہوا تھا لیکن کے باوجود چہرے صاف پہچانے جا سکتے تھے ۔ شاگل سر جھکائے اور نٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا جبکہ ریکھا کے چہرے پر اطمینان تھا مگر نل موہن اس طرح اکڑا بیٹھا ہوا تھا جیسے وہ کسی سلطنت کا فاتح ہو سارا ڈرامہ اس لئے رچایا جا رہا تھا تا کہ صدر مملکت بھی اپنی آنکھوں ان لاشوں کو دیکھ لیں اور اس کے بعد عالمی پریس کے نمائندوں ۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

فوٹو گرافروں اور ٹیلی ویژن یونٹس کو یہ لاشیں دکھا کر تفصیلات بتائی جائیں تاکہ پوری دنیا کو اس بات کا ثبوت مل جائے کہ پاکیشیا سرکاری طور پر مشکبار میں باقاعدہ مداخلت کر رہا ہے اور اس کی سیکرٹ سروس تحریک آزادی کے لئے کام کرنے والوں کی مدد کر رہی ہے۔ کافرستان حکومت شروع سے یہ الزامات لگاتی چلی آ رہی تھی لیکن آج تک اس کے ہاتھ میں کوئی ایسا ثبوت نہ آیا تھا جس سے وہ دنیا کو قائل کر سکے اب جبکہ یہ ثبوت ان کے ہاتھ آ گیا تھا وہ اسے پریس کے سامنے پیش کرنا چاہتے تھے۔ اسی لمحے ہال کے کونے کا دروازہ کھلا اور کافرستان کے صدر اندر داخل ہوئے۔ ان کے پیچھے وزیراعظم تھے اور وزیراعظم کے پیچھے صدر مملکت کا پی اے تھا جس کے ہاتھ میں ایک سرخ رنگ کا وائرلیس فون تھا۔ صدر مملکت اور وزیراعظم کے اندر آتے ہی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تینوں افراد اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور پھر کرنل موہن نے باقاعدہ فوجی سلیوٹ کیا جبکہ مادام ریکھا اور شاگل نے مؤدبانہ انداز میں سلام کئے۔

"تشریف رکھیں"...... صدر مملکت نے کہا اور خود ایک کرسی پر بیٹھ گئے اور وزیراعظم ان کے ساتھ والی کرسی پر جب بیٹھ گئے تو شاگل ریکھا اور کرنل موہن بھی اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ پی اے نے سرخ رنگ کا فون پیس صدر اور وزیراعظم کی کرسیوں کے سامنے رکھی ہوئی میز پر رکھا اور ایک طرف مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔

"آپ جائیں۔ جب ضرورت ہو گی آپ کو کال کر لیا جائے گا۔ پھر آپ پریس کو لے آئیں گے"...... صدر مملکت نے پی اے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... پی اے نے جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جدھر سے صدر مملکت اور وزیراعظم کے ساتھ وہ ہال میں داخل ہوا تھا۔

"ہونہہ تو یہ ہیں عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں"۔ صدر مملکت نے غور سے درمیان میں فرش پر پڑی ہوئی ان لاشوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... کرنل موہن نے کھڑے ہو کر کہا۔

"بیٹھ جائیں کرنل موہن"...... صدر مملکت نے کہا اور کرنل موہن واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مجھے وزیراعظم صاحب نے مکمل تفصیلات بتا دی ہیں۔ جس انداز میں انہیں چیک کیا گیا ہے۔ ان سے تو واقعی یہ عمران کی لاش ہے۔ لیکن سیکرٹ سروس کے چیف شاگل کو اس سے اختلاف ہے۔ حالانکہ مجھے بتایا گیا ہے کہ مسٹر شاگل نے کسی خصوصی میک اپ واشر سے بھی اس عمران کے چہرے کو چیک کیا ہے۔ بلکہ یہاں تک مجھے بتایا گیا ہے کہ انہوں نے خنجر سے اس کے چہرے کی کھال بھی کاٹ کر دیکھی ہے۔ اس کے باوجود ان کا اصرار ہے کہ یہ علی عمران نہیں ہے اور مزید پوچھنے پر انہوں نے آنکھوں میں منجمد خوف کے تاثرات کے بارے میں جو کچھ کہا ہے اسے تو کوئی تسلیم نہیں کر سکتا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اس لئے میں مسٹر شاگل سے پوچھوں گا کہ کیا اس کے علاوہ ان کے ذہن میں کوئی اور ٹھوس وجہ بھی ہے"...... صدر نے کہا۔

"جناب۔ بس میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ یہ عمران کی لاش نہیں ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ کرنل موہن نے جو کچھ بتایا ہے اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو یہ عمران جو اس سے بھی کہیں زیادہ انتہائی خطرناک سچوئشنز میں پھنس جانے کے باوجود ہلاک نہیں ہو سکا۔ اس عام سی سچوئیشن میں آسانی سے نہیں مارا جا سکتا۔ عمران انسان نہیں ہے۔ وہ عفریت ہے۔ ہزار آنکھیں رکھنے والا عفریت۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ باہر نگرانی ہو رہی ہو بلکہ نگرانی کرنے والے ٹیلی ویو آلہ اندر پہنچا چکے ہوں اور عمران اپنے ساتھیوں سمیت پھر بھی اندر موجود رہے۔ دوسری بات یہ کہ بقول کرنل موہن صاحب۔ میری سروس کا آدمی لچھمن اسے اس سردار کی حویلی میں چھوڑ آیا تھا اور ان کی سروس کے آدمیوں نے اسے پکڑ کر اس پر تشدد کر کے اس سے حویلی کا اور عمران اور اس کے ساتھیوں کی موجودگی کا پتہ چلایا۔ یہ دونوں باتیں ہی غلط ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ لچھمن نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس سردار کے ڈیرے پر قید کیا ہوا تھا۔ جہاں سے یہ فرار ہو گئے اور وہاں موجود افراد اور لچھمن کے ساتھیوں کو انہوں نے ہلاک کر دیا تھا اور لچھمن کو بے ہوش کر کے اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ اس طرح لچھمن ان کا دشمن تھا دوست نہ تھا۔ اگر بفرض محال یہ تسلیم کر لیا جائے کہ لچھمن نے اپنی جان بچانے کے لئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اپنے

دوست سردار کی حویلی میں پہنچا دیا تھا تو پھر یہ بات قطعی ممکن ہی نہیں ہو سکتی کہ عمران اسے اس طرح زندہ باہر آنے دیتا تاکہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی اطلاع دے سکے"...... شاگل نے پوری تقریر کر ڈالی۔

"مسٹر شاگل صرف اس لئے یہ سب کچھ کہہ رہے ہیں جناب کہ یہ کارنامہ کرنل موہن نے سرانجام دیا ہے"۔ وزیراعظم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جناب پرائم منسٹر۔ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ فرض کیا کہ ہم عالمی پریس کو بتا دیں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور ان کی لاشیں بھی پریس کے سامنے رکھ دیں اور بعد میں یہ بات ثابت ہو جائے کہ عمران ہلاک نہیں ہوا اور یہ لاشیں نقلی ہیں تو پھر آپ سوچ سکتے ہیں کہ کافرستان کی کس قدر بدنامی ہوگی اور نہ صرف بدنامی ہی ہوگی بلکہ آئندہ کے لئے بھی یہ بات ثابت ہو جائے گی کہ ہم مشکبار میں پاکیشیا کی مداخلت کے غلط الزامات عائد کرتے رہے ہیں اور اس سلسلے میں جھوٹے اور جعلی ثبوت پیش کرتے ہیں"...... صدر نے قدرے خشمگیں سے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ لیکن اگر یہ جھوٹی ہوں تو۔ مجھے سو فیصد یقین ہے کہ یہ اصلی لاشیں ہیں"...... وزیراعظم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے۔ اگر ایسا ہے تو آپ اپنی ذمہ داری پر پریس کانفرنس کر دیں اور ان لاشوں کو عالمی پریس کے سامنے رکھ دیں۔ ویسے ایک

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بات بتا دوں کہ پریس رپورٹرز نے سب سے پہلے یہی بات پوچھنی ہے کہ مشکبار میں انہیں کہاں ہلاک کیا گیا ہے اور یہ وہاں کیا کر رہے تھے۔

"جناب۔ ہم کہہ دیں گے کہ یہ وہاں مشکباری حریت پسندوں کی امداد کر رہے تھے"...... وزیراعظم نے جواب دیا۔

"تو پھر یہ بھی پوچھا جا سکتا ہے کہ ان کو کہاں مارا گیا۔ کس طرح مارا گیا اور وہاں ان کی لاشیں کیوں نہ دکھائی گئیں۔ آپ نے لاشوں کو گلنے سڑنے سے بچانے کے لئے ان پر یہ سفید رنگ کا مادہ لگا رکھا ہے یہ مادہ خود اس بات کا ثبوت ہے کہ ان لوگوں کو ہلاک ہوئے کافی وقت گزر چکا ہے"...... صدر نے کہا۔

"تو آپ اس بات کے خلاف ہیں کہ انہیں پریس کے سامنے پیش کیا جائے"...... وزیراعظم نے قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ یہ بات نہیں۔ میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ ہر بات کو واضح طور پر پہلے طے کر لیا جائے۔ ابھی معاملات ہمارے ہاتھ میں ہیں پھر معاملات ہمارے ہاتھوں سے نکل جائیں گے۔ اس عمران کو صرف کافرستان والے ہی نہیں جانتے۔ آدھی سے زیادہ دنیا کے حکمران اور سیکرٹ ایجنسیاں جانتی ہیں"...... صدر نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ میز پر رکھے ہوئے فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی اور یہ آواز سن کر صدر اور وزیراعظم دونوں چونک پڑے۔

"اوہ اس وقت کال"...... صدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے ہاتھ بڑھا کر فون پیس اٹھا لیا اور اس کا

ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس"...... صدر نے انتہائی باوقار لہجے میں کہا۔

"جناب۔ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل داس کی پرائم منسٹر صاحب کے لئے ایمرجنسی کال ہے"...... دوسری طرف سے ان کے پی اے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"انہیں بتایا نہیں گیا کہ ہم انتہائی اہم میٹنگ میں مصروف ہیں"۔ صدر کا لہجہ خاصا ناخوشگوار تھا۔

"جناب۔ ان کا کہنا ہے کہ انہوں نے پرائم منسٹر صاحب سے انتہائی اہم اور فوری بات کرنی ہے"...... دوسری طرف سے پی۔ اے نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... صدر نے کہا اور پھر فون پیس میں لگے ہوئے لاؤڈر کا بٹن آن کر کے انہوں نے فون پیس وزیراعظم کی طرف بڑھا دیا۔

"کرنل داس آپ سے کوئی اہم اور فوری بات کرنا چاہتے ہیں"۔ صدر نے کہا تو وزیراعظم کے ساتھ ساتھ سامنے بیٹھے ہوئے کرنل موہن، مادام ریکھا اور کرنل شاگل بھی چونک پڑے کیونکہ وہ سب جانتے تھے کہ ان بھوجا پہاڑیوں پر اب صرف ملٹری انٹیلی جنس باقی رہ گئی ہے اور کرنل داس بھی وہیں ہے۔ اہم اور فوری بات کا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ اس اطلاع کا تعلق بھوجا پہاڑیوں سے ہی ہو سکتا ہے۔

"ہیلو"...... پرائم منسٹر صاحب نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں کرنل داس بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کرنل داس کی مؤدبانہ آواز سنائی دی اور لاؤڈر آن ہونے کی وجہ سے اس کی آواز ہال میں موجود ہر آدمی واضح طور پر سن رہا تھا۔

"یس ۔ کیا بات ہے ۔ کیا ایمرجنسی ہے"...... وزیراعظم نے قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"جناب ۔ ایک خوشخبری ہے ۔ بلاسٹرڈاشیک مشن کے بارے میں ۔ چار افراد کی ایک ٹیم نے وادی ترنام میں سپیشل سٹور پر خاصا خوفناک حملہ کیا اور اپنے طور پر وہ سٹور میں موجود ڈبل سی ہتھیاروں کو تباہ کر لینے میں کامیاب ہو گئے ہیں لیکن جناب ۔ ہماری پلاننگ کے مطابق انہوں نے یہ ساری کارروائی نمبر نو سٹور پر کی ہے جبکہ اصل سٹور محفوظ ہے"...... کرنل داس نے بتایا تو ہال میں موجود سب افراد حیرت سے اچھل پڑے ۔ شاگل کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ چار افراد کی ٹیم نے ۔ کیا مطلب ۔ کون لوگ ہیں یہ ۔ جبکہ عمران اور اس کے ساتھی جو اس سٹور کے خلاف کام کر رہے ہیں وہ تو ہلاک ہو چکے ہیں"...... وزیراعظم نے وقار کا خیال کئے بغیر حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"جناب ۔ یہ دوسری ٹیم ہے اور مجھے میرے ایک آدمی نے بتایا ہے کہ اس ٹیم میں شامل دو افراد عمران کے ساتھی ایکریمین نیگرو ہیں ۔ میں سے ایک کا نام جوزف ہے اور دوسرے کا نام جوانا ۔ باقی دو افراد کو نہیں پہچانا جا سکا"...... کرنل داس نے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ تو یہ بات ہے ۔ اس عمران نے ڈبل گیم کھیلی تھی

خود بھی کام کر رہا تھا اور اپنے ساتھیوں کی علیحدہ ٹیم بھی اس نے بھیجی تھی ۔ لیکن یہ لوگ وادی میں کیسے پہنچ گئے ۔ کہاں سے پہنچ گئے"۔ وزیراعظم نے کہا۔

"جناب ۔ جو تفصیلات معلوم ہوئی ہیں ان کے مطابق یہ لوگ ڈاگرام پہاڑی کی طرف سے بھواجا پہاڑیوں کے علاقے میں داخل ہوئے اور انہیں گرفتار کر لیا گیا لیکن چیکنگ انچارج کرنل پردیپ انہیں ساتھ لے کر دوسری پہاڑی پر ایک خفیہ اڈے پر لے گیا ۔ جہاں اسلحے کا بھی سٹور تھا ۔ یہ لوگ وہاں سے نکل بھاگے پھر انہوں نے اس پہاڑی پر موجود چیکنگ سپاٹ پر موجود فوجیوں کو ہلاک کر دیا اور اس کے بعد چوٹی پر موجود ایئر چیک پوسٹ پر موجود افراد کو بھی ہلاک کر دیا گیا ۔ پھر یہ وادی میں پہنچ گئے ۔ وہاں سے شاید انہوں نے وائرلیس ڈی چارجر کے ذریعے کرنل پردیپ والے خفیہ اڈے پر موجود اسلحے کے سٹور کو تباہ کیا ۔ ان اچانک دھماکوں کی وجہ سے باقی ایئر چیک پوسٹس پر موجود عملہ اس طرف متوجہ ہو گیا اور یہ لوگ وادی میں داخل ہو گئے اور نمبر نو سٹور کی طرف دوڑنے لگے ۔ نیچے موجود ایک حفاظتی دستے نے ان پر فائر کیا تو ان کا ایک آدمی ہٹ ہو گیا مگر انہوں نے میزائل فائر کر کے ان کا خاتمہ کر دیا ۔ اس میزائل فائر پر ایئر چیک پوسٹس چونکیں لیکن یہ لوگ اس وقت تک ایسی جگہ پہنچ گئے تھے جو صرف ایک چیک پوسٹ کی فائرنگ رینج تھی چنانچہ ان پر فائر کھول دیا گیا لیکن یہ گولیوں کی بارش میں بھی دوڑتے رہے ۔ نمبر نو سٹور پر

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

میزائل فائر کر کے اس کا دروازہ اڑا دیا گیا اور پھر اندر انہوں نے کاسموس گیس فائر کر دی اور پھر تینوں ہٹ ہو کر گر گئے"...... کرنل داس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہاری خاص نشانات والی پلاننگ کامیاب رہی ہے۔ اصل سٹور بچ گیا ہے اور دونوں ٹیمیں بھی ختم ہو گئیں۔ ویری گڈ۔ ان چاروں کی لاشیں بھی فوراً قبرستان بھجوا دو"۔ وزیر اعظم نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان کی لاشیں غائب ہو گئی ہیں سر اور باوجود سر توڑ کوشش کے دریافت نہیں ہو سکیں"...... کرنل داس نے جواب دیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو لاشیں غائب ہو گئی ہیں۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"...... وزیر اعظم نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور نہ صرف وزیر اعظم بلکہ ہال میں موجود صدر مملکت سمیت سب افراد بھی کرنل داس کی بات سن کر چونک پڑے تھے۔

"سر۔ اس فائرنگ کے بعد میں خود وہاں پہنچا۔ وہاں وادی میں چلی ہوئی گولیاں موجود تھیں۔ نمبر ٹو سٹور کے سامنے اور اندر خون کے دھبے بھی موجود تھے لیکن لاشیں غائب تھیں۔ پھر مجھے بتایا گیا کہ جب یہ فائرنگ ہو رہی تھی تو چند افراد کو پہاڑی چٹان کے ساتھ ساتھ دوڑتے ہوئے اس نمبر ٹو سٹور کی طرف جاتے ہوئے دیکھا گیا تھا اور اس کے بعد انہیں واپس ایک غار میں داخل ہوتے دیکھا تھا لیکن غار خالی تھا۔ اس میں قدموں کے نشانات اور خون کے دھبے کچھ بھی نہ تھا

غار کی دیواروں کو انتہائی جدید مشینری سے چیک کیا گیا لیکن وہ عام سا غار تھا۔ سب سے بڑی بات یہ کہ وہاں اس قدر گرد موجود تھی کہ صاف نظر آ رہا تھا کہ اس غار میں انسان تو انسان کوئی جانور تک داخل نہیں ہوا۔ اس کے بعد میں نے سٹور کے ارد گرد پوری پہاڑی چٹانوں کو مشینری سے چیک کرایا لیکن کوئی خفیہ راستہ وغیرہ دستیاب نہیں ہو سکا۔ اس کے باوجود لاشیں غائب ہو چکی ہیں۔ اب تو یوں لگتا ہے کہ وہ اصل انسان نہ تھے"...... کرنل داس نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ وہ مافوق الفطرت مخلوق تھی"۔ وزیر اعظم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جس طرح اچانک وہ غائب ہو گئے ہیں اس سے تو یہی لگتا ہے"۔ کرنل داس نے ہچکچاتے ہوئے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کرنل داس۔ مجھے آپ کی اس بات پر شدید حیرت ہو رہی ہے۔ آپ جیسے عملی آدمی سے اس قسم کی بات کی توقع ہی نہیں کی جا سکتی۔ اگر وہ مافوق الفطرت مخلوق تھی تو انہیں کیا ضرورت تھی کہ وہ اسلحے کا سٹور اڑاتے۔ میزائل فائر کرتے۔ کاسموس گیس استعمال کرتے اور دوڑ کر وادی پار کرتے۔ گولیاں کھاتے اور ان کے جسموں سے خون نکلتا اور پھر وہ نمبر ٹو سٹور تباہ کرتے۔ وہ عمران کے ساتھی تھے۔ انہوں نے بہرحال اپنے طور پر مشن مکمل کر لیا ہے۔ ہمارے بے پناہ حفاظتی اقدامات کے باوجود۔ مجھے معلوم ہے کہ بھوا جا پہاڑیوں کے ایک ایک

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اینج پر فوج اور ملٹری انٹیلی جنس کے افراد موجود ہیں۔ ایئر چیک پوسٹس بنائی گئی ہیں لیکن نتیجہ کیا نکلا کہ چار افراد اس قدر دیدہ دلیری سے وہاں پہنچ گئے اور انہوں نے سٹور کو اڑا دیا اور اس کے بعد غائب ہو گئے اور آپ مجھے بچوں کی کہانیاں سنا رہے ہیں"۔ وزیر اعظم کا لہجہ بے پناہ سرد تھا۔

"سوری سر۔ میں نے تو ویسے ہی بات کی تھی"...... کرنل داس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کرنل داس۔ مجھے ہر صورت میں زندہ یا مردہ وہ افراد چاہئیں۔ سمجھے آپ اور دوسری بات بھی سن لیں کہ اب اصل سٹور کی بھی حفاظت کی جائے"...... وزیر اعظم کا لہجہ مزید سرد پڑ گیا۔

"یس سر۔ وہ تو ہم کر رہے ہیں"...... کرنل داس نے جواب دیا اور وزیر اعظم نے غصیلے انداز میں فون پیس کا بٹن آف کیا اور اسے ایک جھٹکے سے میز پر رکھ دیا۔

"نانسنس۔ حماقت کی بھی کوئی انتہا ہوتی ہے"۔ وزیر اعظم کے چہرے پر شدید غصے کے تاثرات نمایاں تھے۔

"یہ اہم اطلاع ہے جناب۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارے ساتھ لمبا کھیل کھیلا جا رہا ہے"...... اچانک شاگل نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"کون سا کھیل"...... وزیر اعظم اور صدر مملکت دونوں نے بیک وقت پوچھا۔ دونوں کے لہجوں میں حیرت تھی۔

"مجھے عمران کے خلاف کام کرنے کا تجربہ یہاں موجود دیگر ایجنسیوں کے سربراہوں سے کہیں زیادہ ہے اور جہاں تک کرنل داس اور کرنل موہن کا تعلق ہے تو یہ پہلی بار اس ٹیم سے ٹکرائے ہیں۔ کرنل داس کی اس اطلاع کے بعد میرے ذہن میں جو خاکہ ابھرتا ہے وہ اس طرح ہے کہ عمران نے دو ٹیمیں تشکیل دیں۔ ایک اپنے آدمیوں کی علیحدہ اور دوسری میں وہ خود شامل تھا۔ چونکہ تمام ایجنسیاں اس کی تاک میں تھیں اس لئے ہم سب اس کے پیچھے لگ گئے جبکہ دوسری ٹیم اپنا کام کرتی رہی۔ اب دوسری صورت یہ ہو گی کہ اس وادی تک پہنچنے کا یقیناً کوئی خفیہ راستہ ہو گا لیکن سرحدی راستے سے وادی میں اس صورت میں پہنچا جا سکتا تھا جب بھواجا پہاڑیوں کے گرد موجود ایجنسیوں کو واپس بھجوا دیا جائے۔ چنانچہ ایک سوچی سمجھی پلاننگ کے تحت کھیل کھیلا گیا۔ ایک ٹریپ تیار کیا گیا اور کرنل موہن اس ٹریپ میں آ گئے۔ میرے اندازے کے مطابق عمران نے اپنے اور اپنے ساتھیوں سے ملتے جلتے افراد پر اپنا اور اپنے ساتھیوں کا میک اپ کیا جسے کسی صورت بھی واش نہ کیا جا سکتا تھا۔ وہ ایسی ایجادات کا ماہر ہے اور ایسی ایجادات ہی اس کی کامیابی میں اہم کردار ادا کرتی رہتی ہیں۔ بہرحال عمران اور اس کے ساتھیوں کی بجائے یہ افراد ہلاک ہو گئے اور اس کے ساتھ ہی تمام ایجنسیوں کو یہ کہہ کر واپس بلا لیا گیا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کے بعد ہمارا مشن مکمل ہو گیا۔ اس طرح اسے وہ راستہ خالی مل گیا اور وہ اس وقت وہاں پہنچا جب اس

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کی دوسری ٹیم اس سٹور کو تباہ کرنے میں مصروف تھی۔ شاید یہ پہلے سے ان کے درمیان طے کر لیا گیا ہو گا۔ چنانچہ جیسے ہی اس دوسری ٹیم نے سٹور تباہ کیا عمران اور اس کے ساتھی اس خفیہ راستے سے نکل کر وہاں پہنچے اور اپنے ساتھیوں کو لے گئے۔ اب یہ اور بات ہے کہ وہ لاشیں تھیں یا زخمی۔ ویسے خون وغیرہ کے نہ ملنے سے تو یہ سب ڈرامہ سا لگتا ہے اور کرنل داس صاحب اس خفیہ راستے کو تلاش کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ اس لئے وہ ان لوگوں کو مافوق الفطرت قرار دے رہے ہیں"...... شاگل نے کہا۔

"گڈ مسٹر شاگل۔ آپ کی ذہانت کا جواب نہیں۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ آپ اس قدر ذہانت سے صورت حال کا تجزیہ کریں گے لیکن آپ کے اس سارے اندازے میں کمزور پوائنٹ صرف ایک ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر عمران اور اس کے ساتھیوں کے روپ میں موجود لاشوں کا میک اپ واش نہ ہوتا اگر یہ واقعی نقلی ہیں تو پھر کوئی میک اپ ممکن ہی نہیں ہے کہ جسے کسی نہ کسی صورت میں واش نہ کیا جا سکتا ہو اور اگر کسی طرح یہ میک اپ واش ہو جاتا ہے تو پھر آپ کا اندازہ سو فیصد درست بھی ہے اور پھر ہمارا سپیشل سٹور بہرحال شدید خطرے میں ہے"...... کسی اور کے بولنے سے پہلے ہی صدر مملکت نے بات کرتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ کافرستان میں ایک آدمی ایسا ہے جو میک اپ کے فن میں مہارت کا درجہ رکھتا ہے اس نے اس فن پر کافی کتابیں بھی لکھی

ہیں اور عملی طور پر بھی وہ اس فیلڈ سے اٹیچ ہے۔ اس کے علاوہ کرنل فریدی صاحب بھی اس فن میں اگر عمران سے زیادہ نہیں تو اس سے کم بھی نہیں ہیں۔ اگر کرنل فریدی صاحب یہاں نہ آ سکیں تو ان سے فون پر بات ہو سکتی ہے۔ ان سے اس بارے میں پوچھا جا سکتا ہے۔ لیکن میری گذارش ہے کہ اگر ان سے پوچھا جائے تو پھر ان کے سامنے عمران کا نام نہ لیا جائے"...... شاگل نے کہا۔

"گڈ۔ کرنل فریدی والی ٹپ شاندار ہے۔ میں ابھی ان سے بات کرتا ہوں"...... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے میز پر موجود فون پیس اٹھایا اور یکے بعد دیگرے تین بٹن پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے ان کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اسلامک سیکورٹی آفس میں کرنل فریدی سے رابطہ قائم کرو اور میری ان سے فون پر بات کراؤ"...... صدر نے کہا اور بٹن آف کر کے رسیور رکھ دیا۔

"فون پر وہ کیسے بتائیں گے کہ یہ کس قسم کا میک اپ ہے۔ جب تک وہ اسے دیکھیں ناں"...... وزیراعظم نے کہا۔

"بات تو کر دیکھیں۔ ہو سکتا ہے کہ بات بن جائے"۔ صدر نے کہا اور تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد جب فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو صدر مملکت نے جلدی سے فون پیس اٹھا کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"یس"...... صدر مملکت نے کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"کرنل فریدی صاحب سے بات کریں جناب۔ وہ اپنے آفس میں ہی مل گئے ہیں"۔ دوسری طرف سے پی۔ اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی

"کراؤ بات"۔۔۔۔۔۔ صدر مملکت نے کہا۔

"ہیلو سر۔ میں کرنل فریدی بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد کرنل فریدی کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل فریدی۔ ایک انتہائی اہم معاملے میں آپ کے مشورے کی ضرورت پیش آگئی ہے"۔۔۔۔۔۔ صدر نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"فرمائیے سر۔ میں حاضر ہوں"۔۔۔۔۔۔ کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"اہم ترین مسئلہ یہ ہے کہ ملٹری انٹیلی جنس نے ایک آدمی کو گرفتار کرتے ہوئے ہلاک کر دیا ہے۔ لیکن پھر یہ اطلاع ملی ہے کہ یہ اصل آدمی نہیں ہے بلکہ اس کے میک اپ میں ہے لیکن ہر قسم کے جدید سے جدید میک اپ واشر سے اس لاش کے چہرے کو چیک کیا گیا ہے حتیٰ کہ خنجر سے اس کے چہرے کی کھال بھی چھیل کر دیکھی گئی ہے۔ لیکن میک اپ صاف نہیں ہو سکا جبکہ دوسری طرف سے یہی اصرار ہے کہ یہ لاش میک اپ میں ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ایسے میک اپ ایجاد ہو چکے ہیں جو انتہائی مستقل نوعیت کے ہوتے ہیں۔ لیکن بہرحال کوئی نہ کوئی طریقہ تو ایسا ہو گا جس سے یہ صاف ہو سکتے ہوں گے۔ یہ بات ہمارے لئے لاینحل بن گئی تو میں نے سوچا کہ آپ سے اس بارے میں مشورہ کیا جائے"۔۔۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"یہ کس آدمی کی لاش ہے جناب"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کرنل فریدی نے پوچھا۔

"آپ سے چھپانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ آپ کافرستان کے بہی خواہ ہیں۔ یہ پاکیشیا کے علی عمران کا کوئی ساتھی ہے۔ مطلب ہے اس کا کوئی پرائیویٹ ساتھی"۔۔۔۔۔۔ صدر نے جواب دیا۔

"دوسری جانب سے آپ کا مطلب علی عمران سے ہے"۔ کرنل فریدی نے چونک کر پوچھا۔

"ایسا ہی سمجھ لیں"۔۔۔۔۔۔ صدر نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اگر واقعی ایسا ہے تو پھر عمران کا اصرار درست ہو گا۔ لیکن ایسی صورت میں وہ خود ہی اس کا واشنگ فارمولا بھی بتا دیتا تاکہ آپ کو یقین آجائے لیکن بہرحال نہ جانے کیا حالات ہوں تو اس سلسلے میں آپ تین چیزیں استعمال کر دیکھیں۔ ایک تو عام سادہ پانی۔ دوسرا برف ملا انتہائی یخ پانی اور تیسرا ابلتے ہوئے پانی کی بھاپ۔ اگر اس کے باوجود بھی یہ صاف نہ ہو سکے تو پھر مجھے خود آکر اس لاش کو چیک کرنا پڑے گا"۔۔۔۔۔۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پہلے ان چیزوں سے چیک کر لیتے ہیں۔ شکریہ"۔ صدر نے کہا اور فون پیس آف کر کے اسے وزیراعظم کی طرف بڑھا دیا۔

"آپ اپنے سیکرٹریٹ سے کسی کو بلا لیں تاکہ ان فارمولوں کے ساتھ چیکنگ کی جا سکے"۔۔۔۔۔۔ صدر نے کہا اور وزیراعظم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تھوڑی دیر بعد ہال کمرے کا دروازہ کھلا اور تین باوردی افراد اندر داخل ہوئے ان کے ہاتھوں میں پلاسٹک کی تین بڑی بڑی بوتلیں اور سخت قسم کے اسفنج موجود تھے۔ ان میں سے ایک بوتل میں بھاپ بھری ہوئی تھی جبکہ باقی دو بوتلوں میں پانی تھا۔

"اس لاش کا چہرہ باری باری ان تینوں سے چیک کرو"۔ وزیراعظم نے عمران کی لاش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... ان میں سے ایک نے کہا اور پھر اس نے پہلے ایک اسفنج کی مدد سے عمران کی لاش کے چہرے پر موجود سفید رنگ کے جھلی نما مادے کو اچھی طرح صاف کیا اور پھر اس نے ایک پانی سے بھری ہوئی بوتل کو کھولا اور اس پانی کو عمران کے چہرے پر ڈال کر دوسرے اسفنج سے رگڑنا شروع کر دیا۔ پانی کی بوتل ختم ہو گئی لیکن چہرہ ویسے کا ویسا ہی رہا۔

"یہ گرم پانی تھا یا ٹھنڈا"...... صدر نے پوچھا۔

"جی تخ پانی تھا"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"تو اب گرم پانی استعمال کرو"...... صدر نے کہا۔

"یس سر"...... اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور پھر دوسری بوتل اٹھا کر اس نے اس پانی سے عمران کی لاش کا چہرہ صاف کرنا شروع کر دیا۔ لیکن یہ کاوش بھی بے کار گئی۔

"اب یہ تیسری بوتل میں موجود بھاپ استعمال کرو"...... صدر نے کہا لیکن ان کے لہجے سے مایوسی کا عنصر نمایاں تھا لیکن پھر جیسے ہی

بوتل کا ڈھکن ہٹا کر اسے دبایا گیا اور بوتل کے منہ میں موجود باریک سے سوراخ سے بھاپ کی پھوار سی نکل کر لاش کے چہرے سے ٹکرائی تو چہرے کا رنگ بدلنے لگا اور ہال میں موجود سب افراد بے اختیار چونک پڑے۔ شاگل کے چہرے پر بے پناہ مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے جبکہ کرنل موہن کا چہرہ تاریک پڑتا جا رہا تھا اور چند لمحوں بعد نتیجہ ظاہر ہو گیا۔ میک اپ صاف ہو چکا تھا اور عمران کے چہرے کی بجائے ایک اور چہرہ سامنے موجود تھا"۔ میک اپ مکمل طور پر صاف ہو چکا تھا۔

"آپ لوگ جا سکتے ہیں"...... صدر نے میک اپ صاف کرنے والوں سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ اپنا سامان اٹھائے خاموشی سے ہال سے باہر چلے گئے۔

"دیکھا آپ نے جناب۔ شاگل کی بات بہرحال درست نکلی۔ اگر ہم ان لاشوں کو پریس کے سامنے پیش کر دیتے اور پھر یہ میک اپ صاف ہو جاتا تو کیا ہوتا"...... صدر نے وزیراعظم سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر۔ آپ درست فرماتے ہیں۔ واقعی ہم سے بھیانک غلطی وقوع پذیر ہو رہی تھی"...... وزیراعظم نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے کرنل موہن۔ اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں ہے۔ آپ نے ابھی نیا نیا بلیک فورس کا چارج سنبھالا ہے اور آپ کا پہلی بار اس عفریت سے ٹکراؤ ہوا ہے جبکہ شاگل صاحب بے شمار بار اس سے ٹکرا چکے ہیں"...... صدر نے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کرنل موہن کے چہرے پر ابھر آنے والی بے پناہ مایوسی اور پریشانی کے تاثرات دیکھتے ہوئے کہا۔

"سر۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ ایسا میک اپ بھی ہو سکتا ہے"۔ کرنل موہن نے جواب دیا۔

"مسٹر شاگل۔ آپ کی وجہ سے کافرستان ایک بھیانک غلطی سے بچ گیا ہے۔ حکومت اس کے لئے آپ کی شکر گزار ہے"...... صدر نے شاگل کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ میرا تو صرف اندازہ تھا۔ مگر جناب آپ نے اس خاص پوائنٹ کی طرف اشارہ کر کے اصل مسئلہ حل کرایا ہے"...... شاگل نے کھڑے ہو کر جواب دیا اور صدر صاحب کے چہرے پر بھی اس کی تعریف کی وجہ سے مسکراہٹ کے تاثرات ابھر آئے۔

"مسٹر پرائم منسٹر ...... اب یہ مسئلہ تو ختم ہو گیا۔ اس لئے اب ان لاشوں کو مزید محفوظ کرنے یا پریس کے سامنے لانے کی ضرورت نہیں رہی۔ آپ برائے کرم پہلے ان لاشوں کو یہاں سے اٹھوا دیں تاکہ اہم باتوں پر مزید غور کیا جا سکے"...... صدر نے وزیر اعظم نے کہا اور وزیر اعظم نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے فون پیس اٹھایا اور اس پر ہدایات دینا شروع کر دیں۔ تھوڑی دیر بعد لاشیں وہاں سے ہٹا لی گئیں۔

"اب اہم بات یہ ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے اپنے طور پر سپیشل سٹور کو تباہ کر دیا ہے۔ کیا وہ مطمئن ہو کر واپس چلے جائیں

"...... صدر نے ہی بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ عمران اتنی آسانی سے مطمئن ہونے والوں میں سے ہے۔ وہ اگر وقتی طور پر مطمئن بھی ہو گیا ہے تو پھر بھی وہ لازماً کنفرم کرنے کی کوشش کرے گا اور وزیر اعظم صاحب اور آپ ناراض نہ ہوں تو عرض کروں کہ صدارتی سیکرٹریٹ اور پرائم منسٹر ٹریٹ میں یقیناً اس عمران کے مخبر ہوں گے۔ اس لئے اگر موجودہ بات چیت کا ٹیپ آپ اپنی تحویل میں رکھیں تو پھر اسے معلوم نہ ہو گا"...... شاگل نے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ وہ کنفرمیشن یہاں سے کرے گا اور کوئی یقہ نہیں ہے اس کے پاس"...... وزیر اعظم نے قدرے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔

"اور بھی بے شمار طریقے ہو سکتے ہیں جناب۔ میں نے تو ایک امکان کی بات کی ہے"...... شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایک بات میرے ذہن میں آ رہی ہے جناب۔ اگر آپ اجازت یں تو میں عرض کروں"...... مادام ریکھا نے اچانک کہا۔ وہ اب خاموش بیٹھی رہی تھی۔

"فرمائیے"...... صدر نے کہا۔

"جناب اگر سٹور تباہ ہو جاتا ہے تو پھر ظاہر ہے کہ بھوا جا پہاڑیوں میں فوج اور انٹیلی جنس کی موجودگی کا کوئی جواز باقی نہیں رہ جاتا۔ اگر ج اور انٹیلی جنس ویسے ہی وہاں رہی تو عمران لامحالہ سمجھ جائے گا کہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اس سے نقلی سٹور تباہ ہوا ہے"...... ریکھا نے کہا۔

"اوہ۔ آپ کا مطلب ہے کہ وہاں سے فوج اور انٹیلی جنس فور طور پر ہٹالی جائے۔ نہیں مادام ریکھا۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔ اس طر تو ہم اسے کھلی چھٹی دے دیں گے۔ اس قدر اہم پراجیکٹ کو صورت میں خالی نہیں چھوڑا جا سکتا"...... صدر نے جواب د ہوئے کہا۔

"اس کی ضرورت ہی نہیں ہے جناب۔ اس مشن کو مکمل ہو میں صرف چند روز باقی رہ گئے ہیں۔ اس کے بعد ویسے ہی یہ مشن ہو جائے گا"...... وزیر اعظم نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ بلکہ میرے خیال میں اب اس سپیشل سٹور کو زیا سخت نگرانی کی ضرورت ہے اور خاص طور پر اس خفیہ راستے کو تلاش کرنے کی اور میری رائے کے مطابق اس سلسلے میں سیکرٹ سروس وہاں اس راستے کی تلاش میں بھیج دیا جائے"...... صدر نے کہا۔

"میں تیار ہوں جناب اور مجھے یقین ہے کہ میں نہ صرف اس ر کو تلاش کر لوں گا بلکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ بھی کر دو گا"۔ شاگل نے فوراً مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ آپ کی رائے بہتر ہے بلکہ اب تو میرا خیا ہے کہ ملٹری انٹیلی جنس کو بھی سیکرٹ سروس کے تابع کر دیا جائے" وزیر اعظم نے کہا۔

"جناب۔ اگر عمران کو اصل سٹور کا علم ہو بھی جائے تو وہ پہلے

اس راستے سے آنے کی کوشش کرے گا اور اگر یہ راستہ تلاش کر لیا گیا تو وہ دوسرے راستے استعمال کرے گا۔ کیونکہ بہرحال وہ مشن مکمل کئے بغیر پیچھے ہٹنے والا نہیں ہے اس لئے میری تجویز ہے جناب کہ اس وادی کے چاروں طرف کی پہاڑیاں چاروں ایجنسیوں کے حوالے کر دی جائیں۔ تاکہ حتمی طور پر عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کیا جا سکے"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"یہ اور بھی مناسب تجویز ہے۔ اس طرح جس ایجنسی سے بھی غلطی ہو گی وہ ذمہ دار بھی رہے گی"...... صدر نے کہا۔

"یس سر۔ تو پھر میں اس معاملے کو طے کر دیتا ہوں۔ شمالی پہاڑی جس میں سٹور ہے اور وہ راستہ بھی یقیناً وہیں ہو گا اسے سیکرٹ سروس کی تحویل میں دے دیا جائے تاکہ سیکرٹ سروس دونوں کام کر سکے۔ جنوبی پہاڑی کو پاور ایجنسی۔ مشرقی پہاڑی کو بلیک فورس اور مغربی پہاڑی کو ملٹری انٹیلی جنس کی تحویل میں دے دیا جائے"۔ وزیر اعظم نے کہا اور صدر نے فوراً ان کی تجویز کو منظور کر لیا اور اس کے بعد یہ اہم ترین میٹنگ ختم کر دی گئی۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

"عمران صاحب۔ جوزف کو دیکھئے اسے کیا ہو رہا ہے"۔ اچانک صفدر نے کہا تو عمران چونک کر جوزف کی طرف مڑا اور اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی پریشانی کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کی حالت بگڑ رہی ہے۔ گولیوں کا زہر پھیل رہا ہے۔ اب انہیں فوری طور پر کسی ہسپتال شفٹ کرنا ہو گا۔ ورنہ....." عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر میڈیکل باکس سے اس نے ایک اور انجکشن تلاش کر کے جوزف کو لگا دیا۔

"یہاں سٹریچر تو نہیں ہیں۔ پھر کس طرح انہیں لے جایا جا سکتا ہے"..... صفدر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"ان کے زخموں کی حالت ایسی ہے کہ انہیں اٹھا کر نہیں لے جایا جا سکتا"..... عمران نے کہا۔

"جناب اگر آپ حکم دیں تو میں واپس جا کر سٹریچر وغیرہ کا بندوبست کروں"..... دھیرج سنگھ نے کہا۔

"نہیں۔ اتنا وقت نہیں ہے ہمارے پاس۔ اس لئے اب مجبوری کے عالم میں رسک لینا پڑے گا۔ انہیں اٹھا کر لے جانا پڑے گا۔ چلو اٹھو"..... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا اور پھر دو دو آدمیوں نے مل کر ایک ایک کو اٹھایا اور تیزی سے واپس چل پڑے۔ جوانا بھی دوبارہ نیم غشی کی حالت میں چلا گیا تھا جبکہ ٹائیگر کو ابھی تک ہوش نہ آیا تھا احتیاط کی وجہ سے وہ زیادہ تیز بھی نہ چل سکتے تھے۔ لیکن اس کے باوجود جس حد تک ممکن تھا وہ تیزی سے قدم اٹھا رہے تھے۔

"عمران صاحب۔ فاصلہ تو کافی زیادہ ہے اور اس قدر فاصلہ اس حالت میں طے نہیں کیا جا سکتا۔ کافی وقت لگ جائے گا"..... صفدر نے کہا۔

"تو پھر کیا کریں۔ دوسری بھی تو کوئی صورت نہیں ہے"۔ عمران نے بے بسی سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا اور صفدر خاموش ہو گیا۔ ظاہر ہے وہ کیا کہہ سکتا تھا۔ راستے میں کئی جگہ انہیں سانس لینے کے لئے رکنا پڑا لیکن صورت حال تیزی سے خراب سے خراب تر ہوتی جا رہی تھی۔ ان تینوں کی حالت کافی بگڑ گئی تھی اور ابھی ایک چوتھائی فاصلہ بھی طے نہ ہو سکا تھا۔

"لٹا دو انہیں یہاں۔ اب مجھے کچھ اور سوچنا پڑے گا"..... اچانک عمران نے کہا اور ان تینوں زخمیوں کو زمین پر احتیاط سے لٹا دیا گیا۔ اس وقت وہ قدرتی کریک میں موجود تھے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"یہاں سے کوئی راستہ باہر جاتا ہو کسی پہاڑی پر۔ اب ہم اس وادی سے باہر آگئے ہیں۔ اس لئے باہر درختوں کی لکڑیوں کی مدد سے سٹریچر بنائے جاسکتے ہیں"........ عمران نے کہا۔

"جناب۔ ایک راستہ ہے۔ وہاں سے ہم ہیلی کاپٹر کے ذریعے اسلحہ وغیرہ اندر لے آسکتے ہیں اور لاتے رہتے ہیں۔ وہ ذرا آگے ہے"۔ دھیرج سنگھ نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ہیلی کاپٹر مل جائے۔ کیا سردار موہن سنگھ اس کا فوری بندوبست کر سکتا ہے"........ عمران نے چونک کر کہا۔

"جی ہاں"........ آپ سردار صاحب سے بات کر لیں۔ ان کے ہاتھ بے حد لمبے ہیں۔ وہ ضرور بندوبست کر لیں گے"........ دھیرج سنگھ نے کہا تو عمران نے جیب سے ایک چھوٹا سا جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور تیزی سے اس پر وہ فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا جو اس ٹرانسمیٹر کی تھی جو سردار موہن سنگھ کے اس خفیہ اڈے پر موجود تھا۔ یہ چھوٹا سا ٹرانسمیٹر بھی عمران نے اس اڈے سے ہی لیا تھا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ عمران کالنگ سردار موہن سنگھ۔ اوور"۔ عمران نے بٹن دبا کر بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس۔ موہن سنگھ اٹنڈنگ یو اوور"........ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے سردار موہن سنگھ کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ تم سے براہ راست بات ہو گئی۔ گڈ۔ اوور"........ عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں ایک کام کے سلسلے میں یہاں اڈے پر ہی موجود تھا۔ بتایئے"۔ دوسری طرف سے سردار موہن سنگھ نے کہا۔

"ہمارا مشن مکمل ہو چکا ہے لیکن ہمارے تین ساتھی شدید ترین زخمی ہیں۔ میں نے تمہارے خاص اڈے پر موجود میڈیکل باکس کی مدد سے ان کے جسموں سے گولیاں تو نکال دی ہیں لیکن شاید کوئی گولی ابھی اندر ہے یا پھر ان کا زہر ان کے خون میں شامل ہو گیا ہے اس لئے ان کی حالت تیزی سے بگڑتی جا رہی ہے اور اس عمارت تک کا راستہ بھی بے حد طویل ہے اور پھر انہیں فوری طور پر کسی ایسے ہسپتال بھی پہنچانا ہے جہاں ان کا فوری علاج ہو سکے۔ دھیرج سنگھ نے بتایا ہے کہ یہاں قریب ہی کوئی ایسا راستہ ہے جہاں سے ہیلی کاپٹر کی مدد سے اسلحہ وغیرہ اس اڈے میں لایا جا سکتا ہے۔ کیا تم فوری طور پر کسی بڑے ہیلی کاپٹر کا بندوبست کر سکتے ہو۔ جو اس راستے پر پہنچ سکے۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"بالکل ہو سکتا ہے بلکہ ہسپتال کا بھی بندوبست ہو سکتا ہے۔ آپ دھیرج سنگھ سے میری بات کرائیں۔ اوور"........ دوسری طرف سے سردار موہن سنگھ نے کہا۔

"یس باس۔ میں دھیرج سنگھ بول رہا ہوں۔ اوور"........ دھیرج سنگھ نے ٹرانسمیٹر عمران کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا۔

"کس پوائنٹ کی بات کر رہے ہو۔ اوور"........ سردار موہن سنگھ نے پوچھا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"پوائنٹ تھری کی جناب۔ اوور"...... دھیرج سنگھ نے کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ اس پوائنٹ پر زخمیوں کو لے آؤ۔ میں زور سنگھ کو کال کر کے کہہ دیتا ہوں۔ وہ پوائنٹ تھری پر فوراً ہیلی کاپٹر لے کر پہنچ جائے گا اور تم نے ان زخمیوں کے ساتھ جانا ہے اور انہیں سردار پرتاپ سنگھ کے خفیہ ہسپتال میں پہنچانا تمہارا کام ہے۔ میں سردار پرتاپ سنگھ کو بھی کہہ دیتا ہوں کہ وہ زخمیوں کے فوری علاج کی تیاری کر لیں۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ دھیرج سنگھ نے ٹرانسمیٹر آف کر کے عمران کو واپس کر دیا۔

"لیجئے جناب۔ ہمیں ابھی تھوڑا آگے جانا ہو گا"...... دھیرج سنگھ نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ٹرانسمیٹر واپس جیب میں رکھ لیا اور پھر ایک بار پھر زخمیوں کو پہلے کی طرح اٹھایا گیا اور وہ سب تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔

"ہیلی کاپٹر کیسے یہاں تک آئے گا۔ یہاں پہاڑیوں پر تو اسے ہٹ نہ کر دیا جائے گا"...... اچانک عمران نے ایک خیال آتے ہی چونک کر دھیرج سنگھ سے کہا۔ اپنے ساتھیوں کی لحہ بہ لحہ تیزی سے بگڑتی ہوئی حالت دیکھ کر حقیقتاً عمران بھی ذہنی طور پر اپ سیٹ سا ہو رہا تھا۔

"جناب۔ فکر مت کریں۔ یہاں ملٹری کے تحت ایک ایجنسی ہسپتال قائم ہے۔ اس میں ایمبولینس ہیلی کاپٹر بھی ہیں اور زور سنگھ اس ایمبولینس ہیلی کاپٹر کا ہی پائلٹ ہے۔ وہ ہمارا آدمی ہے"۔ دھیرج سنگھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن پھر تو زخمیوں کو اس ہسپتال میں لے جانا ہو گا اور تم جانتے ہو کہ ان کی گمشدگی کے بعد باہر کی کیا صورت حال ہو گی"۔ عمران نے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

"ایسی بات نہیں جناب۔ سردار موہن سنگھ ہر بات کو سمجھتے ہیں وہ زور سنگھ کو سمجھا دیں گے اسلئے انہوں نے خفیہ ہسپتال کا نام لیا ہے یہ ہسپتال باواڑی میں ہے اور یہاں صرف کیمپ ہے۔ کسی شدید زخمی کو یہاں کیمپ میں نہیں لے جایا جاتا بلکہ فوجی ہسپتال میں لے جایا جاتا ہے۔ زور سنگھ زخمیوں کو فوجی ہسپتال لے جانے کی بجائے انہیں خفیہ ہسپتال پہنچا دے گا اور کسی کو پتہ بھی نہ چلے گا"۔ دھیرج سنگھ نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر واقعی ویسا ہی ہوا جیسے دھیرج سنگھ نے بتایا تھا۔ ٹائیگر، جوزف اور جوانا بغیر کسی رکاوٹ کے بڑے ایمبولینس ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر بھواجا پہاڑیوں سے تقریباً ساٹھ ستر کلو میٹر دور ایک بڑے شہر باواڑی میں بنے ہوئے سنگھام تنظیم کے ایک خفیہ خصوصی ہسپتال میں پہنچ گئے۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی دھیرج سنگھ کے ساتھ اس ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گئے تھے۔ گو انہیں سارے راستے کھڑے ہونا پڑا کیونکہ بیٹھنے کی جگہ نہ تھی۔ ہسپتال خاصا بڑا تھا جو ایک عام سے ہسپتال کے نیچے تہہ خانے میں بنایا گیا تھا۔ جب عمران اور اسکے ساتھی زخمیوں کو لے کر وہاں پہنچے تو ادھیڑ عمر ڈاکٹر پرتاپ سنگھ انکے استقبال کے لئے پہلے سے تیار

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تھا اور پھر تینوں زخمیوں کو بڑے آپریشن روم میں لے جایا گیا اور ڈاکٹر پرتاپ سنگھ نے چار جونیئر ڈاکٹروں کی مدد سے انہیں سنبھال لیا جبکہ عمران اپنے ساتھیوں اور دھیرج سنگھ کے ساتھ ڈاکٹر پرتاپ سنگھ کے آفس میں بیٹھ گیا۔ عمران اور اسکے ساتھیوں کے چہرے پریشانی کی وجہ سے سکڑ سے گئے تھے کیونکہ یہاں تک پہنچتے پہنچتے ان تینوں کی حالت پہلے سے بہت زیادہ خراب ہو گئی تھی اور ڈاکٹر پرتاپ بھی زخمیوں کی حالت دیکھ کر خاصا پریشان سا لگ رہا تھا۔

"ڈاکٹر پرتاپ سنگھ بے حد قابل آدمی ہے جناب۔ آپ بے فکر رہیں"........ دھیرج سنگھ نے عمران کے چہرے پر بے پناہ پریشانی کے تاثرات دیکھتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"مجھے اللہ تعالیٰ کے کرم پر مکمل یقین ہے"........ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور صفدر اور دوسرے ساتھی حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھنے لگے۔ عمران کی جو حالت اس وقت ہو رہی تھی اسے دیکھ کر تو کسی کو یقین ہی نہ آرہا تھا کہ یہ وہی عمران ہے جس کے چہرے پر مسکراہٹ اور آنکھوں سے شرارت کی پھلجھڑیاں ہر وقت چھوٹتی رہتی تھیں۔

ڈاکٹر پرتاپ کی واپسی تقریباً تین گھنٹوں کے بعد ہوئی تو عمران اور اس کے ساتھی چونک پڑے۔

"کیا ہوا ڈاکٹر صاحب"........ عمران نے بڑے بے چین سے لہجے میں پوچھا۔

"آپ فکر نہ کریں جناب۔ آپ کے ساتھی اب ہر قسم کے خطرے سے باہر ہو چکے ہیں۔ ویسے بھی پہلے انہیں کسی ہسپتال میں لے جایا گیا تھا"........ ڈاکٹر پرتاپ سنگھ نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کسی ہسپتال میں لے جایا جا سکتا تو اتنی پریشانی کس بات کی تھی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ڈاکٹر صاحب۔ عمران صاحب نے سپیشل پوائنٹ پر موجود میڈیکل باکس کی مدد سے ان زخمیوں کا خود علاج کیا تھا"۔ دھیرج سنگھ نے کہا۔

"عمران صاحب نے"........ ڈاکٹر پرتاپ سنگھ چونک کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھنے لگے۔

"میرا نام علی عمران ہے"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر پرتاپ سنگھ بے اختیار کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"آپ۔ آپ۔ سر رحمن کے صاحبزادے تو نہیں ہیں۔ وہ پاکیشیا کے سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل"........ ڈاکٹر پرتاب سنگھ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سر رحمان نہیں بلکہ سر عبدالرحمن۔ جی ہاں۔ مجھے ان کا اکلوتا مگر ناخلف بیٹا ہونے کا شرف حاصل ہے"........ عمران نے اس بار خاصے شگفتہ لہجے میں کہا۔ اپنے ساتھیوں کی حالت کا خطرہ سے باہر ہونے کا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

سن کر اس کے چہرے پر اطمینان اور لہجے میں آہستہ آہستہ وہ پہلی سی شگفتگی آتی چلی جا رہی تھی۔

"اوہ۔ پھر تو تم میرے بھتیجے ہوئے۔ اوہ۔ اوہ۔ تو تم ہو وہ علی عمران جس کے کارنامے سن سن کر میرے کان پک چکے ہیں۔ اوہ۔ اوہ"۔ ڈاکٹر پرتاپ سنگھ نے اس قدر پر خلوص اور محبت بھرے لہجے میں کہا اور اس قدر اشتیاق آمیز انداز میں عمران کی طرف لپکے کہ عمران بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور دوسرے لمحے ڈاکٹر پرتاپ سنگھ نے اسے انتہائی محبت اور خلوص کے ساتھ اپنے سینے سے لگا کر بھینچ لیا۔

"مم۔ مم۔ مگر ڈیڈی تو اپنے باپ کے اکلوتے بیٹے تھے۔ مم۔ مم۔ میرا مطلب ہے کہ ہم نے تو ایسا ہی سنا ہے"...... عمران نے جان بوجھ کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور ڈاکٹر پرتاپ سنگھ بے اختیار قہقہہ مارتے ہوئے اس سے علیحدہ ہو گئے۔

"شیطان۔ تمہارے دادا سر جہانداد خان اور میرے والد سر رستم سنگھ گہرے دوست بھی تھے اور ہماری آبائی زمینداریاں بھی اکٹھی ہی تھیں۔ تمہارے والد سر عبدالرحمن اور میں نہ صرف یہاں اکٹھے پڑھتے رہے ہیں بلکہ بیرون ملک بھی ہم کلاس فیلو بلکہ ہوسٹل میں روم فیلو بھی رہے ہیں۔ تمہاری پیدائش پر انہوں نے بہت بڑا جشن منایا تھا۔ جس میں ہم سب خصوصی طور پر شریک ہوئے تھے۔ اس کے بعد حالات ہی کچھ ایسے ہو گئے کہ دوبارہ ملاقات نہ ہو سکی۔ لیکن کبھی کبھار فون پر بات چیت ہوتی رہتی ہے۔ ویسے میرا زیادہ وقت گریٹ لینڈ

میں ہی گزرا ہے۔ مجھے یہاں آئے ہوئے صرف دو سال ہوئے ہیں اور گریٹ لینڈ میں جس سرکاری ہسپتال سے متعلق میں رہا ہوں وہاں گریٹ لینڈ کی خفیہ ایجنسیوں سے متعلق افراد کا ہی علاج ہوتا تھا اور وہاں ہی میں نے پہلی بار تمہارا نام سنا تھا اور پھر یہ نام اس کثرت سے سننے میں آیا کہ مجھے اشتیاق ہوا اور جب میں نے معلومات حاصل کیں تو مجھے پتہ چلا کہ تم سر رحمان اور سوری سر عبدالرحمن کے صاحبزادے ہو تو یقیناً مجھے ایسے مسرت ہوئی جیسے تم میرے ہی بیٹے ہو۔ لیکن چونکہ میں ایسے ہسپتال سے متعلق تھا کہ میں کسی سرکاری آدمی سے رابطہ بھی نہ رکھ سکتا تھا۔ اس لئے میں خاموش رہا۔ لیکن پھر بھی تمہارے متعلق میں معلومات حاصل کرتا رہا۔ لیکن تم سے ملاقات پہلی بار ہو رہی ہے۔ جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے تم نے سرجری کی تعلیم تو حاصل نہیں کی تھی۔ تم تو سائنس کے ڈاکٹر ہو۔ پھر تم نے اپنے ان تینوں زخمی ساتھیوں کے اس قدر پیچیدہ آپریشن وہاں اڈے پر کیسے کر لئے"...... ڈاکٹر پرتاپ سنگھ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"آپ گریٹ لینڈ میں رہے ہیں اس لئے آپ کو اندازہ نہیں ہے کہ ہمارے جیسے ترقی پذیر ملکوں میں ڈاکٹر کا لقب رکھنے والے کو کیا کیا کرنا پڑتا ہے۔ یہاں تو ادب کے ڈاکٹر کو گھر میں پالتو جانوروں کا بھی علاج کرنا پڑتا ہے ورنہ کوئی اسے ڈاکٹر ہی نہیں مانتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر پرتاپ سنگھ [illegible] قہقہہ [illegible] کر ہنس

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

پڑے۔

"تم نے حیرت انگیز انداز میں ان کا ابتدائی علاج کیا ہے۔ ایسا علاج کہ جو شاید کسی بڑے ہسپتال میں بھی آسانی سے نہ کیا جا سکتا۔ مجھے تو اب تک یقین نہیں آ رہا کہ ایسا ممکن بھی ہے اگر ان حالات میں مجھے اس قدر پیچیدہ آپریشن کرنے پڑتے تو یقیناً میں انکار کر دیتا اور اسی وجہ سے یہ لوگ بچ گئے ہیں البتہ کافی اندر چند گولیاں رہ گئی تھیں جنہیں میجر آپریشن کے بغیر نکالا بھی نہ جا سکتا تھا اس لئے خون میں زہر پھیل گیا تھا لیکن اگر باقی گولیاں نہ نکالی جاتیں اور ان کی اس ماہرانہ انداز میں ڈریسنگ نہ کی جاتی تو اب تک یہ تینوں یقیناً ختم ہو جاتے۔ اس کے ساتھ ساتھ مجھے تمہارے ان ساتھیوں کی قوت برداشت پر بھی حیرت ہو رہی ہے۔ مجھے تو یوں لگتا ہے جیسے یہ اس زمین کے انسان نہ ہوں بلکہ کسی سیارے کی مخلوق ہوں۔ اس قدر حیرت انگیز قوت مدافعت کا تو تصور بھی عام انسانوں میں نہیں کیا جا سکتا"...... ڈاکٹر پرتاپ سنگھ نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"اس میں انسانی قوت مدافعت کا کوئی کمال نہیں۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اس قدر شدید زخمی ہونے کے باوجود یہ لوگ یہاں تک پہنچ گئے ہیں اور آپ جیسے قابل ڈاکٹر انہیں میسر آ گئے ہیں"۔ عمران نے کہا اور ڈاکٹر پرتاپ سنگھ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔ میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ڈاکٹر پرتاپ سنگھ نے ہاتھ بڑھا کر

رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ڈاکٹر پرتاپ سنگھ نے قدرے محتاط لہجے میں کہا۔

"سردار موہن سنگھ بول رہا ہوں ڈاکٹر صاحب۔ عمران اور اس کے ساتھی پہنچ گئے ہیں"...... دوسری طرف سے سردار موہن سنگھ کی آواز سنائی دی۔

"جی ہاں جناب اور ان کے زخمیوں کی حالت اب خطرے سے مکمل طور پر باہر ہو چکی ہے"۔ ڈاکٹر پرتاپ سنگھ نے جواب دیا۔

"عمران صاحب سے میری بات کرائیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈاکٹر پرتاپ نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"یس"...... عمران نے اپنا نام بتانے کی بجائے صرف یس کہنے پر ہی اکتفا کیا تھا۔

"عمران صاحب۔ ڈاکٹر پرتاپ سنگھ نے بتایا ہے کہ آپ کے ساتھیوں کی حالت اب مکمل طور پر خطرے سے باہر ہو چکی ہے۔ میری طرف سے مبارک باد قبول فرمائیں"...... سردار موہن سنگھ نے انتہائی پرخلوص لہجے میں کہا۔

"شکریہ سردار موہن سنگھ۔ تمہاری مدد کی وجہ سے ہی یہ سب کچھ ہوا ہے۔ میں اس کے لئے بے حد مشکور ہوں۔ ہمارا مشن بھی مکمل ہو گیا ہے اور ہمارے ساتھی بھی اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے بچ گئے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں عمران صاحب۔ یہ تو ہمارا فرض تھا۔ ویسے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ایک بات اور آپ کو بتانا تھی کہ پاور ایجنسی نے دوبارہ اس عمارت پر قبضہ کر لیا ہے جس سے اس اڈے کو راستہ جاتا ہے۔ مگر اس بار ان کی تعداد پہلے کی نسبت کم ہے لیکن وہ دوبارہ آ گئے ہیں اور مجھے یہ معلومات بھی ملی ہیں کہ بھوا جلا پہاڑیوں پر کافرستان کی کئی ایجنسیاں مل کر کام کر رہی ہیں۔ جب آپ کا مشن مکمل ہو گیا ہے تو پھر ان کی اس نقل و حرکت کا کیا مقصد ہو سکتا ہے"...... سردار موہن سنگھ نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ لوگ دوبارہ آ گئے ہیں۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ صورت حال وہ نہیں ہے جو ہم سمجھ رہے ہیں"...... عمران کے لہجے میں پریشانی کا عنصر نمایاں تھا۔

"اگر آپ کہیں تو میں اس سلسلے میں مزید معلومات حاصل کرنے کی کوشش کروں۔ کیونکہ پاور ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر میں میرا ایک مخبر موجود ہے اور وہ مادام ریکھا کی ساتھی مس کاشی کے کافی قریب ہے"۔ سردار موہن سنگھ نے کہا۔

"بالکل اب تو اس سلسلے میں اصل معلومات حاصل کرنا ہی پڑیں گی"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے۔ میں ابھی انتظامات کرتا ہوں۔ میں آپ کو ابھی فون کروں گا"...... دوسری طرف سے سردار موہن سنگھ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا گیا۔

"کیا بات ہے بیٹے۔ تم پریشان ہو گئے ہو۔ خیریت تو ہے"۔ ڈاکٹر

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

پرتاپ سنگھ نے کہا۔

"ہاں۔ ہمارے مشن کے سلسلے میں اطلاع ملی تھی۔ کیا یہاں کوئی ایسا کمرہ ہے جہاں ہم کچھ دیر آرام کر سکیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ آؤ میرے ساتھ"...... ڈاکٹر پرتاپ سنگھ نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور عمران اور اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے جسے سٹنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔

"آپ یہاں بیٹھ کر اطمینان سے بات چیت کریں۔ میں آپ کے لئے چائے بھجواتا ہوں"...... ڈاکٹر پرتاپ سنگھ نے واپس جاتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا ہوا عمران صاحب۔ سردار موہن سنگھ نے کیا اطلاع دی ہے جو آپ اس قدر پریشان ہو گئے ہیں"...... ڈاکٹر پرتاپ سنگھ کے واپس جاتے ہی صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر قدرے بے چین سے لہجے میں کہا اور عمران نے سردار موہن سنگھ سے ہونے والی گفتگو دوہرا دی۔

"اوہ۔ اس سے تو بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ ٹائیگر وغیرہ سٹور تباہ نہیں کر سکے۔ ورنہ تو وہاں سے یہ سب لوگ واپس چلے جاتے"۔ صفدر نے کہا۔

"ٹائیگر نے صرف اشاروں کی بنیاد پر سٹور کو تلاش کر کے تباہ کیا ہے۔ ہو سکتا ہے یہ اشارے غلط ہوں یا صرف ڈاج دینے کے لئے بنائے گئے ہوں"...... تنویر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ .... تمہاری بات درست بھی ہو سکتی ہے۔ واقعی ڈاج دینے کے لئے نقلی سٹور بھی بنایا جا سکتا ہے اور اب مجھے خیال آ رہا ہے کہ خاص طور پر یہ اشارے وہاں کیوں بنائے گئے اس نشان کی کیا ضرورت تھی" .... عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ایک بات اور بھی سوچنے کی ہے کہ وادی ترنام تو بے حد وسیع و عریض ہے۔ وہاں کسی سٹور کو آخر تلاش بھی کیسے کیا جا سکتا ہے"۔ اس بار کیپٹن شکیل نے کہا اور عمران کے ہونٹ بھنچ گئے۔

"تمہاری بات درست ہے کیپٹن شکیل۔ ہم نے اس اہم پوائنٹ پر تو غور ہی نہیں کیا۔ ہم نے کسی ظاہری چیز کو تو تباہ نہیں کرنا تھا۔ فرض کیا کہ ٹائیگر اور اس کے ساتھی وہاں تک نہ پہنچ سکتے اور ہم وہاں پہلے پہنچ جاتے تو ہم اس سٹور کو کیسے تلاش کرتے" .... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سوالیہ نظروں سے عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

"واقعی .... یہ اہم ترین پہلو ہے اور ہماری نظروں سے اوجھل رہا ہے۔ ویسے میرا خیال تھا کہ وہاں سٹور میں حفاظتی مشینری نصب کی جا رہی ہو گی اس لئے اس کی نشاندہی آسانی سے ہو سکے گی لیکن وہاں تو صرف حفاظتی انتظامات کے سوا اور کچھ بھی نظر نہیں آیا" .... عمران نے کہا۔

"اب فرض کیا یہ اطلاع مل جاتی ہے کہ سٹور تباہ نہیں ہوا تو پھر"۔ صفدر نے کہا۔

"تو پھر سٹور تباہ کرنا پڑے گا اور کیا" .... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"لیکن کیسے۔ ہم اسے کیسے تلاش کریں گے" .... صفدر نے جرح کے انداز میں کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"کوئی کام تم بھی کر لیا کرو" .... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر اور دوسرے ساتھی بھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"ہمارے لیڈر تم ہو۔ اس لئے یہ کام تم نے کرنا ہے" .... تنویر نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"چلو میں اپنی طرف سے تمہیں لیڈر بنا دیتا ہوں۔ اب بتاؤ کیسے تلاش کرو گے" .... عمران نے کہا۔

"تلاش کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ میں اس پورے پہاڑی سلسلے پر بموں کی بارش کر دوں گا۔ جہاں بھی ہو گا سٹور خود ہی تباہ ہو جائے گا" .... تنویر نے اپنی فطرت کے عین مطابق فوراً ہی جواب دیا اور عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی اس کی اس بے ساختہ بات کو سن کر بے اختیار ہنس پڑے۔ ان سب کے ہنسنے پر تنویر خود بھی ہنس پڑا۔

"ویسے عمران صاحب۔ آپ کے ذہن میں ضرور کوئی نہ کوئی آئیڈیا ہو گا" .... صفدر نے کہا۔

"ایک آئیڈیا ہے تو سہی۔ لیکن پہلے پتہ تو چلے کہ کیا واقعی ٹائیگر اور اس کی ٹیم نے غلط ٹارگٹ ہٹ کیا ہے یا نہیں" .... عمران نے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"ان سب اجنبیوں کی دوبارہ وہاں موجودگی تو یہی ظاہر کر رہی ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"جس طرح تم عقلمند آدمی ہو۔ اس طرح کافرستان میں بھی لازماً اللہ تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی تم جیسا عقلمند پیدا کیا ہوگا تاکہ توازن قائم رہے۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ انہوں نے کسی طرح ہماری لاشوں کا میک اپ صاف کر لیا ہو۔ اس لئے اب انہوں نے یہ ڈرامہ کھیلنے کی کوشش کی ہو کہ اس طرح ہم یہ سمجھ کر کہ اصل سٹور تباہ نہیں ہوا۔ اسے دوبارہ تباہ کرنے وہاں آئیں تاکہ وہ توازن بگاڑ سکیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"توازن بگاڑ سکیں...... کیا مطلب"...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"مطلب ہے کہ پاکیشیائی عقلمند کو خدانخواستہ ہلاک کیا جا سکے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا وہ اب عمران کا مطلب سمجھ گیا تھا۔

"عمران صاحب کا یہ پوائنٹ واقعی قابل غور ہے۔ یہ ہماری واپسی کے لئے ٹریپ بھی ہو سکتا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اصل میں یہ بلائنڈ مشن ہے۔ صرف ایک اطلاع کی بنیاد پر ہم مشن کے لئے چل پڑے ہیں"...... چوہان نے کہا۔

اور پھر کافی دیر تک ان کے درمیان اسی طرح کی باتیں ہوتی رہیں باتوں کے درمیان انہوں نے ڈاکٹر پرتاپ سنگھ کی بھیجی ہوئی چائے پی

تھی۔ اسی لمحے ایک ملازم اندر داخل ہوا اس کے ہاتھ میں کارڈلیس فون پیس تھا۔

"آپ کی کال ہے جناب"...... ملازم نے کہا اور عمران نے اس کے ہاتھ سے فون پیس لے کر اسے واپس جانے کا اشارہ کر دیا اور جب وہ ملازم باہر چلا گیا تو عمران نے فون پیس کا بٹن دبا کر اسے آن کر دیا۔

"یس...... عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں

"موہن سنگھ بول رہا ہوں عمران صاحب۔ میں نے معلومات حاصل کر لی ہیں۔ خاصی تفصیلی معلومات ہیں۔ ان کے مطابق آپ کے میک اپ اور آپ کے ساتھیوں کے میک اپ میں میرے آدمیوں کی لاشیں کافرستان لے جائی گئیں وہاں فوری طور پر پرائم منسٹر ہاؤس میں اعلیٰ سطحی میٹنگ ہوئی جس میں صدر نے بھی شرکت کی۔ مقصد اس کا یہ تھا کہ عالمی اور مقامی پریس رپورٹروں کے سامنے یہ لاشیں پیش کر کے پاکیشیا کے خلاف مشکبار میں سرکاری مداخلت کا ثبوت مہیا کیا جائے گا۔ مگر مسٹر شاگل اپنی بات پر اڑا رہا کہ یہ آپ کی لاش نہیں ہے۔ اس پر صدر صاحب نے فون پر کرنل فریدی صاحب سے رابطہ کیا اور انہیں یہ بتایا گیا کہ آپ کے کسی ساتھی کی لاش ہے لیکن شاگل کا اصرار ہے کہ یہ میک اپ میں ہے مگر ان کا میک اپ صاف نہیں ہو رہا ہے۔ اس پر کرنل فریدی نے مخصوص اور مستقل میک اپ صاف کرنے کے تین فارمولے بتائے۔ ایک تیز پانی۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ایک انتہائی گرم پانی اور تیسرا نمک ملے پانی کی بھاپ اور پھر جب یہ بھاپ استعمال کی گئی تو میک اپ صاف ہو گیا۔ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل داس نے اس میٹنگ کے دوران ہی اطلاع دی کہ چار افراد کی ٹیم نے وادی ترنام میں سٹور نمبر نو پر حملہ کیا لیکن انہیں وہیں ہٹ کر دیا گیا مگر نامعلوم افراد نے ان کی لاشیں غائب کر دیں اور ان میں سے دو افراد کو پہچان لیا گیا کہ وہ آپ کے ساتھی جوزف اور جوانا ہیں۔ بہرحال اصل بات یہ بتائی گئی کہ کرنل داس کی پلاننگ کے مطابق وہاں ایک جعلی سٹور بنایا گیا تھا جسے نمبر نو سٹور کہا گیا اور اس پر ٹریپ کرنے کے لئے باقاعدہ نشانات لگائے گئے تھے اور پھر اس میٹنگ میں یہ فیصلہ ہوا کہ چونکہ کافرستان کا مشن مکمل ہونے میں صرف چند روز باقی رہ گئے ہیں اس لئے بھواجا پہاڑیوں پر کافرستان کی تمام ایجنسیاں اس پر مشن کی انتہائی کڑی نگرانی کریں گی اور وادی کے چاروں طرف پہاڑیوں کو ایجنسیوں کے درمیان تقسیم کر دیا گیا ہے البتہ یہ بتایا گیا ہے کہ سٹور شمالی پہاڑی میں ہے اور چونکہ پہلے حملہ آور بھی وہیں سے غائب ہوئے ہیں اس لئے کافرستان سیکرٹ سروس کو اس پہاڑی کا چارج دیا گیا ہے اور ساتھ ہی وہ خفیہ راستہ ڈھونڈے گی جس سے زخمی افراد غائب ہو گئے ہیں"...... سردار موہن سنگھ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس قدر تفصیل سے یہ اہم رپورٹ کیسے مل گئی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"میں نے پہلے آپ کو بتایا تھا کہ پاور ایجنسی کی چیف مادام ریکھا کی اسسٹنٹ مس کاشی کے قریب میرا ایک آدمی ہے۔ اس آدمی کو جب میں نے اس رپورٹ کے حصول پر لگایا تو اس نے کاشی سے یہ رپورٹ حاصل کی ہے۔ کاشی کو یہ ساری تفصیل مادام ریکھا نے خود بتائی ہے جو اس میٹنگ میں شامل تھی"...... سردار موہن سنگھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جس پہاڑی پر وہ تمہارا پوائنٹ تھری موجود تھا جہاں سے ہم زخمیوں کو ہیلی کاپٹر لے کر باہر نکلے تھے۔ کیا وہاں تک دوبارہ ہیلی کاپٹر آسانی سے جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ آپ کے ساتھی خوش قسمت تھے کہ چند لمحے پہلے نکل آئے تھے۔ آپ کے ہیلی کاپٹر کے آنے کے تھوڑی دیر بعد پاور ایجنسی کے آدمیوں نے یہ سارا علاقہ سنبھال لیا ہے اب وہاں یہ لوگ پھیلے ہوئے ہیں بلکہ اس خفیہ راستے تک پہنچانے والی عمارت پر بھی مادام ریکھا نے دوبارہ قبضہ کر لیا ہے کیونکہ بظاہر یہ ایک عام سا فرمہ ہے اور مادام ریکھا کے مطابق یہ بہترین محل وقوع پر ہے۔ اس لئے دوسری بار بھی اس نے اس عمارت میں ہی ہیڈ کوارٹر بنایا ہے"...... سردار موہن سنگھ نے جواب دیا۔

"لیکن ابھی رپورٹ میں تم نے بتایا ہے کہ اس سمت کو سیکرٹ سروس کی تحویل میں دیا گیا ہے۔ پھر پاور ایجنسی وہاں کیسے پہنچ گئی"۔ عمران نے کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"یہ تو مجھے نہیں معلوم۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ سیکرٹ سروس صرف وادی ترنام تک ہی محدود ہو۔ اور باقی پہاڑیاں پاور ایجنسی کی نگرانی میں ہوں"............ سردار موہن سنگھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کے۔ اس اطلاع کا بے حد شکریہ"......... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب کیا اب آپ دوبارہ وادی ترنام جائیں گے"۔ سردار موہن سنگھ نے کہا۔

"ظاہر ہے۔ ہم اپنا مشن ادھورا کیسے چھوڑ سکتے ہیں۔ یہ تو اچھا ہوا کہ اصل حالات کا علم ہو گیا۔ ورنہ حقیقتاً اس بار ہم ڈاج کھا گئے تھے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے پہلے ہی یقین تھا عمران صاحب۔ لیکن آپ وہاں کس طرح جائیں گے۔ یہ میں اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ اگر آپ اپنا تجویز کردہ لائحہ عمل بتا دیں تو ہو سکتا ہے کہ میں اس سلسلے میں آپ کی کوئی مدد کر سکوں"......... سردار موہن سنگھ نے کہا۔

"فی الحال تو میرے ذہن میں کوئی واضح لائحہ عمل نہیں ہے پہلے تو ہمیں اس اسپتال سے واپس بھواجا پہاڑیوں تک پہنچنا ہے پھر وہاں سے آگے جیسے ہی حالات ہوں گے ویسے ہی لائحہ عمل طے کر لیا جائے گا"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو اس سلسلے میں آپ کی میں اتنی مدد تو ضرور کر دوں گا کہ آپ کو بھواجا پہاڑیوں تک پہنچا دوں۔ میں دھیرج سنگھ سے کہہ دیتا ہوں۔ وہ

آپ کے لئے بندوبست کر دے گا۔ وہ ان معاملات میں بے حد ہوشیار ہے"۔ دوسری طرف سے سردار موہن سنگھ نے کہا اور عمران نے اس کا شکریہ ادا کر کے فون آف کر دیا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

کرنل موہن لکڑی کے بنے ہوئے ایک ہٹ میں کرسی پر بیٹھا بڑے اضطراب بھرے انداز میں پہلو بدل رہا تھا۔ وہ بار بار ہونٹ کو دانتوں سے چباتا۔ بار بار مٹھیاں بند کرتا اور کھولتا۔ اس کے سامنے میز پر ایک ٹرانسمیٹر رکھا ہوا تھا۔ ہٹ کا دروازہ بند تھا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور کرنل موہن چونک کر دروازے کی طرف مڑا۔ دروازے میں سے ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی اندر داخل ہوئی جس کے جسم پر چست فوجی یونیفارم تھی۔ اس نے سر پر پی کیپ پہن رکھی تھی۔ اس نے اندر آکر باقاعدہ کرنل موہن کو فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

"تمہاری اسی ادا پر تو میں مرتا ہوں کیپٹن مانیکا۔ آؤ بیٹھو"...... کرنل موہن نے مسکراتے ہوئے سیلوٹ کا جواب دیتے ہوئے کہا اور آنے والی نوجوان لڑکی بڑی ادا سے مسکراتی ہوئی سامنے رکھی کرسی پر

بیٹھ گئی۔

"بس تم زبان سے ہی یہ سب کچھ کہتے رہتے ہو۔ کبھی تم نے مجھے پروپوز کرنے کی تو ہمت نہیں کی"...... مانیکا نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اس مشن کے بعد وعدہ رہا کہ صرف پروپوز ہی نہیں کروں گا بلکہ فوراً شادی بھی کر لوں گا"...... کرنل موہن نے کہا تو مانیکا کے چہرے پر بے اختیار مسرت کے گلاب سے کھل اٹھے۔

"چلو یہ وعدہ بھی دیکھ لوں گی"...... مانیکا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے اس مشن کے بارے میں تو پوچھا ہی نہیں جس کے لئے میں نے تمہیں سپیشل طور پر کافرستان سے بلایا ہے"...... کرنل موہن نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے یہاں کسی خاص اسلحے کا سٹور بنایا جا رہا ہے اور پاکیشیائی سیکرٹ سروس سے اسے خطرہ لاحق ہے۔ اس لئے حفاظت کی غرض سے یہاں زبردست انتظامات کئے گئے ہیں۔ مجھے تمہارے اسسٹنٹ شیام نے یہ سب بتا دیا ہے"...... مانیکا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اس نے تمہیں تفصیل نہیں بتائی۔ اس مشن کے دوران میری سخت بے عزتی ہوئی ہے اور میں اس بے عزتی کو دوبارہ عزت میں بدلنا چاہتا ہوں"...... کرنل موہن نے تلخ لہجے میں کہا۔

"تمہاری بے عزتی۔ کس نے کی ہے۔ کیسے۔ کیوں"...... مانیکا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے تم تفصیل سن لو۔ پھر باتیں ہوں گی"...... کرنل موہن نے کہا اور پھر اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہوٹل سے اغوا سے لے کر صدر اور وزیراعظم سمیت اعلیٰ سطحی میٹنگ تک کی ساری کارروائی تفصیل سے دوہرا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ انتہائی حیرت انگیز۔ ویسے ڈیئر۔ تم سے سخت غلطی ہوئی تھی۔ تم اس عمران کو اچھی طرح نہیں جانتے جبکہ سابقہ ملٹری انٹیلی جنس چیف کی اسسٹنٹ ہونے کی وجہ سے مجھے اس بارے میں معلومات حاصل ہیں۔ وہ دنیا کا سب سے بڑا عیار اور سب سے بڑا چالاک آدمی ہے۔ حالانکہ میرے خیال میں شاگل اتنا عقلمند نہیں ہے جتنی عقلمندی کا اس نے اس معاملے میں ثبوت دیا ہے لیکن پھر بھی وہ عمران کو سب سے زیادہ جانتا ہے اور میں نے سنا ہے کہ عمران نے کئی بار اسے خود موت کے منہ سے بچایا ہے شاید اس لئے کہ شاگل بنیادی طور پر احمق آدمی ہے اور کسی احمق آدمی کا سیکرٹ سروس کا سربراہ بنے رہنا عمران کے لئے زیادہ فائدہ مند ہے"...... مانیکا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں اسی لئے یہاں بلوایا ہے اور تمہیں ساری تفصیل اس لئے بتائی ہے کہ مجھے شیام نے بتایا تھا کہ تم عمران کے بارے میں کافی جانتی ہو۔ اب میری بات غور سے سنو۔ میں چاہتا ہوں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ بہرحال میرے ہاتھوں ہی ہو۔ تم بے حد

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ذہین ہو۔ مجھے اس بارے میں کوئی ترکیب بتاؤ"...... کرنل موہن نے کہا تو مانیکا نے ہونٹ بھینچ لئے۔ چند لمحے وہ خاموش بیٹھی رہی۔ اس کی خوبصورت پیشانی پر شکنیں سی پھیل گئی تھیں اور آنکھیں بھی سوچنے کے انداز میں سکڑ گئی تھیں۔

"ایک ترکیب ہے"...... تھوڑی دیر بعد مانیکا نے کہا تو کرنل موہن بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"کون سی ترکیب"...... کرنل موہن نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کو ٹریپ کرنے کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی کرنا ہو گی"...... مانیکا نے کہا۔

"وہی ترکیب تو پوچھ رہا ہوں"...... کرنل موہن نے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

"اصل بات یہ ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس سپیشل سٹور کا اصل محل وقوع معلوم نہیں ہے۔ جیسا کہ تم نے تفصیل میں بتایا ہے کہ اس کے ساتھیوں نے انتہائی جرأت۔ بہادری اور بے خوفی سے گولیوں کی بارش میں وہ نقلی سٹور تباہ کر دیا تھا۔ اگر انہیں اصل سٹور کا علم ہوتا تو وہ کبھی نقلی سٹور کی طرف توجہ نہ کرتے اور اگر اب اس عمران کو علم ہو گیا کہ اس نے غلط سٹور تباہ کرایا ہے تو پھر وہ لازماً اصل سٹور کا محل وقوع تلاش کرائے گا اور اگر عمران کو ایک بار پھر کسی نقلی سٹور کی طرف متوجہ کر دیا جائے تو وہ لازماً اس پر حملہ کرے

گا اور وہاں اس کے خلاف ٹریپ بنایا جا سکتا ہے"...... مانیکا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن اصل بات تو یہی ہے کہ اس سے رابطے کیسے ہو"...... کرنل موہن نے کہا۔

"عمران کے ساتھی جنہیں وہ اٹھا کر پراسرار طور پر غائب ہو گیا ہے شدید زخمی تھے اس لئے وہ انہیں لے کر زیادہ دور تو نہ جا سکا ہو گا۔ اس لئے اگر جنرل فریکونسی پر کسی لانگ رینج ٹرانسمیٹر پر بات کی جائے تو لازماً یہ کال عمران تک پہنچ جائے گی لیکن عمران بے حد ذہین اور عیار آدمی ہے۔ اس لئے یہ کال اس طرح ہونی چاہئے کہ اسے کسی طرح بھی شک نہ پڑ سکے۔ پھر وہ لازماً ٹریپ میں آ جائے گا"...... مانیکا نے کہا تو کرنل موہن کا چہرہ خوشی سے دمک اٹھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ اوہ۔ مانیکا۔ تم واقعی انتہائی ذہین ہو۔ ویری گڈ۔ یہ ترکیب واقعی شاندار ہے۔ اب تم خود ہی باقی کام بھی کر دو۔ کوئی ایسی فول پروف منصوبہ بندی کرو کہ وہ پھنس جائے۔ اس کا شکار ہونا مجھے کافرستان کا سب سے اہم ترین آدمی بنا دے گا"...... کرنل موہن نے کہا۔

"بڑا آسان سا کام ہے۔ کسی جگہ اپنے آدمیوں کو چھپا دو اور پھر اس جگہ سٹور کے ہونے کی بات کر دو۔ عمران سیدھا وہیں آئے گا"۔ مانیکا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو ٹھیک ہے۔ میں مشرقی پہاڑی کے پیچھے ایک چھوٹی سی وادی میں اس کا شکار کھیلوں گا"...... کرنل موہن نے کہا تو مانیکا بے

اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"کیا ہوا۔ تم اس طرح کیوں ہنس رہی ہو"...... کرنل موہن نے چونک کر کہا۔

"تم نے عمران کو واقعی احمق سمجھ لیا ہے۔ ایسی بات نہیں کرنل موہن۔ میں کتنی بار تمہیں سمجھاؤں کہ وہ انتہائی ذہین آدمی ہے اور بہترین انداز میں تجزیہ کرتا ہے۔ تم نے ذرا بھی حماقت کی تو نتیجہ الٹ جائے گا۔ بجائے اس کے کہ تم اس کا شکار کرو۔ وہ تمہارا شکار کر لے گا"...... مانیکا نے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"...... کرنل موہن نے قدرے ترش لہجے میں کہا۔

"دیکھو۔ تم نے جو تفصیل بتائی ہے اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ عمران کو اس بات کا علم ہے کہ یہ سٹور وادی ترنام میں ہے۔ اب اگر اسے کال کے دوران یہ بتایا جائے کہ سٹور وادی ترنام کی بجائے کسی اور وادی میں ہے تو وہ یقیناً چونک پڑے گا اور فوراً تجزیہ کرے گا کہ اسے ٹریپ کیا جا رہا ہے"...... مانیکا نے کہا۔

"اوہ گڈ۔ واقعی تمہاری بات درست ہے۔ لیکن پھر اسے کس طرح ٹریپ کیا جا سکتا ہے۔ سٹور تو واقعی وادی ترنام میں ہے"...... کرنل موہن نے کہا۔

"اسے ٹریپ صرف ایک ذریعے سے کیا جا سکتا ہے کہ اسے کوئی ایسا راستہ بتا دیا جائے جس سے وہ محفوظ طریقے سے وادی ترنام تک

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

پہنچ سکے"........ مانیکا نے جواب دیا تو کرنل موہن بے اختیار کرسی سے اچھل پڑا۔

"وری گڈ۔ مانیکا وری گڈ۔ تمہاری ذہانت کا واقعی جواب نہیں ہے۔ ہماری تحویل میں بسرام پہاڑی ہے اور اس کے اندر ایک کریک ایسا ہے جو سیدھا وادی ترنام میں جا کر نکلتا ہے۔ اگر اس کریک کے بارے میں معلومات عمران تک پہنچ جائیں تو وہ یقیناً اسے وادی ترنام تک پہنچنے کے لئے استعمال کرے گا اور ہم اسے آسانی سے ٹریپ کر لیں گے"........ کرنل موہن نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس قدر شناسی کا بے حد شکریہ ڈیئر۔ لیکن اب اصل مسئلہ یہ ہے کہ عمران کو کس طرح اس کریک کے بارے میں بتایا جائے کہ اسے پتہ بھی چل جائے اور وہ اسے محفوظ بھی سمجھے"........ مانیکا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم ہی کوئی حل بتاؤ"........ کرنل موہن نے کہا۔

"اس کا حل یہ ہے کہ دو سمگلروں کے درمیان جنرل فریکونسی پر بات چیت ہو اور اس بات چیت کے دوران اس کریک کا نہ صرف ذکر ہو بلکہ اس کا محل وقوع بھی تفصیل سے بتا دیا جائے۔ اس طرح اسے شک نہ ہو سکے گا"........ مانیکا نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ٹھیک ہے۔ تو پھر ایک طرف سے میں بات کرتا ہوں اور دوسری طرف سے تم۔ ڈائیلاگ لکھ کر طے کر لیتے ہیں"۔ کرنل موہن نے کہا۔

"تمہاری آواز ہو سکتا ہے عمران نے کسی موقع پر سن رکھی ہو۔ اس لئے تم بات نہ کرو۔ البتہ میرا اس سے کبھی نہ تعارف ہوا ہے اور نہ کبھی آمنا سامنا۔ میں سمگلنگ ریکٹ کی چیف کی حیثیت سے کسی دوسرے سے بات کر لیتی ہوں۔ تم ایسا کرو اپنے کسی اسسٹنٹ کو بلاؤ جو سمجھدار ہو اور مکمل کارروائی کر سکے۔ مطلب ہے کہ نیچرل لہجے میں بات کر سکے۔ میں اسے سب کچھ سمجھا دیتی ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ ہم عمران کو ٹریپ کر کے مار لینے میں کامیاب ہو جائیں گے"........ مانیکا نے کہا تو کرنل موہن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر جیب سے ایک کارڈلیس فون پیس نکال کر اس نے اسے آن کیا اور اس پر موجود دو بٹن پریس کر دیئے۔

"کرنل موہن سپیکنگ۔ نثور سنگھ کو میرے پاس ہٹ میں بھیج دو فوراً"........ رابطہ ہوتے ہی کرنل موہن نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور فون آف کر کے واپس جیب میں رکھ لیا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے آثار نمایاں تھے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بھوا جا پہاڑیوں کے تقریباً آغاز میں ایک قدرتی غار میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ دھیرج سنگھ بھی ان کے ساتھ تھا۔ ان سب کے جسموں پر کافرستانی فوج کی یونیفارم تھی۔ عمران کے کاندھے پر ستار بھی موجود تھے جن کے مطابق اس کا رینک کیپٹن کا تھا جبکہ دھیرج سنگھ سمیت اس کے باقی ساتھی عام فوجی سپاہیوں کی یونیفارمز میں تھے۔ عمران کے پاس مشین پسٹل تھا جبکہ اس کے ساتھیوں کے پاس مشین گنیں تھیں۔ ان یونیفارمز اور ان کے یہاں تک پہنچانے کے تمام انتظامات دھیرج سنگھ نے کئے تھے۔ اس وقت عمران ایک بڑا سا نقشہ کھولے اس پر جھکا ہوا تھا۔ وہ دھیرج سنگھ سے وادی ترنام تک پہنچنے کے مختلف راستوں کے بارے میں ڈسکس کر رہا تھا۔ اس بار عمران نے مشن پر روانہ ہونے سے پہلے ڈاکٹر پرتاپ سنگھ کی مدد سے چند ایسی ادویات حاصل کر لی تھیں جن کو اس نے مخصوص انداز میں

مکس کر کے دس ایسے کیپسول فل کر لئے تھے جنہیں کیپسول گن کی مدد سے دور تک فائر کیا جا سکتا تھا۔ یہ جدید طرز کی کیپسول گن تھی جو ایک مشین پسٹل جتنی ہی تھی اس مخصوص میگزین سمیت اس کی جیب میں موجود تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ عمران نے ایک کال کیچر بھی حاصل کر لیا تھا۔ اس کا نظریہ تھا کہ چونکہ وادی ترنام کے گرد چاروں پہاڑی سلسلے مختلف ایجنسیوں کی تحویل میں ہیں اس لئے وہ لازماً ایک دوسرے سے رابطوں کے لئے ٹرانسمیٹر کالز کا سہارا لیں گے اور اگر ان کے درمیان ہونے والی ٹرانسمیٹر کال کیچ کر لی جائے تو اس سے مشن کے بارے میں نہ صرف انتہائی قیمتی معلومات مل جائیں گی بلکہ مشن کی تکمیل میں بھی آسانیاں پیدا ہو جائیں گی۔ کال کیچر اس نے آن کر کے ساتھ رکھا ہوا تھا لیکن ابھی تک اس نے کوئی کال کیچ نہ کی تھی۔

"عمران صاحب۔ اصل بات تو اس سٹور کی نشاندہی ہی ہے۔ فرض کیا ہم کسی نہ کسی طرح وادی ترنام تک پہنچ بھی جاتے ہیں تو پھر کیا ہو گا"......... صفدر نے کہا۔

"اس کا ایک ہی حل ہے صفدر اور وہ یہ ہے کہ ہم ان چاروں ایجنسیوں میں سے کسی ایک کے سربراہ کو پکڑ لیں۔ اول تو اسے معلوم ہو گا اور فرض کیا معلوم نہ ہوا تو اس سے دوسرے کی مخصوص فریکوئنسی اور سپیشل کوڈ معلوم کر کے دوسرے سے بھی معلوم کیا جا سکتا ہے اگر کال کیچر نے سربراہوں کے درمیان کوئی کال کیچ کر لی۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تب بھی ہمیں فریکوئنسی اور کوڈ کا علم ہو جائے گا۔ پھر تو میں شاگل اور مادام ریکھا دونوں کی آوازوں کی نقل کر کے بھی کرنل موہن یا کرنل واس کسی سے بھی یہ معلوم کر سکتا ہوں اس کے علاوہ اور کوئی صورت نہیں ہے۔ کیونکہ اسے انتہائی ٹاپ سیکرٹ رکھا گیا ہے"۔ عمران نے سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ اچانک کال کیچر میں سے ٹرانسمیٹر کال ہونے کی مخصوص آواز سنائی دی اور یہ آواز سن کر عمران سمیت سب چونک پڑے۔ عمران نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر دو بٹن دبا دیئے۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ مانیکا کالنگ۔ اوور"۔ ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یس میڈم۔ نتور سنگھ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"سپلائی کی کیا پوزیشن ہے۔ تھری ایکس مال کی کھیپ نہیں پہنچی۔ حالانکہ تمہیں ڈیمانڈ بھجوا دی گئی تھی۔ اوور"...... مانیکا نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس میڈم۔ ڈیمانڈ تو پہنچ چکی ہے۔ لیکن فوری سپلائی ممکن نہیں ہے کیونکہ سنور والے سارے علاقے پر کافرستانی فوج کا قبضہ ہے۔ اوور"...... نتور سنگھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فوج کا قبضہ۔ کیا مطلب پہلے تو تم نے رپورٹ دی تھی کہ فوج بسرام پہاڑی سے جا چکی ہے اور صرف وادی ترتام تک محدود ہو گئی ہے اوور"...... مانیکا کے لہجے میں بے حد حیرت تھی۔

"یس میڈم۔ ایک بار واقعی فوج بسرام پہاڑی سے چلی گئی تھی لیکن پھر جلد ہی واپس آ گئی ہے اور اب تو ان کی نگرانی انتہائی سخت ہے پہلے سے بھی زیادہ سخت۔ اوور"۔ نتور سنگھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مگر میں نے تو پارٹی سے رقم بھی لے لی ہے۔ اگر سپلائی انہیں نہ ملی تو نہ صرف پارٹی کی ساکھ خراب ہو جائے گی بلکہ تاوان بھی ادا کرنا پڑے گا۔ کوئی حل سوچو۔ اوور"...... مانیکا نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"میڈم۔ تھری ایکس کی بجائے آپ انہیں کوئی ہلکا اسلحہ دے دیں تعداد بڑھا دیں۔ اوور"...... نتور سنگھ نے جواب دیا۔

"احمق ہو گئے ہو نانسنس۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ سودا تھری ایکس کا ہوا ہے اور وہ ہلکا اسلحہ کیوں لیں گے۔ ارے ہاں سنو۔ وہ سپیشل کریک کیوں استعمال نہیں کرتے۔ اوور"...... مانیکا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سپیشل کریک کون سا میڈم۔ اوور"...... نتور سنگھ کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم تو اس سپاٹ پر گئے ہی نہیں ہو۔ شیام جانتا تھا۔ وہ کافی عرصے سے اس سپاٹ پر کام کر رہا تھا۔ بہرحال میں تمہیں تفصیل بتا دیتی ہوں۔ اچھی طرح سمجھ لو۔ اوور"...... مانیکا نے کہا۔

"جی بتایئے میڈم۔ میں غور سے سن رہا ہوں۔ اوور"...... نتور سنگھ نے کہا اور اس بار مانیکا نے اسے اس سپیشل کریک کے بارے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

میں تفصیل بتانا شروع کر دی جو بسرام پہاڑی کے آغاز سے لے کر اس کے اختتام تک چلا جاتا تھا اور انتہائی محفوظ تھا۔

"اوہ مادام ۔ یہ تو محفوظ ہے ۔ فوج سے واقعی ٹکراؤ نہیں ہو سکتا ۔ لیکن مادام بسرام پہاڑی کی دوسری طرف وادی ترنام ہے ۔ یہ کریک ادھر تو نہیں جا کر نکلتا ۔ ایسا نہ ہو کہ وہاں فوجی پہلے سے ہی اس کی نگرانی کر رہے ہوں اور ہم پکڑے یا مارے جائیں ۔ اوور"...... ٹنور سنگھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جاتا تو اس وادی تک ہی ہے ۔ لیکن ہمارا سٹور تو بہت پہلے آ جاتا ہے اور وہاں سے ہم نے خصوصی طور پر ایک راستہ بنایا ہوا ہے ۔ تم اسے کھول کر سٹور میں پہنچ سکتے ہو اور وہاں سے مال نکال کر واپس اسی کریک کے ذریعے نکل سکتے ہو ۔ یہ راستہ وادی ترنام سے کافی دور ہے اور درمیان میں راستہ اس قدر تنگ ہو جاتا ہے کہ ایک آدمی رینگ کر گزر سکتا ہے ۔ اس لئے اگر فوجیوں نے اسے چیک بھی کیا ہو گا تو چیک کر کے چھوڑ دیا ہو گا یا زیادہ سے زیادہ وادی ترنام کی طرف سے اس کے دھانے کی نگرانی ہو رہی ہو گی ۔ اس لئے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا ۔ اوور" ۔ مانیکا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے مادام ۔ آج رات میں اسلحہ سٹور سے نکال لوں گا اور سپلائی کر دوں گا ۔ آپ بے فکر رہیں ۔ اوور"...... ٹنور سنگھ نے کہا۔

"گو یہ کریک مکمل طور پر محفوظ ہے لیکن پھر بھی محتاط رہنا ۔

اوور"...... مانیکا نے کہا۔

"یس میڈم ۔ اوور"...... ٹنور سنگھ نے جواب دیا۔

"اچھی طرح سمجھ گئے ہو ناں ۔ اوور"...... مانیکا نے کہا۔

"یس میڈم ۔ آپ قطعی بے فکر رہیں ۔ اب سپلائی ڈیمانڈ کے مطابق درست طور پر ہو جائے گی اور کسی کو علم بھی نہ ہو سکے گا ۔ اوور"...... ٹنور سنگھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او ۔ کے ۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی کال آنی بند ہو گئی اور عمران نے بھی کال کیچر آف کر کے ایک طویل سانس لیا ۔ اس کے چہرے پر مسرت کی چمک ابھر آئی تھی ۔

"عمران صاحب ۔ یہ کال کس فریکوئنسی پر کی گئی ہے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"جنرل فریکوئنسی پر ۔ کیوں"...... عمران نے پوچھا۔

"عام طور پر سمگلر ان حالات میں ٹرانسمیٹر کال کرنے کا رسک نہیں لے سکتے ۔ کیونکہ فوج یہاں موجود ہے اور کال کیچ بھی ہو سکتی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ ۔ میں تمہاری بات سمجھ گیا ۔ تمہارا خیال ہے کہ شاید اس طرح ہمیں ٹریپ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں ۔ ہو تو سکتا ہے ۔ کیونکہ جس طرح پوری تفصیل اس کریک کی بتائی گئی ہے اگر یہ کال کیچ ہو جائے تو نہ صرف ان کا سٹور

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بلکہ ان کے آدمی انتہائی آسانی سے پکڑے جا سکتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اگر یہ کال کسی مخصوص فریکوئنسی پر ہوتی تو پھر یہ ٹریپ ہو سکتی تھی۔ یہ کال جنرل فریکوئنسی پر کی جا رہی تھی۔ جنرل فریکوئنسی صرف اس وقت کیچ کی جا سکتی ہے جب کال کیچر کو جنرل فریکوئنسی پر کال کیچ کرنے کے لئے خصوصی طور پر فکسڈ کیا جائے۔ ہمیں چونکہ کسی بھی فریکوئنسی کا علم نہیں تھا اس لئے میں نے جنرل فریکوئنسی ایڈجسٹ کر رکھی تھی جبکہ عام طور پر مخصوص فریکوئنسیز کو چیک کرنے کے لئے کال کیچر کو ایڈجسٹ کیا جاتا ہے۔ اس لئے یہ کال مشکوک نہیں ہو سکتی۔ اس کے باوجود بہرحال احتیاط کرنا ہی پڑے گی لیکن ایک محفوظ راستے کا علم ہو گیا ہے تو اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن بات تو پھر وہیں آ جاتی ہے عمران صاحب۔ اگر ہم اس کریک کی مدد سے وادی ترنام تک پہنچ جاتے ہیں تو پھر"...... صفدر نے کہا۔

"اب یہ سٹور اور اس سٹور والی پہاڑی شاگل کی تحویل میں ہے اور شاگل کی نفسیات میں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ وہ اپنی حماقتوں سے خود ہی سٹور کی نشاندہی کر دے گا۔ ہمارے لئے اصل مسئلہ وہاں تک پہنچنے کا تھا وہ حل ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب تم اس نقشے پر مجھے اس کریک کے بارے میں سمجھاؤ تفصیل تو تم نے بھی سن لی ہے"...... عمران نے دھیرج سنگھ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں۔۔ صرف سن لی ہے بلکہ میں نے اسے دیکھا بھی ہوا ہے۔ البتہ میرے ذہن میں تھا کہ وہاں تک پہنچنے کے لئے ہمیں یہاں سے بہت لمبا چکر کاٹنا پڑے گا"...... دھیرج سنگھ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے ہم اس بسرام پہاڑی کی بالکل مخالف سمت میں ہیں اور بھواجلہ پہاڑیوں کو کراس کر کے وہاں تک نہیں جا سکتے۔ اس لئے چکر تو بہرحال کاٹنا پڑے گا۔ لیکن اس میں کتنا وقت لگ جائیگا۔ یہ تم بتا دو"...... عمران نے کہا۔

"اگر جیپ پر سفر کیا جائے تو ہم اٹھارہ گھنٹوں میں جاشیرا گاؤں پہنچ جائیں گے۔ جاشیرا گاؤں سے تقریباً دو کلو میٹر کے فاصلے پر اس کریک کا آغاز ہوتا ہے"...... دھیرج سنگھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر کوئی بات نہیں۔ اتنا مارجن بہرحال ہمارے پاس موجود ہے اب یہاں نقشے پر مجھے سمجھا دو تاکہ اس کے بعد ہم روانہ ہو جائیں۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دھیرج سنگھ نقشے پر جھک گیا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہٹ کا دروازہ کھلا اور کیپٹن مانیکا انتہائی مسرت بھرے چہرے سمیت اندر داخل ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا بریف کیس موجود تھا۔

"کیا ہوا مانیکا۔ کوئی بات بنی"........ کرنل موہن نے جو ہٹ میں موجود تھا چونک کر پوچھا۔

"مکمل کامیابی موہن ڈیئر۔ ہماری کال شروع سے ہی کیچ کر لی گئی ہے اور اس مشین نے کال کے بعد ہونے والی ان لوگوں کی گفتگو بھی کیچ کر لی ہے"........ مانیکا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کال کے بعد ان کی گفتگو کیسے کیچ ہو سکتی ہے"........ کرنل موہن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سپیشل مشین ہے۔ اس سے یہ بھی علم ہو جاتا ہے کہ کال درمیان میں کیچ ہوئی ہے یا نہیں اور اگر کیچ ہو رہی ہے تو کہاں سے۔

اس کے ساتھ ساتھ اس میں ایک خصوصی سسٹم بھی موجود ہے۔ کال کو درمیان میں سے آف کرنے کی بجائے صرف آف کرنے کا کاشن دے دیا جائے تو دوسرے طرف سے کال آف کر دی جائے تو پھر اس کا لنک اس کال کیچر کے رسیورنگ سسٹم سے رہ جاتا ہے۔ چاہے اس کال کیچر کو آف کیوں نہ کر دیا جائے۔ چونکہ کال کیچر آف کرنے سے اس کا رسیونگ سسٹم آف نہیں ہوتا اس لئے جو گفتگو وہاں ہوتی ہے وہ اس کال کیچر کے رسیونگ سسٹم تک پہنچتی رہتی ہے اور وہاں سے یہ مشین اسے کیچ کر کے ٹیپ کر لیتی ہے"۔ مانیکا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ انتہائی حیرت انگیز۔ ایسی مشین کا میں نے پہلے تو کبھی نہیں سنا تھا"........ کرنل موہن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں معلوم تو ہے کہ میرا تعلق ملٹری انٹیلی جنس کے ایک خصوصی گروپ سے ہے اور یہ مشین ابھی حال ہی میں اسرائیل نے ایجاد کی ہے اور ان دنوں اسرائیل کے ساتھ ہماری دوستی بہت گہری ہے اس لئے اسرائیل سے یہ مشینیں ملٹری انٹیلی جنس نے بھی حاصل کر لی ہیں"........ مانیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ تو پھر مجھے بتاؤ کیا باتیں ہوئی ہیں"........ کرنل موہن نے انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"بتاؤں کیا۔ میں تمہیں کال اور اس کے بعد عمران اور اس کے ساتھیوں کے درمیان ہونے والی تمام گفتگو کی ٹیپ سنوا دیتی ہوں"۔ مانیکا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے میز پر رکھی ہوئی مشین

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کو کھول کر اسے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد مانیکا کی آواز سنائی دی۔ وہ کال دے رہی تھی۔ پھر نٹور سنگھ کی آواز سنائی دی اور اس کے بعد ان دونوں کی گفتگو شروع ہو گئی۔ کرنل موہن خاموش بیٹھا ساری گفتگو سنتا رہا۔ پھر کال ختم ہو گئی اور چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔ گو یہ آواز پہلی آوازوں کی نسبت ہلکی تھی لیکن پھر بھی واضح طور پر سنی جا سکتی تھی۔

"عمران صاحب۔ یہ کال کس فریکونسی پر کی گئی ہیں"...... بولنے والے کا لہجہ باوقار تھا اور عمران کا نام سن کر کرنل موہن کے چہرے پر یکلخت انتہائی مسرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

"جنرل فریکونسی پر کیوں"...... دوسری آواز سنائی دی۔

"یہ عمران کی آواز ہے۔ میں اس کی آواز کو اچھی طرح پہچانتی ہوں"...... مانیکا نے کہا اور کرنل موہن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ گفتگو ابھی تک جاری تھی اس لئے کرنل موہن خاموش بیٹھا ساری گفتگو سنتا رہا اور جیسے جیسے گفتگو آگے بڑھتی جا رہی تھی ویسے ویسے اس کے چہرے پر مسرت کے گلاب کھلتے جا رہے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد گفتگو بند ہو گئی اور مانیکا نے مشین آف کر دی۔

"جب وہ لوگ روانہ ہو گئے تو میں نے مشین آف کر دی تھی"۔ مانیکا نے کہا۔

"کیا اب دوبارہ ان لوگوں کے درمیان ہونے والی گفتگو اس مشین پر سنی جا سکتی ہے"...... کرنل موہن نے کہا۔

"نہیں۔ اب دوبارہ کال کیچ کریں تو پھر سنی جا سکتی ہے ویسے نہیں اور اب اس کی ضرورت بھی نہیں رہی۔ ان کا سارا پلان اب ہمارے سامنے ہے اور ہم جہاں چاہیں آسانی سے انہیں پکڑ بھی سکتے ہیں اور ہلاک بھی کر سکتے ہیں"...... مانیکا نے کہا اور کرنل موہن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پروگرام کے مطابق یہ لوگ جیپ میں سوار ہو کر جاشیرا گاؤں پہنچیں گے اور پھر وہاں سے اس کریک کے دہانے پر۔ ہم انہیں جاشیرا گاؤں پہنچنے سے پہلے بھی گرفتار کر سکتے ہیں اور کریک کے دہانے پر بھی یا کریک کے اندر بھی۔ اب بہرحال یہ ہمارے جال سے نکل کر نہیں جا سکتے"...... مانیکا نے جواب دیا۔

"تمہارا اپنا کیا خیال ہے۔ کیونکہ یہ سارا کارنامہ تم نے ہی سرانجام دیا ہے اس لئے تم خود ہی ساری پلاننگ بتاؤ"...... کرنل موہن نے کہا۔

"میں بھی تم سے یہی کہنا چاہتی تھی کہ تم براہ راست اس مہم میں مداخلت نہ کرو اور اسے مجھ پر چھوڑ دو۔ بس اپنے گروپ کے دس آدمی ایسے مجھے دے دو جو کام کرنے والے ہوں۔ پھر دیکھو کہ میں انہیں کیسے پکڑتی ہوں"...... مانیکا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میں یہیں بیٹھا رہوں۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ پلاننگ تم بتاؤ لیکن بہرحال میں ساتھ رہوں گا۔ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے"...... کرنل موہن نے کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"دیکھو ڈیئر موہن ۔ عمران بے حد کائیاں آدمی ہے ۔ وہ اس آسانی سے اس ٹریپ میں آ کر نہ پھنسے گا جیسے ہم محسوس کر رہے ہیں تم نے اس کے ساتھی کی گفتگو سنی تھی ۔ وہ فوراً ہی چونک اٹھا تھا اور اس نے عمران سے ٹریپ کی بات کی تھی اس لئے وہ بے حد محتاط ہوں گے اور ہزار آنکھیں رکھ کر وہ آگے بڑھیں گے اس لئے اگر انہیں ایک بھی شناسا چہرہ نظر آ گیا یا کہیں سے کسی شناسا آواز کی بھنک ان کے کانوں میں پڑ گئی تو وہ الٹا ہمارے خلاف ایسا ٹریپ بنا دے گا کہ ہم خود اسی کے ہاتھوں میں پھڑپھڑا رہے ہوں گے ۔ اس لئے تم یہاں بالکل اسی طرح کام کرتے رہو جس طرح کر رہے ہو ۔ میں اس کے خلاف ٹریپ بناؤں گی ۔ جب وہ لوگ گرفتار ہو جائیں گے تو پھر تمہیں کال کر لیا جائے گا ۔ اس کے بعد تم انہیں اپنے ہاتھوں سے گولیوں سے اڑا دینا"...... مانیکا نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا ۔

"ٹھیک ہے ۔ جیسے تم کہو ۔ میں نے اس سارے معاملے کی باگ ڈور تمہارے ہاتھ میں دے دی ہے ۔ لیکن مجھے بتاؤ تو سہی کہ تم کیا پلاننگ بناؤ گی"...... کرنل موہن نے کہا ۔

"میں بالکل سادگی سے کام کروں گی ۔ اس کریک میں کسی بھی جگہ میں بے ہوش کر دینے والی انتہائی زود اثر گیس فائر کرنے والی مشین نصب کر دوں گی اور اس طرح یہ خوفناک لوگ فوراً بے ہوش ہو جائیں گے اور اس کے بعد انہیں گرفتار کر کے تمہارے سامنے پیش کر دیا جائے گا"...... مانیکا نے کہا ۔

"کیا تم اس کریک کے اندر ان کا انتظار کرو گی"...... کرنل موہن نے کہا ۔

"ارے نہیں ۔ ہماری وہاں موجودگی سے کریک کی گھٹن آلود فضا میں تبدیلی آ جائے گی اور عمران کی چھٹی حس اسے چیک کر لے گی تنگ موڑ کے بعد میں اس مشین کو کریک کی چھت کے کسی رخنے کے اندر نصب کر دوں گی اور اس کا سسٹم نیچے زمین میں چھپا دوں گی ۔ اچانک موڑ کاٹتے ہوئے وہ اسے چیک نہ کر سکیں گے اور جیسے ہی ان کے پیر اس مخصوص حصے پر پڑیں گے گیس فائر ہو جائے گی اور اس کے اثرات اس تنگ سے کریک کے اندر انتہائی تیز رفتاری سے پھیل جائیں گے اور مشن مکمل ہو جائے گا"...... مانیکا نے کہا ۔

"اوہ ۔ ویری گڈ ۔ تم واقعی انتہائی ذہین ہو مانیکا ۔ بہرحال تم نے انہیں زندہ پکڑنا ہے ۔ مارنا نہیں ہے کیونکہ میں اب انہیں اچھی طرح چیک کروں گا اور پھر ان کی گرفتاری کا اعلان کروں گا تاکہ مجھے دوبارہ شرمندگی نہ اٹھانا پڑے"...... کرنل موہن نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ تمہاری اس بات سے میرے ذہن میں ایک اور خیال آ گیا ہے"...... مانیکا نے چونکتے ہوئے کہا ۔

"کیسا خیال"...... کرنل موہن نے چونک کر پوچھا ۔

"عمران کہیں پہلے غیر متعلق افراد کو اپنے میک اپ میں اس کریک کو چیک کرنے نہ بھیج دے ۔ اوہ ۔ وہ ایسا بھی کر سکتا ہے"...... مانیکا نے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا ۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"اوہ واقعی ۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے ۔ پھر"......... کرنل موہن نے پریشان ہوتے ہوئے کہا ۔

"اب مجھے کچھ اور سوچنا ہوگا"...... مانیکا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں ۔

"ایسا کرو کہ اس کریک کے دہانے پر میگنم سٹار نصب کرا دو اور ساتھ ہی اس بے ہوش کر دینے والی گیس کو آٹو میٹک کرنے کی بجائے وائرلیس چارجر کے ساتھ منسلک کر دو ۔ اس کے بعد وہاں سے ہٹ کر میگنم سٹار پر انہیں چیک کرتی رہو ۔ اگر اصل آدمی اندر جائیں تو بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دینا ورنہ نہیں" ۔ کرنل موہن نے کہا ۔

"گڈ ۔ تجویز تو اچھی ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ میگنم سٹار کے لئے تیز روشنی چاہئے اور کریک کے اندر اس قدر تیز روشنی نہیں ہو سکتی ۔ اگر روشنی کی جائے تو وہ لوگ فوراً ساری بات سمجھ جائیں گے"......... مانیکا نے کہا ۔

"میں کافرستان سے فوری طور پر اوڈالٹر میگنم سٹار منگوا لیتا ہوں ۔ اس کے لئے تیز روشنی کی ضرورت نہیں ہوتی"......... کرنل موہن نے کہا تو مانیکا بے اختیار اچھل پڑی ۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ ویری گڈ ڈیئر موہن ۔ میں خواہ مخواہ دماغ کھپاتی رہی ۔ تم نے آخر کار خود ہی اپنی ذہانت سے سارا مسئلہ حل کر دیا ۔ واہ ۔ اسے کہتے ہیں سو سنار کی ایک لوہار کی"......... مانیکا نے کہا اور کرنل موہن بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا ۔

جاشیرا گاؤں ایک عام سا پہاڑی گاؤں تھا ۔ جیپ میں عمران اور اس کے ساتھی عام لباس میں موجود تھے ۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے یہاں آنے سے پہلے سردار موہن سنگھ کے ایک اڈے پر جا کر فوجی یونیفارمز اتار دی تھیں اور اب وہ عام سے مقامی لباس میں تھے ۔ ڈرائیونگ سیٹ پر دھیرج سنگھ تھا جبکہ عمران اس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا ۔ وہ سب مسلسل سفر کرنے کی وجہ سے خاصے تھکے ہوئے دکھائی دے رہے تھے ۔ خاص طور پر دھیرج سنگھ مسلسل ڈرائیونگ کی وجہ سے ان سب سے زیادہ تھکا ہوا دکھائی دے رہا تھا ۔ لیکن مضبوط جسم کے ساتھ ساتھ وہ مضبوط قوت ارادی کا حامل نوجوان تھا ۔ اس لئے تھکاوٹ کے باوجود اس سے کوئی غلطی نہ ہوئی تھی ۔

"تم واقعی ایک مضبوط نوجوان ہو اور مجھے خوشی ہے کہ شیر سنگھ کو تم جیسے باہمت نوجوان کی مدد حاصل ہے"......... عمران نے اس کی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تعریف کرتے ہوئے کہا۔

"جناب آپ کے متعلق چیف سردار نے جو کچھ کہا ہے اسے سننے کے بعد تو آپ کے ساتھ ایک لمحہ گزارنا بھی ہم جیسے لوگوں کے لئے قابل فخر ہے اور یہ حقیقت ہے کہ میں نے آپ کے ساتھ رہ کر بہت کچھ سیکھا ہے۔ مجھے تو یوں لگتا ہے جیسے میں اپنی عمر سے کم از کم بیس سال بڑا ہو گیا ہوں"...... دھیرج سنگھ نے جواب دیا اور عمران بے اختیار ہنس دیا۔

"بس پھر تم بھی گئے کام سے۔ اب باقی عمر ہماری طرح تم بھی بس عقل کے گرداب میں ہی پھنسے رہ جاؤ گے"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور دھیرج سنگھ بھی بے اختیار ہنس دیا۔ وہ عمران کی بات کا مطلب سمجھ گیا تھا کہ انسان زیادہ عقلمند ہو کر چونکہ عام سطح کے لوگوں سے ذہنی طور پر بلند ہو جاتا ہے اس لئے وہ عام دنیاوی دلچسپیوں سے بھی لطف اندوز ہونے سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

گاؤں میں داخل ہو کر دھیرج سنگھ جیپ کو ایک طرف بنی ہوئی بڑی سی حویلی کے قریب لے گیا۔ حویلی کا بڑا پھاٹک بند تھا۔ حویلی کا طرز تعمیر خالصتاً دیہاتی تھا۔ دھیرج سنگھ نے جیپ روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ تھکے تھکے انداز میں چلتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھنے لگا۔ ابھی وہ پھاٹک تک نہ پہنچا تھا کہ پھاٹک کھلا اور ایک سکھ نوجوان باہر آگیا۔ دھیرج سنگھ اس سے کچھ دیر باتیں کرتا رہا پھر واپس جیپ کی طرف مڑ آیا۔

"یہ سورج سنگھ کی حویلی ہے۔ یہاں کا بڑا آدمی ہے۔ اس کا بیٹا میرا دوست ہے۔ میں نے اسے بتایا ہے کہ میرے ساتھ میرے مہمان ہیں جو یہاں پہاڑی لومڑیوں کا شکار کھیلنے آئے ہیں۔ میں پہلے بھی کئی بار یہاں آچکا ہوں۔ اس لئے اسے شک نہ پڑے گا"...... دھیرج سنگھ نے دوبارہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک کھل گیا اور دھیرج سنگھ جیپ کو موڑ کر کھلے پھاٹک کے اندر لے گیا۔ حویلی کا صحن کافی بڑا تھا۔ ایک طرف ایک قطار کی صورت میں چار پانچ کمرے بنے ہوئے تھے جن کے آگے ایک تنگ سا برآمدہ تھا۔ دھیرج سنگھ نے جیپ برآمدے کے سامنے لا کھڑی کر دی۔

"آیئے"...... دھیرج سنگھ نے کہا اور جیپ سے نیچے اتر آیا۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی نیچے اترے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک بڑے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ دھیرج سنگھ کا دوست سورج سنگھ کا بیٹا دلیپ سنگھ تھا جو اس کی طرح کا نوجوان تھا۔ کمرے میں ہر طرف بندوقیں دیواروں کے ساتھ لٹکی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ دھیرج سنگھ انہیں یہاں بٹھا کر دلیپ سنگھ کے ساتھ باہر چلا گیا تھا۔

"عمران صاحب۔ اس کریک میں رات کے وقت گھسنا زیادہ بہتر رہے گا"...... اچانک صفدر نے کہا تو عمران نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے مزید بولنے سے روک دیا۔

"فی الحال تو میں بہت تھک گیا ہوں اس لئے ابھی تو آرام کروں گا

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

شکار کا پروگرام پھر بنائیں گے"........ عمران نے قدرے اونچی آواز میں کہا اور پھر اس کا فقرہ ختم ہوا ہی تھا کہ دھیرج سنگھ اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ موجود تھی۔

"آیئے جناب۔ آپ کے لئے بڑے کمرے میں بستروں کا انتظام ہو گیا ہے کچھ دیر آرام کر لیں۔ دلیپ سنگھ بے حد اچھا دوست ہے میرا۔ میں نے اسے بتا دیا ہے کہ آپ مسلمان ہیں اس لئے وہ گاؤں سے مسلمان باورچی کو بلانے گیا ہوا ہے تاکہ آپ کے لئے کھانا تیار کرا سکے"........ دھیرج سنگھ نے کہا۔

"اوہ۔ تمہارے دوست کو تکلیف ہوگی"........ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"دوستی نام ہی اسی کا ہے کہ دوست کی خاطر تکلیف اٹھائی جائے"۔ دھیرج سنگھ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور عمران بھی مسکرا دیا ایک بڑے کمرے میں واقعی ان کے لئے بستر لگا دیئے گئے تھے چونکہ وہ بے حد تھکے ہوئے تھے اس لئے بستروں پر لیٹتے ہی وہ گہری نیند سو گئے۔ پھر دھیرج سنگھ نے آکر انہیں نیند سے بیدار کیا۔ وہ خود کسی دوسرے کمرے میں سویا ہوا تھا کیونکہ وہ اب خاصا تازہ دم اور فریش دکھائی دے رہا تھا۔

"ساتھ والے کمرے میں کھانے کا سامان موجود ہے۔ آپ لوگ نہا لیں تاکہ پوری طرح فریش ہو جائیں"........ دھیرج سنگھ نے ایک سائیڈ پر بنے ہوئے ایک دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور

پھر نہانے سے ان کی ساری کسلمندی غائب ہو گئی۔ اب وہ پوری طرح چاق و چوبند ہو گئے تھے۔ کھانا بھی خاصا لذیذ تھا۔

"آپ صاحبان کب شکار کھیلنا پسند کریں گے"........ دلیپ سنگھ نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جب شکار شکار ہونے پر رضامند ہو جائے"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دھیرج سنگھ اور دلیپ سنگھ دونوں ہی بے اختیار ہنس پڑے۔

"اصل میں یہاں سے کچھ آگے پہاڑیوں پر فوج کا قبضہ ہے اور اصل شکار تو وہیں ملتا ہے مگر انہوں نے تمام راستے بند کر رکھے ہیں۔ نجانے ان پہاڑیوں میں سے کون سے ہیرے جواہرات نکل آئے ہیں کہ کافرستان کی آدھی سے زیادہ فوج تو ان پہاڑیوں پر آپہنچی ہے۔ اس لئے اب اصل شکار گاہ تو موجود نہیں ہے بس ویسے ہی ادھر ادھر گھومنا پڑے گا۔ کوئی ایک لومڑی بھی مل جائے تو غنیمت سمجھیئے گا"........ دلیپ سنگھ نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم فکر نہ کرو دلیپ سنگھ۔ ہم شکار تو پھر کبھی آکر کھیل لیں گے۔ ہمارے لئے اس خوبصورت علاقے کی سیر ہی کافی ہے"........ عمران نے جواب دیا تو دلیپ سنگھ کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا اور عمران سمجھ گیا کہ وہ اب تک اس لئے پریشان تھا کہ اس کے دوست کے مہمانوں کو جب شکار نہ ملے گا تو ظاہر ہے دلیپ سنگھ کی ہی بے عزتی ہو گی۔ لیکن عمران کی بات نے اس کے ذہن پر موجود پریشانی دور کر دی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تھی اس لئے اب اس کے چہرے پر اطمینان ابھر آیا تھا۔

"اوہ۔ جب سے دھیرج سنگھ آپ کو لے آیا ہے مجھے یہی فکر کھائے جا رہی تھی کہ فوج کی موجودگی میں آپ کو شکار کیسے کھلایا جائے۔ آپ کو منع کرنے سے دوست کی بے عزتی ہوتی تھی"...... دلیپ سنگھ نے کہا اور عمران ان لوگوں کے خلوص اور مہمان نوازی پر بے اختیار مسکرا دیا۔

"مجھے دھیرج سنگھ نے بتایا ہے کہ یہاں کوئی ایسا قدرتی کریک ہے جو بہت طویل ہے۔ مجھے ایسے قدرتی کریک دیکھنے کا بے حد شوق ہے"...... عمران نے کہا تو دلیپ سنگھ چونک پڑا۔

"اوہ۔ جی ہاں۔ ایک کریک ہے تو سہی۔ لیکن اب فوج اس کے اندر نہ جانے دے گی"...... دلیپ سنگھ نے کہا۔

"کیا فوج نے اس پر قبضہ کر رکھا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"معلوم نہیں جناب۔ ہم دراصل ادھر جاتے ہی نہیں۔ ویسے شاید فوج وہاں سے کافی دور ہے اس لئے کریک پر ان کا قبضہ نہ ہو گا لیکن کریک میں پہاڑی لومڑیاں نہیں ملتیں"...... دلیپ سنگھ نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ کھانا کھانے کے بعد عمران۔ دھیرج سنگھ اور اپنے ساتھیوں سمیت واپس اس بڑے کمرے میں آ گیا۔ دلیپ سنگھ اب ان کے ساتھ نہ تھا۔

"اب کیا پروگرام ہے عمران صاحب۔ آپ شاید جان بوجھ کر وقت گزار رہے ہیں۔ کیا رات کو وہاں جانے کا ارادہ ہے"...... صفدر نے کہا۔

"دھیرج سنگھ۔ کیا یہاں ہماری قد و قامت کے آدمی مل جائیں گے ایسے آدمی جن پر میں اپنا اور اپنے ساتھیوں کا میک اپ کر سکوں اور وہ ایک بار اس کریک سے گزر کر اسے چیک کر آئیں"...... عمران نے دھیرج سنگھ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیوں۔ کیا آپ کو کسی ٹریپنگ کا شک ہے"...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"ہو سکتا ہے ایسا ہو۔ ہمیں محتاط رہنا چاہئے۔ کیونکہ اگر واقعی ٹریپنگ وغیرہ ہو گی تو ہم کریک کے اندر بے بس چوہوں کی طرح مارے جا سکتے ہیں"...... عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہاں سے آدمی لینے کا مطلب ہو گا کہ دلیپ سنگھ کو ساری بات بتائی جائے اور دلیپ سنگھ اور اس کا والد سورج سنگھ دونوں حکومت کے پروردہ لوگ ہیں اس لئے صورت حال ہمارے خلاف بھی ہو سکتی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اکیلا وہاں جا کر چیک کر آتا ہوں۔ مجھے تو وہاں کوئی نہیں جانتا اور اگر مجھے چیک بھی کیا گیا تو دلیپ سنگھ مجھے آسانی سے چھڑوا سکتا ہے"...... دھیرج سنگھ نے کہا۔

"لیکن تمہارے جانے سے بات نہیں بن سکتی...... پھر تمہارا قد و قامت ہم میں سے کسی سے نہیں ملتا۔ اس لئے اگر واقعی ٹریپنگ ہوئی تو وہ لوگ خاموش رہیں گے۔ اس لئے چیکنگ نہ ہو سکے گی"۔ عمران

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نے کہا۔

"پھر آپ جیسے حکم دیں"...... دھیرج سنگھ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"خواہ مخواہ کی الجھن پالنے کی ضرورت نہیں ہے۔ چلو وہاں۔ اگر ٹریپ بھی ہوگا تو دیکھا جائے گا"...... تنویر نے اچانک غصیلے لہجے میں کہا۔

"او۔کے۔ ٹھیک ہے چلو..... تنویر درست کہہ رہا ہے"۔ عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا اور تنویر اس طرح حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھنے لگا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو کہ عمران نے اتنی آسانی سے اس کی بات مان لی ہے اور عمران مسکرا دیا۔

"میں آپ کے ساتھ چلوں"...... دھیرج سنگھ نے کہا۔

"نہیں۔ تم نے اب تک ہمارے لئے جو کچھ کیا ہے وہی بہت ہے آگے موت سے جنگ ہوئی ہے اور میں تمہیں اب مزید کسی آزمائش میں نہیں ڈالنا چاہتا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور دھیرج سنگھ خاموش ہو گیا۔

"اچھا اس کریک تک میں آپ کو چھوڑ آتا ہوں"...... دھیرج سنگھ نے کہا اور پھر وہ سب اس کمرے سے باہر آ گئے۔ حویلی سے باہر نکل کر وہ سب اس طرح چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے جیسے وہیں کے رہنے والے ہوں اور ویسے ہی ادھر ادھر گھومتے پھر رہے ہوں۔ مشین گنیں انہوں نے بغلوں کے نیچے چھپا رکھی تھیں اور کاندھوں پر چادریں ڈالی ہوئی تھیں جن کی وجہ سے مشین گنیں نظر نہ آ سکتی تھیں۔ عمران کی آنکھیں بڑے چوکنا انداز میں ادھر ادھر کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔ اس کے سارے ساتھی بھی اسی طرح چوکنا تھے۔ لیکن ہر طرف خاموشی اور سکون تھا۔ عام لوگ ادھر ادھر آ جا رہے تھے اور وہ بھی تھوڑا سا آگے جانے کے بعد نظر آنے بند ہو گئے۔ پھر تقریباً دو کلو میٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد وہ کریک کے دھانے تک پہنچ ہی گئے۔ لیکن یہاں بھی دور دور تک کوئی آدمی نہ تھا۔ عمران نے ایک بار پھر ادھر ادھر دیکھا اور پھر ایک لمبا سانس لے کر وہ دھانے کی طرف بڑھ گیا۔

"اب تم جاؤ دھیرج سنگھ۔ اگر مقدر نے ساتھ دیا تو پھر تم سے ملاقات ہو گی"...... عمران نے دھیرج سنگھ سے کہا اور دھیرج سنگھ انہیں الوداع کہہ کر واپس مڑ گیا۔

"کیا بات ہے عمران صاحب۔ آپ بے حد زیادہ محتاط دکھائی دے رہے ہیں۔ اس قدر احتیاط تو آپ نے پہلے کبھی نہیں کی"...... صفدر نے کہا۔

"نجانے کیوں میری چھٹی حس مسلسل سائرن بجا رہی ہے۔ یوں لگ رہا ہے جیسے ہمارے لئے کہیں نہ کہیں پھندہ لگا ہوا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"یہ سب تمہارا وہم ہے۔ یہاں دور دور تک کوئی آدمی نظر نہیں آ رہا اور نہ کسی کو ہمارے یہاں آنے کا علم ہے"...... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب کریک

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

میں داخل ہو گئے ۔ کریک تنگ سا تھا اس لئے وہ آگے پیچھے چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے ۔ کریک کے اندر خاصا اندھیرا تھا لیکن اس کے باوجود کہیں کہیں سے روشنی کے دھبے دکھائی دے رہے تھے ۔ شاید پہاڑی کے رخنوں میں سے روشنی کی کرنیں یہاں پہنچ رہی تھیں اس لئے اندھیرے کے باوجود بھی انہیں بہرحال آسانی سے نظر آ رہا تھا وہ سب ہاتھوں میں مشین گنیں پکڑے تیزی سے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے اور عمران جو کریک کے آغاز میں خاصا محتاط تھا اب کافی آگے جانے کے بعد یقیناً زیادہ اطمینان سے چل رہا تھا ۔ چلتے چلتے وہ کافی آگے بڑھ آئے تھے کہ اچانک جیسے کوئی پٹاخہ سا چھوٹتا ہے اس طرح چھت سے پٹاخہ چھوٹنے کی آواز سنائی دی اور عمران اور اس کے ساتھی بدک کر ایک طرف ہٹے ہی تھے کہ یکلخت ان کے ذہن تیز رفتار لٹوؤں کی طرح گھومے اور پھر وہ سب اس طرح فرش پر ڈھیر ہوتے چلے گئے جیسے کسی نے ان کے جسموں سے اچانک طاقت سلب کر لی ہو ۔ عمران کا ذہن بھی انتہائی تیز رفتاری سے گھوما تھا اور پھر اس پر دبیز تاریکی کا پردہ پڑ گیا تھا ۔ پھر تاریک پردہ آہستہ آہستہ سرکتا چلا گیا اور عمران کے ذہن میں روشنی پھیلنے لگی ۔ اس کے ساتھ ہی اس کے کانوں میں ایک مردانہ آواز ابھری ۔

"بہت خوب مانیکا ۔ بہت خوب ۔ تم نے آج یہ مشن مکمل کر کے مجھے ہمیشہ کے لئے جیت لیا ہے ۔ اب میں شاگل ۔ ریکھا ۔ کرنل داس ۔ وزیراعظم اور صدر مملکت کو بتاؤں گا کہ مشن کس طرح مکمل ہوتے

ہیں ۔ اب انہیں معلوم ہو گا کہ کرنل موہن میں کتنی صلاحیتیں ہیں ۔ اب میں دیکھوں گا کہ وہ مجھے کافرستان کا سب سے بڑا اعزاز کیسے نہیں دیتے"..... مردانہ آواز کے لہجے میں بے پناہ مسرت موجود تھی اور عمران پوری طرح شعور میں نہ آنے کے باوجود سمجھ گیا کہ بولنے والا کرنل موہن ہے ۔

"لیکن مجھ سے شادی کا وعدہ یاد رکھنا"..... نسوانی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی عمران کے ذہن میں جیسے دھماکہ سا ہوا ۔ حالانکہ پہلے اس نے مانیکا کا نام سنا تھا لیکن اس وقت اس کے ذہن میں یہ بات نہ آئی تھی کہ یہ وہی مانیکا ہے جس کی ٹرانسمیٹر کال اس نے سنی تھی لیکن اب آواز سننے کے بعد اسے معلوم ہو گیا تھا کہ بولنے والی وہی مانیکا ہے اور اس کے ساتھ ہی وہ اس سارے ٹریپ کو سمجھ گیا تھا ۔

"یہ سب کچھ تمہاری وجہ سے ہی تو ہوا ہے مانیکا ۔ اگر تمہاری ذہانت میرے کام نہ آتی تو میں اتنا بڑا مشن کہاں مکمل کر سکتا تھا ۔ اس لئے اب تو تم سے شادی کرنا اور بھی ضروری ہو گیا ہے تاکہ تمہاری اس بے پناہ ذہانت کو میں ہمیشہ کے لئے اپنے حق میں محفوظ کر لوں"..... کرنل موہن نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ان دونوں کے قہقہے سنائی دیئے ۔

"اب انہیں ہوش میں لے آؤ تاکہ باقی لوگوں کو ان کی گرفتاری کی اطلاع دینے سے پہلے میں اس عمران سے چند باتیں کر لوں ۔ بڑی شہرت سن رکھی ہے میں نے اس کی ۔ بلیک فورس والے تو کہتے ہیں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کہ کرنل فریدی بھی اس سے دبتا تھا"...... کرنل موہن نے کہا۔

"میں نے انجکشن لگا دیئے ہیں۔ یہ ابھی ہوش میں آ جائیں گے"...... مانیکا کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی عمران نے آنکھیں کھول دیں۔ آنکھیں کھلتے ہی اس نے ایک نظر میں ماحول کا جائزہ لے لیا۔ وہ اپنے ساتھیوں سمیت ایک تہہ خانے نما کمرے میں موجود تھا۔ ایک طرف سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔ کمرہ کی تعمیر بتا رہی تھی کہ اسے انسانی ہاتھوں نے تعمیر کیا ہے۔ عمران کے دونوں ہاتھ عقب میں بندھے ہوئے تھے اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم کو دیوار کے ساتھ ایک زنجیر سے باندھ دیا گیا تھا۔ زنجیر کا ایک سرا اس کے سر کے اوپر سے آکر اس کے جسم کے گرد لپٹ کر نیچے جا رہا تھا۔ اس کے باقی ساتھی بھی اسی انداز میں بندھے ہوئے تھے۔

"تمہیں ہوش آ گیا عمران"...... سامنے کرسی پر بیٹھی ہوئی ایک نوجوان اور خوبصورت عورت نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ والی کرسی پر ایک مرد بھی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ گردن موڑ کر اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔ عورت کی آواز سن کر اس نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا اور اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی۔ ایسی فاتحانہ چمک جو شکاری کی آنکھوں میں کوئی بڑا شکار کر لینے کے بعد ابھرتی ہے اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"عمران۔ کون عمران"...... عمران نے جان بوجھ کر انجان بنتے ہوئے کہا حالانکہ وہ دیکھ رہا تھا کہ اس کے سب ساتھی اصل چہروں میں

تھے۔

"اوہ۔ تو تم سمجھ رہے ہو کہ ابھی تک تم میک اپ میں ہو۔ اپنے ساتھیوں کے چہروں کی طرف دیکھو۔ کیا وہ میک اپ میں ہیں"...... مانیکا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"عمران بیچارے کی تو لاش بھی اب تک گل سڑ چکی ہو گی۔ میرا نام تو اعظم ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور اس بار کرنل موہن بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

"تم پھر وہی چکر مجھے دینا چاہتے ہو۔ جو اس سے پہلے تم نے اپنا مستقل میک اپ کسی آدمی کے چہرے پر کر کے دیا تھا۔ بے فکر رہو۔ میں نے پوری تسلی کر لی ہے۔ اب تم اپنی اصل شکل میں ہی ہو۔ ویسے تم نے دیکھا کہ ہم نے تمہیں کس آسانی سے شکار کر لیا ہے اور یہ سب کچھ کیپٹن مانیکا کی ذہانت کی وجہ سے ہوا ہے اور اب جلد ہی یہ میری بیوی بننے والی ہے۔ ویسے تعارف کے لئے بتا دوں کہ میرا نام کرنل موہن ہے اور میں کرنل فریدی کی جگہ بلیک فورس کا سربراہ ہوں"...... کرنل موہن نے مسکراتے ہوئے بڑے فخریہ لہجے میں عمران سے کہا۔

"مبارک ہو مس مانیکا۔ تم نے واقعی اپنے مطلب کا شوہر تلاش کر لیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو مانیکا کے ساتھ ساتھ کرنل موہن بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم"...... کرنل موہن کے لہجے میں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

غصے کی بجائے حیرت تھی۔

"ہر عقلمند خاتون ہمیشہ احمق شوہر ہی پسند کرتی ہے تاکہ اس کی عقلمندی کا رعب اور دبدبہ قائم رہے اور تم نے جس طرح مانیکا کی عقلمندی اور اپنی حماقت کا اعتراف کیا ہے اس کی وجہ سے ہی میں نے مس مانیکا کو مبارک باد دی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ ہمارا ذاتی معاملہ ہے۔ تمہیں اس بارے میں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے"...... کرنل موہن نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران سمجھ گیا کہ کرنل موہن ٹھنڈے دماغ کا آدمی ہے۔ وہ شاگل کی طرح مشتعل مزاج نہیں ہے اور عمران ایسے آدمیوں کو ہمیشہ خطرناک گردانتا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی انگلیاں تیزی سے اپنی کلائیوں میں موجود کلپ ہتھکڑی کو ٹٹولنے میں مصروف تھیں۔

"واقعی ذاتی معاملہ ہے کرنل موہن اور جوتیاں کھانے والا ہمیشہ یہی کہتا ہے کہ یہ اس کا ذاتی معاملہ ہے۔ اب یہ ضروری نہیں کہ جوتیاں واقعی وہی ہوں جو جوتیاں فروخت کرنے والی دکان سے لائی جاتی ہیں۔ جوتیاں عقل کے تھپیڑوں کو بھی کہتے ہیں"...... عمران نے اسے اچھی طرح بھنانے کے لئے جان بوجھ کر اشتعال دلانے کی بات کرتے ہوئے کہا اس کے ساتھ ہی اس نے ہتھکڑی کا کلپ کھول لیا تھا۔ کلپ کھلنے سے نکلنے والی ہلکی سی آواز اس کی بات میں دب چکی تھی اور اب اس کی کلائیاں آزاد ہو چکی تھیں لیکن ظاہر ہے صرف

کلائیاں آزاد ہونے سے کیا ہوتا تھا اس کے جسم کے گرد موجود زنجیر ابھی تک موجود تھی۔

"تم کرنل موہن کو بار بار غصہ دلانے کی کیوں کوشش کر رہے ہو عمران۔ اس سے تمہیں کیا فائدہ ہوگا"...... کرنل موہن کے بولنے سے پہلے مانیکا نے منہ بناتے ہوئے کہا جبکہ کرنل موہن کے چہرے پر اس بار غصے کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"میں صرف حماقت کی گہرائی ماپنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ ویسے کرنل موہن۔ اب ہمارے بارے میں تمہارے کیا ارادے ہیں۔ کیا تم ہمیں اس طرح حکومت کے حوالے کرو گے یا پھر ہمیں پہلے لاشوں میں تبدیل کرو گے اور پھر پہلے کی طرح ہماری لاشیں وزیراعظم کے سامنے لے جاؤ گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیتے ہوئے پوچھا۔

"اس کا فیصلہ مانیکا کرے گی۔ تمہیں ٹریپ کرنے کی ساری پلاننگ مانیکا نے کی ہے۔ اس لئے آخری فیصلہ بھی یہی کرے گی"...... کرنل موہن نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس دیا۔

"گڈ۔ واقعی مس مانیکا قابل مبارکباد ہیں کہ انہوں نے صنف نسواں کے خیالات کے عین مطابق بہترین شوہر کا انتخاب کیا ہے۔ لیکن ایک بات سمجھ میں نہیں آئی کہ ساری پلاننگ تو ہو گی مانیکا کی اور ویر چکر حاصل کرو گے تم"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"موہن ڈیئر۔ تم نے اپنی تمنا پوری کر لی۔ عمران سے باتیں کر کے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اب مزید وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ شخص بار بار کوشش کر رہا ہے کہ ہم دونوں آپس میں لڑ پڑیں اور وہ اس سے کوئی فائدہ اٹھا لے۔ یہ آدمی اس قدر عیار ہے کہ مجھے معلوم ہے کہ یہ اس طرح فائدہ اٹھا جائے گا کہ ہمیں اس کا تصور تک نہ ہو گا اس لئے اب مزید رسک لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب انہیں گولیوں سے اڑا دو"...... مانیکا نے کرسی سے اٹھتے ہوئے تلخ لہجے میں کہا۔

"جیسے تم کہو مانیکا"...... کرنل موہن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

"ایک منٹ۔ ہم مکمل طور پر بے بس ہیں اس لئے اس قدر خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے اور ہمیں اب زندہ بچ نکلنے کی بھی کوئی خوش فہمی نہیں ہے اور موت تو بہرحال ایک روز آنی ہی ہے اس لئے اس سے آدمی فرار نہیں ہو سکتا۔ لیکن اچھے اخلاق کے تحت تم گولی مارنے سے پہلے ہماری ایک خواہش پوری کر دو تو اس سے تمہارے ویر چکر کا کوئی کنارہ ٹوٹ نہیں جائے گا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیسی خواہش"...... مانیکا اور کرنل موہن دونوں نے چونک کر پوچھا۔

"فکر نہ کرو۔ میں رہائی کی خواہش نہیں کروں گا۔ صرف اتنا پوچھوں گا کہ جس سپیشل سٹور کے لئے ہم اپنی جانیں دے رہے ہیں اس کا محل وقوع کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تمہیں اس بات کے جاننے سے کیا فائدہ ملے گا"...... کرنل موہن کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اسے تم ذہنی تسلی کہہ لو۔ کچھ کہہ لو۔ بہرحال آخری خواہش ہے اور مجھے یقین ہے کہ تم چند لمحوں بعد مرنے والے آدمی سے جھوٹ نہ بولو گے"...... عمران نے کہا۔

"سچ بات تو یہ ہے کہ مجھے اس سٹور کے بارے میں معلومات نہیں ہیں۔ اس کا علم صرف کرنل داس کو ہے۔ یہ سب کچھ اسی کی زیر نگرانی ہوا ہے"...... کرنل موہن نے کہا۔

"کیا تم کرنل داس سے پوچھ کر نہیں بتا سکتے"...... عمران نے کہا۔

"سوری۔ میں اس سرکاری سیکرٹ کے سلسلے میں کوئی مداخلت نہیں کرنا چاہتا"...... کرنل موہن نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو اس طرح کرو کہ تم میرے سامنے کرنل داس کو کال کر کے اس سے پوچھ لو کہ کیا اس نے وادی ترنام میں کوئی پراسرار نقل و حرکت دیکھی ہے"...... عمران نے کہا تو کرنل موہن اور مانیکا دونوں چونک پڑے۔

"پراسرار نقل و حرکت۔ کیا مطلب۔ تم نے پہلے کی طرح پھر دو ٹیمیں بنائی ہیں"...... کرنل موہن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہم نے اپنا مشن مکمل کرنا ہے۔ چاہے اسے کسی بھی انداز میں کریں۔ تم میری آخری خواہش پوری کر دو اور اس کے بعد اطمینان سے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ٹریگر دبا دو۔ مجھے کوئی گلہ نہ ہوگا"........ عمران نے کہا۔

"کیا خیال ہے مانیکا"........ کرنل موہن نے تذبذب سے پر لہجے میں مانیکا سے پوچھا۔

"کر لو بات۔ ہو سکتا ہے کوئی ایسی صورت حال ہو جس سے ہمیں بعد میں پچھتانا پڑے۔ اس شخص نے آخر کار میرے ذہن میں بھی شک کا بیج بو ہی دیا ہے"........ مانیکا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم یہاں ٹھہرو۔ میں اوپر سے ٹرانسمیٹر لے آؤں"........ کرنل موہن نے کہا اور تیزی سے سیڑھیوں کی طرف مڑ گیا۔ عمران اس دوران غیر شعوری طور پر اپنے جسم کو بار بار آگے دباؤ ڈال کر پیچھے کر رہا تھا۔ ویسے بظاہر یہی محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ تھک گیا ہے اور اپنے جسم کو حرکت دے کر تھکاوٹ کو کم کرنا چاہتا ہے۔ لیکن عمران جانتا تھا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ عمران ہتھکڑی کھول لینے کے بعد مسلسل ایک اہم کام میں لگا ہوا تھا۔ اس نے کھلی ہتھکڑی کے ایک کلپ کو زنجیر کے ساتھ ہی اٹکا کر بند کر دیا تھا۔ اس طرح ہتھکڑی نیچے بھی نہ گری تھی اور اس کی دونوں کلائیاں بھی آسانی سے حرکت کر رہی تھیں۔ کیونکہ زنجیر اس کے بازو کے گرد گھوم کر پشت کی طرف سے ہو کر آگے سینے پر اور پھر پیچھے پشت کی طرف جا رہی تھی۔ اس لئے وہ صرف بازوؤں کے اگلے حصوں کو ذرا سی حرکت دے سکتا تھا اور انہیں حرکت دے کر ہی اس کو یہ انکشاف ہوا کہ جو زنجیر اس کی کلائیوں کے اوپر سے گھوم کر سینے کی طرف آ رہی تھی وہاں ایک

فولادی کڑا موجود تھا اور اس کڑے کو محسوس کرتے ہی وہ سمجھ گیا کہ دو زنجیروں کو آپس میں جوڑ کر اسے باندھا گیا ہے اور یہ کڑا وہ جوڑ تھا جس سے دوسری زنجیر منسلک تھی اور اب یہ اتفاق ہے کہ یہ کڑا اس کی کلائیوں سے ذرا سا اوپر تھا جہاں تک اس کی انگلیاں نہ جا سکتی تھیں اور شاید اس کڑے کے اس کی پشت پر آ جانے کی وجہ سے اس کے ہاتھوں کو عقب میں کلپ ہتھکڑی سے باندھا گیا تھا۔ اب عمران اپنے جسم کو ذرا آگے کر کے پیچھے اس لئے کر رہا تھا کہ زنجیر اس کے جسم پر جس انداز میں بندھی ہوئی تھی اس انداز میں ذرا سا فرق اس طرح پڑ سکتا تھا وہ اپنی جگہ سے کھسک سکتی تھی اور چونکہ زنجیر تھی اس لئے لامحالہ زور کی وجہ سے اس نے نیچے کی طرف ہی کھسکنا تھا اور وہ کھسک رہی تھی لیکن ابھی اس کی انگلیاں اس کڑے تک نہ پہنچی تھیں اس لئے وہ وقت چاہتا تھا اور اس وقت کے حصول کے لئے اس نے پہلے تو واقعی ان دونوں کے درمیان غلط فہمی پیدا کرنے کی کوشش کی اور جب اس کی یہ سکیم ناکام ہو گئی تو اس نے سٹور کی بابت بات شروع کر دی لیکن کرنل موہن نے جس لہجے میں بات کی تھی کہ اسے سٹور کے محل وقوع کا علم نہیں ہے تو اس نے پراسرار نقل و حرکت کی بات کر کے یہ کوشش کی تھی کہ کرنل موہن اس کے سامنے کرنل داس سے بات کرے تاکہ اگر ان کے درمیان کوئی سپیشل کوڈ طے شدہ ہے تو وہ اسے معلوم ہو سکے اور اس کے ساتھ ساتھ اسے وقت بھی مل جائے گا۔ اسے معلوم تھا کہ ایسے کڑوں میں بٹن لگے ہوئے ہوتے ہیں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اور ایک بار اس کی انگلیاں اس بٹن تک پہنچ جائیں تو وہ فوراً ان زنجیروں سے آزاد ہو سکتا تھا اس لئے وہ مسلسل آگے پیچھے ہو کر اس اہم کام میں مصروف تھا۔

" تم اس طرح فضول اپنے جسم کو تھکا رہے ہو عمران ۔ یہ انتہائی مضبوط زنجیر ہے ۔ تم صرف اپنے جسم کے دباؤ سے نہ اسے توڑ سکتے ہو اور نہ ہی دیوار میں موجود مضبوط کنڈے باہر آ سکتے ہیں " ۔ اچانک مانیکا نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

" مرنے کے بعد تو میں نے ہمیشہ کے لئے ساکت ہو جانا ہے اس لئے میں سوچ رہا تھا کہ چلو اپنی حرکت کا کوٹا تو پورا کر لوں ۔ ویسے ذہین عورت سے ملاقات ہی اس وقت ہوئی ہے جبکہ موت قریب آگئی ہے ورنہ میں یقیناً تمہاری ذہانت کی بھرپور قدر کرتا " ...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" اس تعریف کا شکریہ عمران ۔ میرا تعلق ملٹری انٹیلی جنس کے ایک ایسے شعبے سے ہے جو فیلڈ میں کام نہیں کرتا ۔ اس لئے تمہارا میرا کبھی ٹکراؤ نہیں ہوا ۔ لیکن میں تمہارے متعلق بہت کچھ جانتی ہوں ۔ کرنل موہن بھی پہلے انٹیلی جنس میں ہی تھا اور وہیں سے اسے بلیک فورس میں شفٹ کیا گیا ہے ۔ ویسے ہمارے خاندانی تعلقات بھی ہیں " ...... مانیکا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اگر زندگی نے ساتھ دیا تو تمہاری قابلیت کا عملی امتحان بھی لے لوں گا " ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو مانیکا بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی ۔

" تو تمہیں ابھی امید ہے کہ تم زندہ رہ جاؤ گے " ...... مانیکا نے ہنستے ہوئے کہا۔

" مجھے تو امید اس سے آگے کی بھی ہے لیکن اب کیا کہوں کرنل موہن درمیان میں ظالم سماج بن چکا ہے " ...... عمران نے جواب دیا اور مانیکا ایک بار پھر کھل کھلا کر ہنس پڑی ۔

" زیادہ دانت نکالنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ اب اتنی بھی خوبصورت نہیں ہو جتنی تم اپنے آپ کو سمجھتی ہو " ...... اچانک تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا اور مانیکا بے اختیار چونک کر تنویر کی طرف دیکھنے لگی اس کے چہرے پر غصے کا لاوا سا جل اٹھا تھا۔

" تم ۔ تمہاری یہ جرأت ۔ میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے گولی ماروں گی " ...... مانیکا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا ۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے یکلخت بدل سا گیا تھا۔

" ہونہہ ۔ تم جیسی نجانے کتنی چھپکلیاں دیواروں پر رینگتے ہوئے ایسا سوچتی رہتی ہیں " ...... تنویر نے بڑے حقارت بھرے لہجے میں کہا اور مانیکا یکلخت کرسی سے اچھل کر کھڑی ہوئی اور تیزی سے تنویر کی طرف بڑھی ۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے ابھی جا کر دونوں ہاتھوں سے تنویر کی گردن دبا دے گی۔

" ارے ارے اتنے غصے کی ضرورت نہیں مس مانیکا ۔ یہ اپنی جگہ سچا ہے ۔ اس کے پاس حسن ناپنے کا جو پیمانہ ہے وہ ہم جیسے حسن

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

پرستوں سے مختلف ہے"...... اچانک عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مانیکا یکلخت رکی اور پھر واپس مڑ آئی لیکن اس کا چہرہ اسی طرح آگ کی طرح تپا ہوا تھا۔

"یہ طے ہے کہ میں تمہارے جسم میں اپنے ہاتھوں سے گولیاں اتاروں گی"...... مانیکا نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کرنل موہن سیڑھیاں اتر کر نیچے آ گیا اور عین اسی لمحے عمران کی انگلیاں کڑے کے اس بٹن پر پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئیں جسے دبانے سے دونوں زنجیریں علیحدہ ہو سکتی تھیں۔

"میں نے بات کر لی ہے۔ ایسی کوئی نقل و حرکت دیکھنے میں نہیں آئی۔ اب تمہاری آخری خواہش پوری ہو گئی ہے۔ اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"...... کرنل موہن نے جیب سے ایک بار پھر مشین پسٹل نکالتے ہوئے کہا۔

"مانیکا سے تو بات کر لو۔ وہ کیا کہتی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرنل موہن بے اختیار مانیکا کی طرف مڑا ہی تھا کہ عمران نے بٹن دبا دیا۔ چھن چھن کی تیز آواز کے ساتھ ہی زنجیر کا نچلا حصہ عمران کے جسم سے اپنے وزن کی وجہ سے نیچے اس کے قدموں میں جا گرا اور اس کے اوپر والے جسم والی زنجیر کے بھی دو تین بل اس جھٹکے سے کھل گئے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دونوں صورت حال کو سمجھتے۔ عمران بھوکے چیتے کی طرح اچھل کر کرنل موہن سے ٹکرایا اور کمرہ کرنل موہن کی چیخ سے گونج اٹھا۔ کرنل موہن ہوا میں اڑتا ہوا ایک دھماکے سے دیوار سے جا ٹکرایا تھا اور اس کے حلق سے اچانک چیخ نکل گئی تھی۔ مانیکا لاشعوری طور پر مڑی ہی تھی کہ عمران قلابازی کھا کر سیدھا ہوتے ہی بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور مانیکا بھی چیختی ہوئی اچھل کر نیچے گری ہی تھی کہ عمران کی لات گھومی اور مانیکا کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی وہ تڑپ کر سیدھی ہوئی اور پھر ساکت ہو گئی۔ کرنل موہن کا سر دیوار سے اس بری طرح ٹکرایا تھا کہ نیچے گر کر اس نے اٹھنے کی دوبارہ کوشش کی لیکن پھر وہیں دیوار کی جڑ میں ہی ریت کے خالی بورے کی طرح ڈھیر ہو چکا تھا۔ عمران نے دوڑ کر وہ مشین پسٹل اٹھایا جو کرنل موہن کے ہاتھوں سے گرا تھا اور دوڑتا ہوا سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ ایک ہی چھلانگ میں دو دو سیڑھیاں طے کرتا ہوا وہ اوپر بنے ہوئے ہٹ کے کمرے میں پہنچ گیا۔ کمرے میں کوئی آدمی نہ تھا۔ صرف ایک میز پر بڑا سا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ عمران تیزی سے اس کمرے کے دروازے پر پہنچا اور اس نے تھوڑا سا دروازہ کھول کر باہر جھانکا تو باہر ایک برآمدہ اور صحن تھا۔ برآمدے میں سے اسے دو افراد کی باتیں کرنے کی آواز سنائی دی تو اس نے دروازہ کھولا اور مشین پسٹل اٹھائے وہ باہر آ گیا لیکن برآمدے میں کوئی آدمی موجود نہ تھا بلکہ برآمدے کے ساتھ ہی ایک کمرے کے کھلے دروازے سے یہ آوازیں آ رہی تھیں۔ صحن میں بھی کوئی آدمی نہ تھا۔ عمران تیزی سے اس کھلے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"باس انہیں ختم کیوں نہیں کر دیتا"...... ایک آدمی نے کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"وہ اپنی حسرتیں پوری کرنا چاہتے ہیں"...... دوسرے آدمی نے جواب دیا اور پھر وہ دونوں ہنس پڑے۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے اچھل کر وہ کمرے کے اندر پہنچ گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ جس میں کرسیوں پر دو فوجی بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران کو اس طرح اندر آتے دیکھ کر وہ بوکھلا کر اٹھے ہی تھے کہ عمران نے ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ دونوں چیختے ہوئے اچھل کر نیچے گرے اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے۔ عمران نے ایک نظر کمرے کا جائزہ لیا اور پھر تیزی سے واپس مڑا اور دوڑتا ہوا واپس پہلے کمرے میں پہنچ کر اس نے میز پر موجود ٹرانسمیٹر اٹھایا اور سیڑھیاں اتر کر وہ نیچے تہہ خانے میں پہنچ گیا۔ کرنل موہن اور رانیکا دونوں اسی طرح بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

"عمران صاحب۔ آپ نے کس طرح آزادی حاصل کر لی"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عقلمندوں کے سامنے عقلمندی کا مظاہرہ کرنا ہی پڑتا ہے۔ اب تنویر کی طرح جذباتی ہونے سے تو سوائے عورتوں سے تھپڑ کھانے کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہاتھ میں پکڑا ہوا ٹرانسمیٹر اس نے ایک کرسی پر رکھ دیا۔

"میں اس چڑیل کے منہ پر تھوک دیتا۔ وہ قریب تو آتی"۔ تنویر نے کہا اور عمران ہنس پڑا۔ اس نے صفدر کے عقبی طرف موجود وہ کڑا جو اس کی پشت سے اوپر والے حصے میں تھا بٹن دبا کر کھولا تو صفدر بھی زنجیروں سے آزاد ہو گیا اور پھر چند لمحوں بعد سارے ساتھی زنجیروں سے آزاد ہو گئے۔ عمران نے ان کی کلائیوں میں موجود کلپ ہتھکڑیاں بھی کھول دیں۔

"اب ان دونوں کو اٹھا کر ان زنجیروں میں جکڑ دو"...... عمران نے کہا اور صفدر، چوہان اور کیپٹن شکیل نے مل کر ان دونوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا۔

"کیا ضرورت ہے انہیں جکڑنے کی۔ گولی مار کر ختم کرو"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے کوشش تو کی تھی کہ کرنل موہن میرے سامنے کرنل داس سے ٹرانسمیٹر پر بات کرے لیکن وہ احمق اوپر ہی بات کر کے آ گیا۔ اس لئے اب کوڈ کا معلوم کرنا تو ضروری ہے۔ تم فکر نہ کرو۔ تمہارے ہاتھوں کی خارش اب کرنل موہن کے چہرے پر تھپڑ مار کر دور ہو جائے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"سوائے تنویر کے باقی سب باہر جا کر نگرانی کریں۔ یہ آبادی سے ہٹ کر کوئی علیحدہ جگہ ہے اس کے باوجود نگرانی کی ضرورت ہے"۔ عمران نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر نیچے رکھتے ہوئے کہا اور پھر وہ اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اب اس کرنل موہن کو ہوش میں لے آؤ تنویر۔ لیکن خیال رکھنا اس سے میں نے سوال جواب کرنے ہیں۔ اس کا جبڑا ہی نہ توڑ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

دیتا"...... عمران نے تنویر سے کہا۔

"اور اس چڑیل کو"...... تنویر نے کہا۔

"چلو اسے بھی ہوش میں لے آؤ۔ لیکن چڑیل بھی مونث ہی ہوتی ہے۔ اسلئے اس پر تشدد اس غیر اخلاقی فعل ہے۔ اسکا ناک اور منہ دبا کر اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ عورت"...... تنویر نے ہنکارا بھرتے ہوئے کہا اور پھر پہلے وہ زنجیر میں بندھی ہوئی مانیکا کی طرف بڑھ گیا لیکن اس نے بہر حال اس کے چہرے پر تھپڑ مارنے کی بجائے دونوں ہاتھوں سے اس کی ناک اور منہ بند کر دیئے چند لمحوں بعد جب مانیکا کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمایاں ہونے لگے تو تنویر پیچھے ہٹ گیا۔

"اب اس کرنل پر بھی طبع آزمائی کر ڈالو"...... عمران نے اسے رکتے دیکھ کر کہا۔

"یہ ہوش میں آجائے پھر اس کے سامنے اسے تھپڑ ماروں گا"...... تنویر نے جواب دیا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ چونکہ اس نے تنویر کو مانیکا کے چہرے پر تھپڑ مارنے سے منع کر دیا تھا۔ اس لئے اب وہ اپنا غصہ اس کے سامنے کرنل موہن کے چہرے پر تھپڑ مار کر نکالنا چاہتا ہے اور چند لمحوں بعد ہی مانیکا کراہتے ہوئے ہوش میں آ گئی۔

"جلدی ہوش میں آجاؤ۔ ورنہ شکل بگاڑ دوں گا"...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ ابھی تو تم اسے چڑیل کہہ رہے تھے۔ اب اس کی شکل کیسے ٹھیک ہو گئی"...... عمران نے کہا تو تنویر چونک پڑا۔

"ٹھیک ہو گئی کیا مطلب"...... تنویر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"بھئی بگاڑا تو اسے جاتا ہے جو ٹھیک ہو اور تم مانیکا کو دھمکی دے رہے ہو کہ اگر وہ جلدی ہوش میں نہ آئی تو تم اس کی شکل بگاڑ دو گے"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور تنویر بے اختیار مسکرا دیا۔

"وہ تو میں نے محاورتاً کہا تھا"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ کرنل موہن کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن شاید عمران کی بات سے اس کا موڈ بدل گیا تھا کہ اس نے کرنل موہن کے چہرے پر تھپڑوں کی بارش کرنے کی بجائے دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔

"تم۔ تم۔ یہ۔ سب۔ یہ کیسے ہو گیا۔ تم تو زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے"...... مانیکا نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی حیرت بھرے انداز میں رک رک کر کہا۔

"ایک ہی زنجیر ایسی ہے جس سے آج تک میں اور تنویر دونوں بندھے ہوئے پھڑپھڑا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ دوسری کوئی زنجیر ہمیں نہیں روک سکتی مس مانیکا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہارے تو ہاتھ بھی عقب میں بندھے ہوئے تھے"...... مانیکا ابھی تک حیرت سے پاگل ہو رہی تھی۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"ہاتھ باندھنے کو تو ادب واحترام کہا جاتا ہے اور ادب واحترام کے بغیر دنیاوی زنجیریں ٹوٹتی ہی نہیں ہیں ۔ جو لوگ دنیا کی زنجیریں توڑ کر روحانیت حاصل کرتے ہیں ادب واحترام سے ہی حاصل کرتے ہیں" .... عمران نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں جواب دیا ۔ اسی لمحے تنویر پیچھے ہٹا اور پھر آکر عمران کے ساتھ پڑی کرسی پر بیٹھ گیا ۔ مانیکا کا چہرہ دیکھنے والا تھا ۔ اس پر بے بسی کے ساتھ حیرت بھی موجود تھی ۔

"مس مانیکا .... دماغ پر زیادہ زور دینے کی ضرورت نہیں ہے ۔ میں نے کہا تھا ناں کہ اگر زندگی نے ساتھ دیا تو تمہاری ذہانت کا عملی امتحان لونگا اور تم نے دیکھا کہ تم چند لمحوں بعد ہماری موت کے بارے میں کتنی پریقین تھیں لیکن جب تک اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہو موت خود زندگی کی حفاظت کرتی ہے" .... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اسی لمحے کرنل موہن نے بھی کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں ۔

"یہ ۔ یہ ۔ یہ سب کیا ہے ۔ یہ ۔ تم اچانک ۔ اوہ ۔ اوہ ۔ یہ ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ یہ" .... حیرت کی شدت کی وجہ سے کرنل موہن کی حالت مانیکا سے بھی زیادہ خراب ہو رہی تھی ۔

"یہ سب کچھ مانیکا کی عقلمندی کی وجہ سے ہوا ہے ۔ بعض اوقات زیادہ عقلمندی ہی انسان کو نقصان پہنچاتی ہے" .... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"تم یقیناً کوئی جادو جانتے ہو ۔ ورنہ اس طرح زنجیروں اور ہتھکڑی میں جکڑا ہوا کوئی انسان اچانک آزاد نہیں ہو سکتا" .... مانیکا نے

ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔

"تم نے پوچھا تھا کہ حرکت کیوں کر رہا ہوں تو اب بتا دوں کہ کلپ ہتھکڑی تو میں آسانی سے کھول لیتا ہوں لیکن دونوں زنجیروں کو منسلک کرنے والے کڑے تک میری انگلیاں نہ پہنچ پا رہی تھیں اس لئے میں حرکت کر کے زنجیروں کے بل نیچے کھسکا رہا تھا اور پھر جیسے ہی وہ کھسک کر نیچے آیا میری انگلیاں اس کے بٹن تک پہنچ گئیں ۔ نتیجہ ظاہر ہو گیا" .... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مانیکا اور کرنل موہن دونوں اس طرح حیرت سے عمران کو دیکھنے لگے جیسے انہیں یقین نہ آرہا ہو کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے ۔

"کاش ۔ میں اس وقت تمہاری ہتھکڑی چیک کر لیتی" .... مانیکا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا ۔

"اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ زیادہ عقلمندی نقصان دیتی ہے ۔ عقلمند آدمی اپنی عقل کی بنیاد پر پر اعتماد ہوتا ہے اور اس لئے چیکنگ کے بکھیڑے میں نہیں پڑتا ۔ ویسے تم دونوں کے ہاتھ آزاد ہیں اور زنجیروں کے کڑے بھی اسی طرح تمہارے عقب میں ہیں ترکیب میں نے بتا دی ہے اگر اپنے آپ کو آزاد کر سکتے ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا" .... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"تم ۔ تم اب ہم سے کیا سلوک کرو گے" .... کرنل موہن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔

"وہی سلوک جو تم نے ہم سے کرنے کی کوشش کی تھی" ۔ عمران

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نے اس بار سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے کرنل موہن کا مشین پسٹل نکالا اور ساتھ بیٹھے ہوئے تنویر کی طرف بڑھا دیا۔

"تنویر اسے پکڑ لو۔ میں نے کرنل موہن سے چند سوال پوچھنے ہیں اگر یہ انکار کرے تو میری طرف سے اجازت ہے اس کے جسم پر فائر کھول دینا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور تنویر کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے جیسے عمران نے اسے مشین پسٹل اور فائرنگ کی اجازت دے کر اسے بہت بڑی مسرت بخش دی ہو۔

"تم۔ تم کیا پوچھنا چاہتے ہو"...... کرنل موہن نے خوف سے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب بتاؤ کہ اصل سٹور کا محل وقوع کیا ہے"...... عمران نے کہا

"مجھے واقعی نہیں معلوم"...... کرنل موہن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی تڑتڑاہٹ کی آواز گونجی اور کمرہ ان کے ساتھ ساتھ کرنل موہن اور مادیکا دونوں کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ لیکن گولیاں کرنل موہن کے جسم پر پڑنے کی بجائے اس کے پیروں کے سامنے فرش پر پڑی تھیں۔

"یہ آخری وارننگ ہے تمہیں۔ اس بار گولیاں دل پر پڑیں گی"...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا اور عمران تنویر کی ذہانت پر مسکرا دیا۔ تنویر جیسے جذباتی نے واقعی انتہائی ذہانت کا ثبوت دیا تھا کیونکہ اسے بھی معلوم تھا کہ اگر کرنل موہن مر گیا تو سٹور کا محل وقوع سامنے نہ آسکے گا۔ اس لئے باوجود جذباتی ہونے کے اس نے اس پر

براہ راست فائر نہ کھولا تھا جبکہ وہ اس لئے چیخ پڑے تھے کہ انہوں نے فائرنگ کی آواز سنتے ہی یہی سمجھا تھا کہ تنویر نے کرنل موہن کو ہٹ کر دیا ہے۔

"م۔ م۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں نہیں جانتا۔ صرف کرنل داس جانتا ہے اور کرنل داس کبھی بھی مجھے نہیں بتائے گا کیونکہ اسے وزیراعظم نے سختی سے ہدایت کر رکھی ہے کہ وہ اس راز کو صرف اپنے تک رکھے"...... کرنل موہن نے جلدی جلدی کہا۔

"شاگل کی تحویل میں وہ شمالی پہاڑی دی گئی ہے جس میں سٹور ہے۔ اسے تو معلوم ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اسے بھی نہیں بتایا گیا۔ وزیراعظم صاحب کا خیال ہے کہ وہ جذباتی آدمی ہے"...... کرنل موہن نے جواب دیا۔

"کرنل داس سے تم نے ٹرانسمیٹر پر بات کی تھی"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں کرنے گیا تھا لیکن پھر میں نے سوچا کہ جب تک میں وزیراعظم صاحب کو تمہارے بارے میں اطلاع نہ کر دوں اس سے رابطہ نہ کروں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ کچھ اور سمجھ جائے۔ وہ انتہائی وہمی اور مشکوک ہو جانے والا آدمی ہے۔ اس لئے میں واپس آگیا تھا"...... کرنل موہن نے کہا۔

"اس بار تم نے واقعی سچ بولا ہے۔ کیونکہ ٹرانسمیٹر اوپر والے کمرے میں پڑا ہوا تھا اور اگر تم کال کرتے تو یہاں تک تمہاری آواز لازماً پہنچ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جاتی اور چونکہ تمہاری آواز نہیں آئی تھی اس لئے میں اوپر والے کمرے میں ٹرانسمیٹر دیکھتے ہی سمجھ گیا تھا کہ تم نے کال نہیں کی۔ لیکن اب تمہیں کال کرنی ہوگی"...... عمران نے کہا۔

"لیکن وہ ۔ وہ نہیں بتائے گا"...... کرنل موہن نے کہا۔

"میں نے کب کہا ہے کہ تم اس سے پوچھو۔ تم اس سے صرف اتنا پوچھو گے کہ وادی ترنام میں کوئی پراسرار نقل و حرکت تو نہیں ہوئی"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور کرسی سے اٹھ کر وہ کرنل موہن کی طرف بڑھ گیا۔

"ایک بات اچھی طرح تم سن لو۔ اگر تم نے اسے کوئی اشارہ دینے کی کوشش کی تو وہ تو ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکے گا لیکن تم اور تمہاری مانیکا دونوں دوسرے لمحے گولیوں سے چھلنی ہو جاؤ گے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"م ۔ م ۔ میں کوئی اشارہ نہ دوں گا ۔ پلیز ہم دونوں کو نہ مارو"...... کرنل موہن نے کہا۔

"میں بلاوجہ قتل و غارت نہیں کیا کرتا کرنل موہن ۔ فریکونسی بتاؤ"...... عمران نے کہا اور کرنل موہن نے جلدی سے فریکونسی بتانا شروع کر دی ۔ عمران نے فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو کرنل موہن کالنگ ۔ اوور"...... کرنل موہن نے عمران کے سر کا اشارہ دیکھتے ہی کال دینا شروع کر دی۔

"یس ۔ کرنل داس اٹنڈنگ یو ۔ اوور"۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک آواز سنائی دی۔

"کرنل داس ۔ کیا پوزیشن ہے ۔ کوئی نقل و حرکت تو نہیں ہوئی اس وادی ترنام میں ۔ اوور"...... کرنل موہن نے کہا۔

"اوہ نہیں ۔ کیوں ۔ تم نے کیوں پوچھا ہے ۔ اوور"...... کرنل داس نے چونک کر پوچھا۔

"کوئی خاص بات تو نہیں ۔ بس ویسے ہی پوچھ رہا تھا کیونکہ میں تو یہاں بور ہو رہا ہوں ۔ اوور"...... کرنل موہن نے کہا۔

"اچھا ۔ کمال ہے ۔ مجھے تو اطلاع ملی تھی کہ تم نے کیپٹن مانیکا کو خصوصی طور پر کافرستان سے بلوایا ہے ۔ پھر کیسی بوریت ۔ اوور"۔ دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

"ڈیوٹی کے دوران مانیکا سے صرف گفتگو ہی ہو سکتی ہے اور کیا ہو سکتا ہے ۔ اب یہاں نہ ہی کوئی ہوٹل ہے اور نہ ڈانسنگ کلب ۔ اوور"۔ کرنل موہن نے کہا۔

"ہاں یہ تو ہے ۔ بہرحال فکر مت کرو ۔ اب کام بہت تھوڑا رہ گیا ہے ۔ جلد ہی ساری بوریت دور ہو جائے گی ۔ اوور"...... کرنل داس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او ۔ کے اوور اینڈ آل"...... کرنل موہن نے جواب دیا اور عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"تو تمہارے درمیان کوئی سپیشل کوڈ طے نہیں کیا گیا"۔ عمران

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نے کہا۔

"سپیشل کوڈ۔ کیوں اس کی کیا ضرورت تھی"۔ کرنل موہن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال تھا کہ شاید ایسا طے کیا گیا ہو۔ اب شاگل کی فریکوئنسی بتاؤ"۔ عمران نے کہا اور کرنل موہن نے اس کی فریکوئنسی بتا دی اور عمران نے ٹرانسمیٹر پر وہ فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"تنویر۔ اب ان دونوں کے حلق میں کپڑے ٹھونس دو تاکہ یہ کوئی اشارہ نہ کر سکیں"...... عمران نے پیچھے ہٹ کر دوبارہ رسی پر بیٹھتے ہوئے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا ضرورت ہے۔ ہمیشہ کے لئے زبان نہ بند کر دوں"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ابھی اس کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران کا لہجہ سرد تھا اور تنویر نے آگے بڑھ کر کرنل موہن کی یونیفارم والی قمیض اس کی پتلون سے باہر کھینچ کر اسے ایک جھٹکے سے پھاڑا اور پھر اس نے اس کپڑے کے دو حصے کرنے شروع کر دیئے۔

"ہم نہیں بولیں گے"...... کرنل موہن اور مانیکا دونوں نے بیک وقت کہا۔

"شرافت سے منہ کھول دو۔ ورنہ جبڑا توڑ دوں گا"...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا تو کرنل موہن نے جلدی سے خود ہی منہ کھول دیا اور تنویر نے پھٹے ہوئے کپڑے کا ایک ٹکڑا اس کے منہ میں ٹھونس دیا اور

دوسرا کپڑا اٹھائے وہ مانیکا کی طرف بڑھ گیا۔ مانیکا نے از خود ہی منہ کھول دیا تھا اور جب اس کے حلق میں کپڑا تنویر نے ٹھونس دیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کرنل موہن کالنگ۔ اوور"...... عمران کے منہ سے کرنل موہن کی آواز نکلی اور کرنل موہن اور مانیکا دونوں کے چہروں پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"یس۔ شاگل اٹنڈنگ یو۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے۔ اوور"...... شاگل کی مخصوص انداز میں قدرے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کیوں۔ تمہیں کال کرنا کوئی جرم ہے۔ اوور"...... عمران کا لہجہ قدرے ناخوشگوار تھا۔

"اوہ نہیں کرنل موہن۔ میں تو حیرت کی وجہ سے پوچھ رہا تھا۔ اوور"...... اس بار شاگل کا لہجہ نرم تھا۔

"کیا پوزیشن ہے۔ کوئی آیا ہے وہاں یا نہیں۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یہاں کون آسکتا ہے میری موجودگی میں۔ تم سناؤ۔ تمہاری طرف کی کیا پوزیشن ہے۔ اوور"...... شاگل کے لہجے میں طنز تھا۔

"یہاں اس طرف کس نے آنا ہے مسٹر شاگل۔ البتہ مجھے ایک اور فکر لاحق ہو رہی ہے اور میں نے اسی لئے تمہیں کال بھی کیا ہے۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"کیسی فکر۔ اوور"...... شاگل نے چونک کر پوچھا۔

"اگر پہلے وہ غائب ہو سکتے ہیں اور ان کا کوئی پتہ نہیں چل سکا تو ہو سکتا ہے کہ وہ اصل سٹور کو ہی خفیہ طور پر تباہ کر جائیں اور کسی کو معلوم ہی نہ ہو سکے۔ کیونکہ سٹور کا محل وقوع صرف کرنل داس کو ہی معلوم ہے۔ اس کا علم تو نہ مجھے ہے اور نہ ہی تمہیں۔ اوور"..... عمران نے کہا۔

"مجھے کیسے علم نہیں۔ مجھے سب علم ہے اور میں نے مکمل چیکنگ کر لی ہے۔ اس سپیشل سٹور سے کوئی راستہ ادھر ادھر نہیں نکلتا۔ وہ چاروں طرف سے مکمل طور پر سیلڈ ہے۔ اوور"..... شاگل نے جواب دیا

"کیا مطلب۔ کیا کرنل داس نے تمہیں سٹور کے بارے میں بتا دیا ہے۔ اوور"........ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ تو نہیں بتا رہا تھا لیکن میں نے صدر مملکت سے پوچھ لیا ہے کیونکہ بہرحال اس کی حفاظت بھی تو میں نے ہی کرنی ہے۔ اوور"۔ شاگل نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ حیرت ہے۔ صدر مملکت تمہارا اس قدر خیال رکھتے ہیں۔ اوور"...... عمران نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"وہ میری صلاحیتوں سے واقف ہیں۔ اوور"........ شاگل نے جواب دیا۔

"لیکن مجھے تو یہی بتایا گیا تھا کہ اصل سٹور کے بارے میں صرف

کرنل داس اور وزیراعظم صاحب کو ہی علم ہے۔ صدر صاحب کو بھی اس کا علم نہیں ہے۔ اوور"........ عمران نے کہا۔

"انہیں کیسے علم نہیں ہوگا۔ وہ تو صدر مملکت ہیں۔ اوور"۔ شاگل نے جواب دیا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ یہ بڑے لوگوں کے معاملات ہیں۔ ہم کیا کہہ سکتے ہیں۔ اوور اینڈ آل"..... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جلدی سے ٹرانسمیٹر پر دوبارہ کرنل داس کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ کرنل موہن کالنگ۔ اوور"........ عمران نے کرنل موہن کی آواز میں کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ کرنل داس اٹنڈنگ یو۔ کیا ہوا خیریت۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے کرنل داس کی آواز سنائی دی۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"کرنل داس۔ یہ شاگل کہہ رہا ہے کہ اسے صدر مملکت نے سپیشل سٹور کا محل وقوع بتا دیا ہے اور وہ اسے چیک بھی کر چکا ہے۔ کیا صدر مملکت کو اس سٹور کا علم تھا۔ اوور"........ عمران نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو کرنل موہن۔ صدر صاحب کو کیوں معلوم نہیں ہوگا۔ وہ صدر ہیں۔ تم آخر اس بات پر کیوں حیران ہو رہے ہو۔ میری سمجھ میں تو یہ بات نہیں آئی۔ اوور"..... کرنل داس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"اوہ ۔ تو تمہیں بھی اصل بات کا علم نہیں ہے ۔ اوور" ..... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب ۔ کون سی اصل بات ۔ اوور" .... کرنل داس کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"کرنل داس ۔ کیا بتاؤں ۔ عجیب سی صورت حال کا سامنا ہے ۔ وزیراعظم صاحب نے اصل سٹور کا راز صدر صاحب کو بھی نہیں بتایا تھا ۔ انہوں نے یہ راز صرف تمہیں اور مجھے بتایا ہے ۔ انہوں نے کہا تھا کہ انہوں نے صدر صاحب کو مطمئن کرنے کے لئے انہیں بھی ایک غلط محل وقوع بتا دیا ہے ۔ ان کا خیال تھا کہ وہ شاگل کی پشت پر ہیں اور شاگل انتہائی جذباتی اور احمق آدمی ہے ۔ وہ شاگل کو بتا سکتے ہیں اور شاگل کی جذباتیت کی وجہ سے اصل سٹور کا علم عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی ہو سکتا ہے ۔ لیکن اب شاگل نے مجھے بتایا ہے کہ اس نے صدر صاحب سے اصل سٹور کے بارے میں معلومات حاصل کر لی تھیں اور وہ اسے چیک بھی کر چکا ہے ۔ یہ کیسے ممکن ہے ۔ جب صدر صاحب کو بھی اصل سٹور کا علم نہیں تھا تو شاگل اصل سٹور تک کیسے پہنچ گیا ۔ اوور" .... عمران نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ کیا مطلب ۔ کیسی الجھی ہوئی بات کر دی ہے تم نے ۔ تم کہنا کیا چاہتے ہو ۔ میری سمجھ میں تو کوئی بات نہیں آ رہی ۔ اوور" .... کرنل داس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ واقعی عمران کی بات سن کر ذہنی طور پر بے حد الجھ گیا ہے۔

"اوہ ۔ تم سمجھ کیوں نہیں رہے کرنل داس ۔ اچھا چلو ۔ یہ بتاؤ کہ اصل سٹور کا محل وقوع کیا ہے ۔ پھر میں تمہیں تمام بات تفصیل سے بتا سکتا ہوں ۔ اوور" .... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"اصل سٹور کا محل وقوع ۔ کیا مطلب ۔ شمالی پہاڑی کے درمیانی حصے میں تکونی چٹان کے نیچے وہ سٹور ہے ۔ بس اس کا محل وقوع کیا ہونا ہے لیکن تم کہنا کیا چاہتے ہو ۔ کھل کر بتاؤ ۔ تم نے تو مجھے پریشان کر دیا ہے ۔ اوور" ...... کرنل داس نے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ کہیں صدر نے شاگل کو غلط محل وقوع نہ بتا دیا ہو ۔ لیکن اب تم نے جو کچھ بتایا ہے اس کے مطابق تو صدر نے درست بتایا ہے ۔ ہو سکتا ہے وزیراعظم صاحب نے انہیں بتا دیا ہو ۔ او ۔ کے ۔ سوری فار ڈسٹربنس ۔ اوور اینڈ آل" .... عمران نے جواب دیا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے نیچے رکھ دیا۔

"ان دونوں کے منہ سے کپڑے نکال دو تنویر ۔ تاکہ ان سے فائنل بات ہو سکے" .... عمران نے تنویر سے کہا اور تنویر نے آگے بڑھ کر باری باری ان دونوں کے منہ میں پھنسے ہوئے کپڑے باہر کھینچ لئے اور وہ دونوں بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے لگے۔

"تم ۔ تم انتہائی حیرت انگیز آدمی ہو ۔ انتہائی حیرت انگیز ۔ ناقابل یقین ۔ مم ۔ میں کبھی سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ اس طرح ہو بہو میری آواز اور لہجے کی بھی تم نقل کر سکتے ہو" .... کرنل موہن نے انتہائی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کرنل موہن۔ ہم اس وقت اس کریک سے کتنی دور ہیں اور یہ جگہ کس علاقے میں ہے"...... عمران نے کرنل موہن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ۔ یہ علیحدہ جگہ ہے۔ علیحدہ مکان ہے۔ جاشیرا گاؤں سے شمال کی طرف تقریباً تین کلو میٹر دور۔ یہ مکان میں نے خصوصی طور پر خالی کرایا تھا۔ تاکہ یہاں اپنا ہیڈ کوارٹر بنا سکوں۔ لیکن پھر میرا ارادہ بدل گیا۔ اس لئے یہ ابھی تک خالی پڑا ہوا تھا"...... کرنل موہن نے جواب دیا۔

"تم نے ہمیں کریک میں کیسے چیک کیا اور کیسے ہمیں بے ہوش کیا گیا۔ پوری تفصیل بتاؤ"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا

"اس کی ساری پلاننگ مانیکا نے بنائی تھی"...... کرنل موہن نے کہا اور پھر جنرل فریکونسی پر خصوصی طور پر کال کرنے اور مشین کے ذریعے بعد میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی گفتگو سے لے کر کریک میں کئے جانے والے انتظامات سب کی تفصیل بتا دی۔

"ہم اس کریک سے ڈیڑھ کلو میٹر دور ایک غار میں بیٹھے تمہیں کریک کی طرف بڑھتے اور پھر اس میں داخل ہوتے سکرین پر دیکھتے رہے اور پھر جب تمہارے اصل چہرے سکرین پر ابھرے تو ہم خوش ہو گئے اور پھر وائرلیس ڈی چارجر کی مدد سے تم پر گیس فائر ہوا اور تمہیں بے ہوش کر دیا گیا۔ اس کے بعد تمہیں اٹھوا کر یہاں لایا گیا"۔ اس بار

مانیکا نے کہا۔

"اس ساری پلاننگ اور ہمارے یہاں تک لانے کے بارے میں تمہارے گروپ کے کتنے آدمی واقف ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"صرف چھ آدمی۔ جن میں سے دو تو یہاں اوپر موجود ہیں جبکہ باقی چار افراد نٹور سنگھ کا گروپ ہے۔ مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو"..... کرنل موہن نے کہا۔

"نٹور سنگھ اور اس کا گروپ کہاں ڈیوٹی دے رہا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"بسرام پہاڑی پر۔ جہاں ان کی ڈیوٹی لگائی گئی ہے۔ وہ تمہیں یہاں پہنچا کر واپس چلے گئے تھے"...... کرنل موہن نے کہا۔

"کیا نٹور سنگھ سے تمہارا رابطہ ٹرانسمیٹر سے ہوتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اس کے پاس فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر ہے اور میرے پاس بھی"..... کرنل موہن نے کہا۔

"تنویر۔ اس کی جیبوں کی تلاشی لو اور ٹرانسمیٹر نکال لو"..... عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا اور تنویر کرسی سے اٹھ کر کرنل موہن کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ اس کی ایک جیب سے ایک چھوٹا سا مگر جدید ساخت کا فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر برآمد کر چکا تھا۔

"دیکھو کرنل موہن۔ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تمہیں اور مانیکا کو ہلاک نہ کیا جائے کیونکہ تم نے بھی ہمیں پکڑ لینے کے باوجود ہلاک نہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کیا تھا۔ لیکن میں تمہیں فوری طور پر آزاد بھی نہیں کر سکتا اور اگر تم اس طرح بندھے رہے تو پھر تم دونوں یہیں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جاؤ گے۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تم تنور سنگھ اور اس کے گروپ کو یہاں کال کرو لیکن انہیں کہہ دو کہ وہ نصف گھنٹے بعد یہاں پہنچیں تاکہ ہم اس دوران یہاں سے دور نکل جائیں۔ یہ میری طرف سے تمہارے ساتھ ایک رعایت ہے کیونکہ تم کرنل فریدی کے جانشین ہو اور کرنل فریدی کو میں اپنا مرشد مانتا ہوں۔ بولو۔ تم تیار ہو یا پھر"...... عمران نے اپنا فقرہ جان بوجھ کر مکمل نہ کیا تھا۔

"کیا تم واقعی درست کہہ رہے ہو۔ کیا تم ہمیں زندہ چھوڑ دو گے"...... کرنل موہن نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے عمران کی بات پر ایک فیصد بھی یقین نہ آ رہا ہو۔

"تم جس پوزیشن میں اس وقت ہو کرنل موہن۔ اس پوزیشن میں مجھے تم سے کسی قسم کی سودے بازی کرنے کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے کہ میں تم سے غلط بات کروں گا"...... عمران نے کہا تو کرنل موہن کے چہرے پر یکلخت انتہائی مسرت اور اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ مانیکا کا ستا ہوا چہرہ بھی کھل اٹھا۔

"تم۔ تم واقعی شریف دشمن ہو۔ میں اس بات کو ہمیشہ یاد رکھوں گا"...... کرنل موہن نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"اب تم اس تنور سنگھ اور اس کے گروپ کو یہاں کال کر دو۔ انہیں بتا دینا کہ وہ سیدھے اندر آ جائیں کیونکہ ہم تو یہاں سے جا چکے

ہوں گے"...... عمران نے کہا اور کرنل موہن نے اثبات میں سر ہلا دیا تو تنویر نے فکسڈ فریکوئنسی کے ٹرانسمیٹر کو اس کے چہرے کے قریب لے جا کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کرنل موہن کالنگ۔ اوور"...... کرنل موہن نے کال دینا شروع کر دی۔

"یس باس۔ تنور سنگھ اٹنڈنگ یو باس۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک آواز سنائی دی اور عمران پہچان گیا کہ یہ وہی تنور سنگھ ہے جس کی مانیکا کے ساتھ اس نے ٹرانسمیٹر پر گفتگو سنی تھی۔

"تنور سنگھ...... تم اپنے گروپ کو ساتھ لے کر آدھے گھنٹے بعد اس عمارت میں آ جانا جہاں تم کریک سے ملنے والے افراد کو پہنچا گئے تھے۔ گروپ سمیت سیدھے تہہ خانے میں آ جانا۔ سمجھ گئے ہو۔ اوور"۔ کرنل موہن نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"آدھے گھنٹے بعد۔ اوور اینڈ آل"...... کرنل موہن نے کہا اور تنویر نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"او۔ کے کرنل موہن اور مس مانیکا۔ پھر کبھی موقع ملا تو تم دونوں سے تفصیلی ملاقات ہو گی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مڑ کر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ تنویر بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چل دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اوپر برآمدے میں پہنچ گئے جہاں دوسرے ساتھی موجود تھے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"تمہاری یہ چکر بازی میری سمجھ میں تو نہیں آئی ۔ ان دونوں کو زندہ چھوڑ دینا ۔ اس گروپ کو بلوانا ۔ یہ سب کیا چکر ہے" ۔ برآمدے میں آتے ہی تنویر نے کہا ۔

"میں نے ایک سکیم تیار کی ہے کہ کرنل موہن اور اس کے ساتھیوں کے میک اپ میں ہم سب اس کریک کے ذریعے وادی ترنام میں پہنچیں گے ۔ اب اصل سٹور کی نشاندہی ہو چکی ہے ۔ اس طرح ہم کم از کم اس سٹور تک آسانی سے پہنچ جائیں گے ۔ اگر شاگل یا اس کے آدمیوں نے مداخلت کرنے کی کوشش کی تو کرنل موہن کے روپ میں اس سے بھی نمٹا جا سکتا ہے اور اب مسئلہ یہ تھا کہ کرنل موہن کا میک اپ تو میں کر سکتا ہوں لیکن باقی تم لوگوں پر کس کا میک اپ کیا جائے ۔ اس لئے میں نے تنور سنگھ اور اس کے ساتھیوں کو کال کیا ہے تاکہ ان کے میک اپ میں تم سب میرے ساتھ جاؤ گے آدھے گھنٹے والی بات اس لئے کی ہے تاکہ کرنل موہن یا اس عقلمند خاتون مانیکا کو کوئی شک نہ پڑے" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔

"لیکن یہاں میک اپ کا سامان ہوگا" ...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا ۔

"یہاں تو نہیں ہے ۔ ہم نے ساری چیکنگ کر لی ہے" ۔ صفدر نے جواب دیا ۔

"تنور سنگھ سے اصل اڈے کے بارے میں معلومات مل جائیں گی

یہ کرنل موہن کا خاص آدمی لگتا ہے اور اصل اڈے میں یقیناً میک اپ کا سامان موجود ہوگا" ...... عمران نے کہا اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو تنور سنگھ اور اس کے گروپ کو یہاں آنے پر کور کرنے کے بارے میں ہدایات دینی شروع کر دیں ۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

دروازہ کھلنے کی آواز سنتے ہی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھے ہوئے شاگل نے چونک کر سر اٹھایا۔ دروازے پر ایک نوجوان کھڑا ہوا تھا۔

"کیوں آئے ہو"....... شاگل کے لہجے میں سختی تھی۔

"باس۔ ایک اہم اطلاع دینی ہے لیکن یہ اطلاع غلط بھی ہو سکتی ہے اور صحیح بھی"....... نوجوان نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم نشے میں ہو اجیت"....... شاگل کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ غصے کی جھلکی ابھر آئی تھی۔

"باس۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ پانچ مقامی افراد کو بسرام پہاڑی میں واقع ایک ایسے کریک سے گرفتار کیا گیا ہے جس کا دوسرا سرا براہ راست وادی ترنام میں آنکلتا ہے"....... اجیت نے آگے بڑھ کر انتہائی نرم لہجے میں کہا۔

"تو پھر کیا ہوا"....... شاگل نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اس نے میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر اجیت کو بیٹھنے کا اشارہ بھی کر دیا۔

"باس۔ یہ لوگ عمران اور اس کے ساتھی بھی ہو سکتے ہیں"۔ اجیت نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو"....... شاگل نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا تو اجیت بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں باس۔ ایسا ممکن ہے"....... اجیت نے کہا تو شاگل دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا لیکن اب وہ بڑے غور سے اجیت کو اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے اسے پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو۔

"پوری تفصیل سے بات کرو۔ پوری تفصیل سے"....... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس۔ آپ کے حکم پر میں نے کرنل موہن کے ایک خاص اسسٹنٹ نثور سنگھ کے گروپ کے ایک آدمی کو بھاری رقم دے کر اس بات پر آمادہ کر لیا تھا کہ اگر عمران اور اس کے ساتھی کرنل موہن کی تحویل میں آنے والی پہاڑی بسرام کے راستے سے آئیں اور کرنل موہن ان کے خلاف کوئی کارروائی کرے تو وہ ہمیں اطلاع دے دے میں نے ایک خفیہ ٹرانسمیٹر بھی اسے مہیا کر دیا تھا۔ اس نے ابھی تھوڑی دیر پہلے اطلاع دی ہے کہ کرنل موہن نے اپنی فرینڈ اور ملٹری انٹیلی جنس میں کام کرنے والی عورت کیپٹن مانیکا کو خصوصی طور پر کافرستان سے بلوایا تھا اور ایک ہیلی کاپٹر اسے یہاں چھوڑ گیا تھا۔ کرنل

موہن نے کیپٹن مانیکا سے مل کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو پکڑنے کے لئے ایک سازش تیار کی اور مانیکا اور نثور سنگھ کے درمیان جنرل فریکوئنسی پر اسلحے کے سمگلر کے طور پر بات چیت ہوئی۔ اس بات چیت کے دوران انہوں نے بسرام پہاڑی میں واقع اس قدرتی کریک کے بارے میں تفصیلی معلومات مہیا کر دیں۔ مانیکا نے یہ معلوم کرنے کے لئے کہ یہ کال عمران کیچ کرتا ہے یا نہیں ایک خصوصی مشین استعمال کی اور اس مشین کی مدد سے اسے معلوم ہو گیا کسی کال کیچر کی مدد سے یہ کال کیچ کی گئی ہے۔ اس کے بعد اس مشین کے ذریعے ہی کال کے ختم ہونے کے بعد عمران اور اس کے ساتھیوں کی گفتگو بھی سن لی گئی اور ان کی گفتگو سے مانیکا کو معلوم ہو گیا کہ اس کی چال کامیاب رہی ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی وادی ترنام تک پہنچنے کے لئے اس کریک کو استعمال کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ چنانچہ انہیں پکڑنے کے لئے مانیکا نے اس کریک میں چیکنگ کی کوئی خفیہ مشین استعمال کی اور ساتھ ہی وہاں کسی جگہ بے ہوش کر دینے والی گیس کا نظام بھی جو وائرلیس کی مدد سے آپریٹ ہو سکتا تھا نصب کر دیا اور خود وہ مشین کے ذریعے اس آپریشن کو چیک کرتے رہے۔ پھر پانچ مقامی افراد اس کریک میں داخل ہوئے۔ انہیں بے ہوش کر دیا گیا۔ اس کے بعد نثور سنگھ اور اس کے ساتھیوں کی مدد سے ان پانچوں بے ہوش افراد کو بسرام پہاڑی سے کچھ دور ایک خالی مکان میں لے جا کر زنجیروں سے باندھ دیا گیا۔ نثور سنگھ اور اس کے ساتھی واپس آگئے

جبکہ کرنل موہن اور مانیکا وہ مسلح افراد کے ساتھ وہاں پہنچ گئے"۔ اجیت نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پھر تو وہ سو فیصد عمران اور اس کے ساتھی ہوں گے۔ لیکن وہ اتنی آسانی سے کیسے ان کے جال میں پھنس سکتے ہیں"۔ شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اسی بات پر تو مجھے بھی شک ہے کہ کہیں وہ عمران اور اس کے ساتھی نہ ہوں اسی لئے تو میں نے کہا ہے جناب کہ یہ اطلاع درست بھی ہو سکتی ہے اور غلط بھی"...... اجیت نے کہا۔

"اس کے بعد کیا ہوا۔ یہ بتاؤ"...... شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میں نے اطلاع ملتے ہی اپنے گروپ کے رگھو ناتھ کو سپیشل ٹی ایس سمیت وہاں بھیج دیا ہے تاکہ وہ اس مکان میں ہونے والی تمام کارروائی کو دیکھ بھی سکے اور ٹیپ بھی کر سکے اور پھر ہمیں اطلاع بھی دے دے۔ ابھی تک اس کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں آئی"۔ اجیت نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو انتہائی اہم بات ہے۔ اگر کرنل موہن ایک بار پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کا شکار کر لینے میں کامیاب ہو گیا تو یہ ہمارے حق میں بہت برا ہو گا۔ بہت ہی برا"...... شاگل نے مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ بہرحال وہ کافرستان کے ہی دشمن ہیں"...... اجیت نے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ڈرتے ڈرتے کہا۔

"اوہ۔ یو نانسنس۔ احمق آدمی۔ تمہیں علم ہی نہیں کہ اعلیٰ سطح پر کیا ہو رہا ہے۔ سنو۔ میری بات غور سے سنو۔ وزیراعظم میرے سخت دشمن ہو رہے ہیں۔ وہ مجھے کسی حالت میں بھی سیکرٹ سروس کے چیف کی سیٹ پر نہیں دیکھنا چاہتے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے صدر کو آمادہ کر لیا ہے کہ اگر دوبارہ کرنل موہن عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر لینے میں کامیاب ہو جائے تو اسے بلیک فورس کے ساتھ ساتھ سیکرٹ سروس کا چیف بنا دیا جائے گا اور بلیک فورس کو سیکرٹ سروس میں مدغم کر دیا جائے گا اور پھر مجھے اس کی ماتحتی میں کام کرنا پڑے گا۔ سمجھ گئے ہو۔ یہ کھچڑی پک رہی ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ دشمن تو وہ کافرستان کے ہی ہیں"...... شاگل نے میز پر مکہ مارتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"اوہ یس باس۔ اب میں سمجھ گیا ہوں۔ تو باس پھر اگر کرنل موہن یہ کام کر لیتا ہے تو ہمیں ہر صورت میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں اس سے چھیننی ہوں گی۔ چاہے اس کے لئے ہمیں کرنل موہن کا ہی خاتمہ کیوں نہ کرنا پڑے"...... اجیت نے کہا تو شاگل کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"تم۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو۔ عقلمند آدمی ہو۔ ویری گڈ۔ تم میرے نمبر ٹو بن سکتے ہو۔ گڈ۔ ویری گڈ۔ میں بس یہی چاہتا ہوں۔ لیکن کس طرح ہو گا۔ یہ سب کچھ کس طرح ہو گا کہ کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہو"...... شاگل نے اپنی عادت کے مطابق انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ میرے آدمی کو اطلاع جیسے ہی ملے گی۔ میں چند افراد کو ساتھ لے کر ہیلی کاپٹر پر چکر کاٹ کر وہاں پہنچ جاؤں گا ہم بسرام پہاڑی کے قریب واقع جاشیرا گاؤں میں ہیلی کاپٹر روک دیں گے۔ اس کے بعد ہم جا کر اس مکان پر حملہ کر دیں گے اور کرنل موہن اور اس کے آدمیوں کا خاتمہ کر کے عمران اور اس کے ساتھیوں کو چاہے وہ زندہ ہوں یا مردہ اٹھا کر واپس اس ہیلی کاپٹر کے ذریعے یہاں آ جائیں گے اس طرح کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہو سکے گی اور یہ کریڈٹ سیکرٹ سروس کے کھاتے میں پڑ جائے گا"...... اجیت نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اطلاع آتی رہے گی۔ تم فوراً ہیلی کاپٹر تیار کراؤ اور خاص دستے کو ساتھ لو۔ میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں گا۔ ہم ابھی روانہ ہو جاتے ہیں۔ جیسے ہی اطلاع ملے گی ہم فوراً ان پر حملہ کر دیں گے۔ ورنہ یہ کرنل موہن وزیراعظم کو اطلاع دے دے گا۔ جلدی کرو۔ فوراً ہیلی کاپٹر تیار کراؤ۔ جلدی"...... شاگل نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... اجیت نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر دروازے کی طرف مڑا اور تیزی سے دوڑتا ہوا باہر نکل گیا۔ شاگل نے میز پر رکھا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھا کر اپنے قریب کیا اور پھر اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو شاگل کالنگ۔ اوور"...... بٹن آن کرتے ہی اس نے تیزی سے کال دینی شروع کر دی۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"یس باس ۔ رگھو ناتھ بول رہا ہوں ۔ اوور"…… چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک آواز سنائی دی ۔

"رگھو ناتھ ۔ میں اجیت کے ساتھ ایک انتہائی ضروری کام کے لئے یہاں سے دور جا رہا ہوں ۔ ہم ہیلی کاپٹر پر جائیں گے ۔ تم نے میری عدم موجودگی میں پوری طرح ہوشیار رہنا ہے ۔ میں ٹرانسمیٹر ساتھ لے جاؤں گا ۔ کوئی خاص بات ہو تو میری سپیشل فریکوئنسی پر تم مجھ سے بات کر سکتے ہو ۔ اوور"…… شاگل نے تیز لہجے میں کہا ۔

"یس باس ۔ آپ بے فکر رہیں ۔ ہم پوری طرح ہوشیار ہیں ۔ اوور"…… رگھو ناتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"او ۔ کے ۔ اوور اینڈ آل"…… شاگل نے جواب دیا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنے خصوصی ہیلی کاپٹر میں اجیت کے ساتھ بیٹھا جاشیرا گاؤں کی طرف اڑا جا رہا تھا ۔ اجیت کے ساتھ چھ مسلح افراد تھے اور وہ سب اجیت سمیت عقبی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ پائلٹ کے ساتھ والی سیٹ پر شاگل بیٹھا ہوا تھا ۔ وہ لانگ رینج ٹرانسمیٹر اپنے ساتھ لے آیا تھا اور اس نے اسے اپنی سائیڈ سیٹ پر رکھ دیا تھا ۔

"باس ۔ ہیلی کاپٹر میں ٹرانسمیٹر موجود ہے ۔ پھر آپ یہ ٹرانسمیٹر ساتھ کیوں لے آئے ہیں"…… عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے اجیت نے کہا ۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے میں نے باقی ساری عمر ہیلی کاپٹر میں ہی

گزارنی ہے ۔ نانسنس"…… شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا تو اجیت بے اختیار سہم گیا جبکہ اس کے عقب میں بیٹھے ہوئے مسلح افراد بے اختیار مسکرا دیئے ۔

"کتنی دیر کا سفر ہے"…… شاگل نے پائلٹ سے مخاطب ہو کر کہا ۔

"جناب ۔ صرف ایک گھنٹے میں ہم پہنچ جائیں گے"…… پائلٹ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور شاگل نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ ہیلی کاپٹر کافی بلندی پر اڑ رہا تھا اور اس کی رفتار بھی کافی تیز تھی لیکن چونکہ انہوں نے ایک لمبا چکر کاٹ کر جانا تھا تاکہ بسرام پہاڑی پر موجود کرنل موہن کے آدمیوں کو اس ہیلی کاپٹر کے بارے میں معلوم نہ ہو سکے اور اس لئے انہیں ایک گھنٹہ لگ سکتا تھا پھر واقعی ایک گھنٹے کی پرواز کے بعد ہیلی کاپٹر ایک گاؤں کی سرحد کے قریب ایک مسطح چٹان پر اتر گیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ نیچے اترتے ۔ سیٹ کی سائیڈ پر پڑے ہوئے اس ٹرانسمیٹر سے جو شاگل ساتھ لایا تھا کال آنی شروع ہو گئی اور وہ سب چونک پڑے ۔ شاگل نے جلدی سے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اسے اپنے گھٹنوں پر رکھ لیا ۔ ہیلی کاپٹر کا انجن کافی دیر پہلے بند ہو چکا تھا اور بند ہیلی کاپٹر ہونے کی وجہ سے باہر گھومنے والے پنکھے کی آواز اندر سنائی نہ دے رہی تھی ۔ ویسے بھی انجن بند ہو جانے کی وجہ سے پنکھا بہت آہستہ گھوم رہا تھا ۔ ٹرانسمیٹر پر شاگل کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ تھی ۔

"یہ ۔ یہ رگھو ناتھ کی کال اتنی جلدی کیوں آ گئی ۔ کیا ہوا"۔ شاگل

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نے ٹرانسمیٹر اٹھاتے ہوئے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بٹن دبا دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کرنل موہن کالنگ۔ اوور"...... بٹن آن ہوتے ہی ٹرانسمیٹر سے کرنل موہن کی آواز سنائی دی اور شاگل کے ساتھ ساتھ اجیت بھی بے اختیار چونک پڑا۔

"یس۔ شاگل اٹنڈنگ یو۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے۔ اوور"...... شاگل نے لاشعوری طور پر حیرت سے چیختے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ تمہیں کال کرنا کوئی جرم ہے۔ اوور"...... اس بار کرنل موہن کے لہجے میں ناخوشگواری تھی۔

"اوہ نہیں کرنل موہن۔ میں تو حیرت کی وجہ سے پوچھ رہا تھا۔ اوور"...... اس بار شاگل نے نرم لہجے میں کہا اور پھر ان دونوں کے درمیان بات چیت ہوتی رہی۔ جب گفتگو ختم ہوئی تو شاگل نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ۔ یہ اس کرنل موہن کی کال تو بتا رہی ہے کہ وہ عمران اور اس کے ساتھی نہیں ہو سکتے جنہیں اس نے پکڑا ہے"...... شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ کرنل موہن اگر عمران اور اس کے ساتھیوں کو پکڑ لیتا تو یقیناً اس کا لہجہ کچھ اور ہوتا لیکن"...... اجیت نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لیکن ویکن کچھ نہیں۔ خواہ مخواہ تمہاری وجہ سے میں بس احمقوں

کی طرح یہاں کے لئے دوڑ پڑا۔ چلو واپس نانسنس"...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... اجیت نے جلدی سے جواب دیا۔

"چلو تم واپس چلو۔ میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو"...... شاگل نے پائلٹ سے مخاطب ہو کر غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... پائلٹ نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا اور دوبارہ ہیلی کاپٹر کا انجن سٹارٹ کیا اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر ایک بار پھر فضا میں بلند ہو گیا۔

"اس اپنے احمق آدمی کو کال کرو۔ اس نے اب تک رپورٹ کیوں نہیں دی"...... شاگل نے مڑ کر اجیت سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں نے اسے صرف سنگل فیس ٹرانسمیٹر دیا ہے جناب۔ تاکہ کال نل موہن کے آدمی چیک نہ کر سکیں۔ وہ خود ہی کال کرے گا میں اسے کال نہیں کر سکتا۔ صرف اس کی کال رسیو کر سکتا ہوں"...... اجیت نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور شاگل ہنکارا بھرتے ہوئے دوبارہ سیدھا ہو گیا۔ ہیلی کاپٹر ایک بار پھر پہلے والے روٹ پر اڑتا ہوا واپس اس طرف کو جا رہا تھا جدھر سے آیا تھا۔ پھر ابھی انہوں نے آدھا سفر ہی کیا تھا کہ اجیت کی جیب سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں اور اجیت کے ساتھ ساتھ شاگل بھی چونک پڑا۔

"میرے آدمی کی کال آ گئی ہے جناب"...... اجیت نے جیب سے ایک چھوٹا سا مستطیل ڈبہ باہر نکالتے ہوئے کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"ہیلی کاپٹر کو فضا میں معلق کر دو"...... شاگل نے پائلٹ سے کہا اور پائلٹ اس کے حکم کی تعمیل میں لگ گیا۔

اجیت نے ڈبے کے ایک کونے میں لگا ہوا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ اے۔ ایس کالنگ"...... ڈبے میں سے ایک مردانہ آواز ابھری۔ چونکہ یہ سنگل فیس ٹرانسمیٹر تھا اس لئے اس میں بار بار اوور کہنے اور بٹن دبانے کی ضرورت نہ تھی۔

"یس۔ اے۔ اے اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے"...... اجیت نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ حیرت انگیز رپورٹ ہے۔ کرنل موہن اور مانیکا نے واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کو پکڑا ہے مگر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل جو پیچھے مڑ کر بات چیت سن رہا تھا اس نے جھپٹ کر رسیور اجیت کے ہاتھ سے لے لیا۔

"شاگل بول رہا ہوں۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کرنل موہن نے عمران کو پکڑ لیا تھا۔ کیا تم درست کہہ رہے ہو نانسنس"...... شاگل نے غصے سے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں نے جب اس مکان میں ٹیلی ویو نصب کیا تو پتہ چلا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو نیچے تہہ خانے میں زنجیروں سے جکڑ کر رکھا گیا ہے اس مکان میں کرنل موہن کے دو مسلح آدمی اوپر ایک کمرے میں موجود تھے جبکہ کرنل موہن اور مانیکا نیچے تہہ خانے میں تھے عمران اور اس کے ساتھیوں کے میک اپ صاف ہو چکے تھے پھر جناب

اچانک عمران نے وہ زنجیریں کھول لیں اور کرنل موہن اور مانیکا دونوں کو بے ہوش کر دیا۔ پھر اوپر جا کر اس نے ان دونوں مسلح افراد کو بھی ختم کر دیا۔ پھر واپس تہہ خانے میں آکر اس نے اپنے ساتھیوں کو زنجیروں سے آزاد کرایا اور کرنل موہن اور مانیکا دونوں کو زنجیروں سے جکڑ دیا۔ اس کے بعد کرنل موہن سے عمران نے ٹرانسمیٹر پر کرنل واس سے کال کرائی۔ پھر کرنل موہن اور مانیکا دونوں کے حلق میں کپڑا ٹھونس دیا گیا اور علی عمران نے ٹرانسمیٹر پر کرنل موہن کی آواز اور لہجے میں آپ سے بات چیت کی جناب۔ آپ سے بات کرنے کے بعد اس نے دوبارہ کرنل موہن کے لہجے میں کرنل واس سے بات کی اور پھر اس نے کرنل موہن سے کہا کہ وہ اپنے خاص آدمی تنور سنگھ اور اس کے گروپ کو اس مکان میں بلائے تو وہ اسے اور مانیکا کو زندہ چھوڑ دے گا۔ چنانچہ کرنل موہن نے کال کی تو عمران اور اس کے ساتھی کرنل موہن اور مانیکا کو وہیں مکان میں چھوڑ کر باہر آگئے ہیں اور میں نے ان کے درمیان ہونے والی گفتگو سن لی ہے وہ اب کرنل موہن۔ تنور سنگھ اور اس کے ساتھیوں کے میک اپ میں اس کریک کے ذریعے وادی ترنام میں پہنچ کر وہاں سپیشل سٹور کو اڑانا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے تفصیل بتائی گئی۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس وقت وہ مکان میں موجود ہیں"...... شاگل نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"تم وہیں رکو۔ ہم ہیلی کاپٹر پر آ رہے ہیں اور اس مکان کو ہی میزائلوں سے اڑا دیں گے"...... شاگل نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کا بٹن آف کر دیا۔

"چلو واپس۔ ویری گڈ۔ اب ان کا خاتمہ آسانی سے ہو جائے گا۔ ہمارے پاس میزائل ہیں۔ اس مکان کو ہی اڑا دیں گے"...... شاگل نے انتہائی مسرت بھرے انداز میں چیختے ہوئے کہا اور پائلٹ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے فضا میں معلق ہیلی کاپٹر کو آگے بڑھایا اور پھر واپس جانے کے لئے اس نے چکر کاٹنا شروع کر دیا۔

"باس۔ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو ایک بات کروں"۔ اچانک اجیت نے کہا تو شاگل چونک پڑا۔

"کونسی بات۔ جلدی بتاؤ۔ تم جھجک کیوں رہے ہو۔ کیا میں پاگل ہوں یا احمق ہوں کہ تمہاری بات سمجھ نہ سکوں گا"...... شاگل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس...... اگر ہم نے اس مکان پر میزائل پھینکے تو کرنل موہن بھی اندر ہوگا۔ یقیناً وہ بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ہلاک ہو جائے گا اور چونکہ یہ علاقہ ہمارا نہیں ہے اس لئے وزیراعظم صاحب لامحالہ الزام آپ پر لگا دیں گے کہ اصل میں تو کرنل موہن نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو پکڑا تھا لیکن آپ نے مداخلت کر کے ان سب کو ہلاک کر دیا ہے"...... اجیت نے کہا تو شاگل بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ...... واقعی تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ وزیراعظم نے یہی کچھ کہنا ہے۔ اوہ۔ مگر۔ پھر اب کیا کریں۔ ٹھیک ہے ہم اوپر سے فائرنگ نہیں کرتے۔ انہیں اندر جا کر ہلاک کرتے ہیں اور پھر ان کی لاشیں لے جائیں گے۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ وہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں۔ انہیں ذرا بھی شک پڑ گیا تو وہ چکنی مچھلی کی طرح ہمارے ہاتھوں سے پھسل جائیں گے"...... شاگل نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"باس۔ اے ایس کی رپورٹ کے مطابق عمران اور اس کے ساتھیوں نے کرنل موہن اور اس کے آدمیوں کے روپ میں اس قدرتی کریک کے ذریعے وادی ترنام میں پہنچنے کی پلاننگ کر لی ہے تو کیوں نہ ہم وہاں ان کا شکار کھیلیں۔ اس طرح سارا کریڈٹ ہمیں مل جائے گا"...... اجیت نے کہا۔

"نہیں۔ میں ان لوگوں کو اتنی ڈھیل نہیں دے سکتا کہ یہ وہاں تک پہنچ جائیں۔ یہ شیطان ہیں۔ ان سے کچھ بعید نہیں کہ پہلے یہ اصل کرنل موہن اور اس کے ساتھیوں کو کوئی چکر دے کر وہاں پہنچا دیں اور جب ہم انہیں پکڑ کر مطمئن ہو جائیں تو پھر یہ اچانک آکر وار کر جائیں۔ اس طرح ہم دونوں طرف سے ذلیل و خوار ہو جائیں گے۔ ہم انہیں نہیں پکڑیں گے۔ بس ٹھیک ہے صرف میزائل فائر نہیں ہوں گے۔ ہم اندر جا کر ان کا خاتمہ کریں گے"...... شاگل نے تیز لہجے میں کہا اور اجیت خاموش ہو گیا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر ایک بار پھر اسی جگہ پر اتر گیا جہاں پہلے اترا تھا اور اس بار شاگل اور اس کے ساتھی نیچے اتر آئے۔

"کہاں ہے وہ مکان ۔ چلو بتاؤ"...... شاگل نے کہا۔

"یس باس ۔ آیئے"...... اجیت نے کہا اور آگے بڑھنے لگا۔ ہیلی کاپٹر کے پاس صرف پائلٹ کو چھوڑ دیا گیا تھا۔ پہاڑی راستوں پر تیزی سے چلتے ہوئے تھوڑی دیر بعد وہ ایک علیحدہ بنے ہوئے مکان کے قریب پہنچ گئے۔ مکان بالکل علیحدہ بنا ہوا تھا اور دور دور تک کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔

"وہ تمہارا آدمی کہاں ہوگا"...... شاگل نے ایک چٹان کی اوٹ سے مکان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اجیت نے سر ہلاتے ہوئے جیب سے ایک چھوٹا سا پسٹل نکالا اور اس کا رخ آسمان کی طرف کر کے اس نے اس کا ٹریگر دبا دیا۔ سٹک کی آواز کے ساتھ ہی ایک سیاہ رنگ کا کیپسول پسٹل کی نال سے نکل کر اوپر فضا میں اٹھتا چلا گیا۔ کافی بلندی پر پہنچ کر وہ بغیر کسی آواز کے پھٹا اور اس کے ساتھ ہی دھواں سا پھیلنے لگا اور چند لمحوں بعد اس ڈبے میں سے ایک بار پھر تیز سیٹی کی آواز نکلنے لگی اور اجیت نے جلدی سے اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ اے ۔ ایس کالنگ"...... وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"اے ۔ اے اٹنڈنگ یو ۔ کہاں ہو تم"...... اجیت نے کہا۔

"میں نے آپ کا پسٹل ٹریچ فائر مارک کر لیا ہے ۔ میں آپ سے شمال کی طرف اونچی چٹان کے پیچھے ہوں ۔ پانچ فوجیوں کا ایک گروپ ابھی ابھی مکان میں داخل ہوا ہے ۔ وہ بسرام پہاڑی کی طرف سے آئے تھے"...... اے ۔ ایس نے کہا۔

"یہ یقیناً وہی ننور سنگھ اور اس کا گروپ ہوگا ۔ اب اندر کتنے آدمی ہیں"...... اجیت نے کہا۔

"جناب ۔ پانچ تو وہ علی عمران اور اس کے ساتھی ہیں ۔ پانچ یہ فوجی گئے ہیں ۔ کرنل موہن اور مانیکا ان کے علاوہ ہیں ۔ ایک منٹ ۔ ایک منٹ جناب ۔ اوہ ۔ اوہ ۔ وہ ان پانچوں فوجیوں کو مار گرایا گیا ہے جناب ۔ انہیں بے ہوش کر دیا گیا ہے ۔ میں ایس ٹی سکرین پر دیکھ رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"او ۔ کے ۔ ہم اس مکان پر ریڈ کر رہے ہیں ۔ تم خیال رکھنا ۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی نکلیں تو تم نے ہمیں گائیڈ کرنا ہے ۔ سمجھ گئے ہو"...... اجیت نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے اے ایس نے کہا اور اجیت نے بٹن آف کر دیا۔

"اب کیا حکم ہے باس"...... اجیت نے مڑ کر شاگل سے کہا۔

"حکم کیا ہونا ہے ۔ میں یہاں رہوں گا ۔ تم اپنے ساتھیوں سمیت اس مکان کو گھیر لو اور پھر جو نظر آئے اڑا دو"...... شاگل نے کہا۔

"پھر کیوں نہ باس ۔ ہم میزائل ہی فائر کر دیں ۔ بعد میں ہم کرنل موہن اور مانیکا کی لاشیں ساتھ لے جائیں گے اور انہیں راستے میں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کہیں پھینک دیں گے"۔۔۔۔ اجیت نے کہا۔

"احمق ہو گئے ہو۔ میزائل فائرنگ کی آوازیں دور دور تک پہنچ جائیں گی۔ تمہارے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول تو ہوں گے"۔۔۔۔۔ شاگل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ ہیں"۔۔۔۔ اجیت نے کہا۔

"تو پہلے قریب جا کر انہیں استعمال کرو جتنے کیپسول ہوں سب فائر کر دو تاکہ یہ شیطان بے ہوش ہو جائیں۔ اس کے بعد اندر جاؤ اور جو بھی نظر آئے اسے گولیوں سے اڑا دو۔ اس کے بعد مجھے اطلاع دو"۔۔۔۔ شاگل نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔ ایسی صورت میں آپ بھی ساتھ چلیں"۔۔۔۔ اجیت نے کہا۔

"شٹ اپ۔ نانسنس۔ میں یہاں تمہیں کور کروں گا۔ تمہیں نہیں معلوم کہ یہ عفریت بے ہوش ہو جانے کے باوجود بھی خطرناک ہو سکتے ہیں۔ جاؤ فوراً اور جیسا میں نے کہا ہے ویسے کرو"۔۔۔۔ شاگل نے کہا اور اجیت نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اپنے ساتھیوں کو اشارہ کر کے وہ چٹانوں کی اوٹ لیتا ہوا مکان کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ شاگل چٹان کی اوٹ سے انہیں جاتا دیکھتا رہا۔ پھر اجیت اور اس کے ساتھی مکان کے گرد پھیل گئے اور اس کے بعد اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرنا شروع کر دی۔ کافی دیر تک فائرنگ ہوتی رہی اور چاروں طرف سے کیپسول نکل کر گرتے رہے۔ پھر کیپسول فائرنگ روک دی گئی شاگل کا دل خوشی کی وجہ سے تیزی سے دھڑکنے لگا۔ اسے یقین تھا کہ اس بار عمران اور اس کے ساتھی نہ بچ سکیں گے۔ اس کے باوجود وہ اس وقت تک وہاں نہ جانا چاہتا تھا جب تک اجیت اندر جا کر انہیں ہلاک نہ کر دے۔ اجیت اور اس کے ساتھی باہر تھے کیونکہ بے ہوش کر دینے والی گیس اندر پھیلی ہوئی تھی۔ پھر کافی دیر بعد اجیت کا ایک آدمی اندر داخل ہوتا دکھائی دیا۔ کچھ دیر بعد اجیت اور اس کے ساتھی بھی اندر چلے گئے اور شاگل بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ اضطراب اور اشتیاق تھا۔ تھوڑی دیر بعد اجیت مکان سے باہر آیا اور اس نے ہاتھ اٹھا کر انگلیوں سے وکٹری کا نشان بنایا تو شاگل بے اختیار خوشی سے اچھل پڑا۔ اس نشان کا مطلب تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی مارے جا چکے ہیں۔ وہ بے تحاشا انداز میں مکان کی طرف دوڑنے لگا۔ اس وقت اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ورلڈ ریس میں حصہ لے رہا ہو۔ اسے یہ بھی پرواہ نہ رہی تھی کہ کسی بھی لمحے اس کا پیر پھسل سکتا ہے اور پھر چٹانوں سے نیچے گرنے سے اس کی ساری ہڈیاں بھی چکنا چور ہو سکتی ہیں۔ لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہلاک ہونے کا واقعہ ہی ایسا تھا کہ اسے اس وقت کسی چیز کا بھی ہوش نہ تھا اور پھر جب وہ مکان کے پاس پہنچا تو وہ بری طرح ہانپ رہا تھا۔

"کیا ہوا۔ کیا ہوا۔ کیا وہ مر گئے۔ مر گئے وہ"۔۔۔۔ شاگل نے بری طرح ہانپتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ آیئے"۔۔۔۔ اجیت نے کہا اور تیزی سے مکان کے کھلے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

دروازے کی طرف بڑھ گیا اور تھوڑی دیر بعد جب وہ اندر پہنچا تو اس نے ایک کمرے میں پانچ افراد کو فرش پر مردہ حالت میں پڑے ہوئے دیکھا۔ ان کے جسموں کو گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا تھا۔ لیکن وہ مقامی لوگ تھے۔ ان کے جسموں پر فوجی یونیفارمز تھیں۔

"یہ۔ یہ کون ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی کہاں ہیں"۔ شاگل نے پاگلوں کی طرح ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہی عمران اور اس کے ساتھی ہیں جناب۔ اے ایس نے بتایا تھا کہ یہ نٹور سنگھ اور اس کے ساتھیوں کا میک اپ کر رہے تھے"........ اجیت نے کہا۔

"تو پھر وہ نٹور سنگھ اور اس کے ساتھی کہاں ہیں۔ وہ کرنل موہن اور اس کی عورت"...... شاگل نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"کرنل موہن اور اس کی عورت مالیکا نیچے تہہ خانے میں ہیں جناب"...... اجیت نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ان میں عمران تو نہیں ہے۔ عمران کے قد وقامت کا کوئی آدمی بھی ان میں نہیں ہے۔ سارا مکان چیک کرو احمق آدمی"۔ شاگل نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ نو باس۔ یہاں کوئی آدمی نہیں ہے"........ اجیت نے ڈرتے کہا۔

"کیا۔ کیا۔ کہہ رہے ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ پھر تو وہ عمران اور اس کے ساتھی نکل گئے۔ مم۔ مگر مجھے تو وہ نکلتے نظر نہیں آئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ وہ اپنے اے ایس سے پوچھو۔ جلدی کرو"۔ شاگل نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"وہ کال ہی نہیں کر رہا باس"........ اجیت نے کہا۔

"نانسنس۔ احمق۔ چلو باہر۔ ہم خطرے میں ہیں۔ چلو"۔ شاگل نے چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے باہر کی طرف بھاگا۔ اجیت اور اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے بھاگے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب مکان سے باہر آ چکے تھے۔

"جلدی کرو۔ ہمیں ہیلی کاپٹر کے پاس پہنچنا ہے۔ جلدی کرو"۔ شاگل نے چیختے ہوئے کہا اور پھر پہلے کی طرح ہی پاگلوں دوڑتا ہوا اوپر چڑھنے لگا۔ لیکن اس بار چونکہ چڑھائی تھی اس لئے تھوڑی ہی دیر بعد وہ بری طرح ہانپتا ہوا رک گیا۔

"ہیلی کاپٹر یہاں لے آؤ۔ اب مجھ سے بھاگا نہیں جا سکتا۔ جاؤ اس ہیلی کاپٹر کو یہاں لے آؤ"...... شاگل نے رک کر ہانپتے ہوئے کہا اور اجیت نے ایک آدمی کو بھیج دیا اور وہ خود بھی شاگل کے ساتھ ہی رک گیا تھا۔ باقی ساتھی بھی رک گئے تھے۔

"وہ۔ وہ تمہارا اے ایس کہاں ہے۔ اس کا پتہ کرو۔ جاؤ"۔ شاگل نے اچانک ایک خیال کے تحت کہا تو اجیت نے ایک دوسرے آدمی کو اس طرف بھیج دیا جس طرف کا اشارہ اے ایس نے بتایا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد دونوں آدمیوں کی واپسی اکٹھی ہی ہوئی۔

"بب۔ بب۔ باس ہیلی کاپٹر غائب ہے۔ پائلٹ کی وہاں لاش

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

پڑی ہے"....... ہیلی کاپٹر کی طرف سے آنے والے نے آکر خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"بب۔ بب۔ باس۔ چٹان کے پیچھے اے ایس مردہ پڑا ہوا ہے"....... دوسرے آدمی نے کہا اور شاگل کا منہ حیرت اور خوف کی شدت سے کھل گیا اور اس کی آنکھیں باہر کو نکل آئی تھیں۔

"یہ۔ یہ۔ کیا ہوا۔ یہ۔ یہ۔ اب۔ اب کیا ہوگا"....... چند لمحے رک کر شاگل نے احمقوں کے سے انداز میں کہا۔

"باس۔ اب ہم پیدل تو نہ جا سکیں گے اور وہ عمران اور اس کے ساتھی اس ہیلی کاپٹر میں ہمارے اڈے پر پہنچ جائیں گے"....... اجیت نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ وہ ٹرانسمیٹر۔ وہ۔ وہ وہاں چٹان کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔ آؤ میرے ساتھ"....... شاگل نے یکلخت چونکتے ہوئے کہا اور ایک بار اس چٹان کی طرف دوڑ پڑا جہاں وہ اجیت اور اس کے ساتھیوں کو بھیج کر بیٹھا رہا تھا۔ وہ ٹرانسمیٹر جو وہ ہیلی کاپٹر کے ساتھ لے آیا تھا اور جس وقت اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کی اطلاع اجیت نے دی تھی اس وقت وہ اس قدر جوش میں وہاں سے بھاگا کہ اسے ٹرانسمیٹر کا خیال ہی نہ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس چٹان تک پہنچ گئے۔ ٹرانسمیٹر وہاں موجود تھا۔ شاگل نے جلدی سے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس پر رگھو ناتھ کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ شاگل کالنگ۔ اوور"....... شاگل نے چیخ چیخ کر کا

دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ رگھو ناتھ بول رہا ہوں۔ اوور"....... ٹرانسمیٹر سے رگھو ناتھ کی آواز سنائی دی۔

"رگھو ناتھ۔ سپیشل ہیلی کاپٹر دشمنوں کے قبضے میں چلا گیا ہے اور وہ اس ہیلی کاپٹر پر اڈے پر پہنچیں گے۔ جیسے ہی وہ وہاں پہنچیں تم نے انہیں فوری طور پر ہلاک کر دینا ہے۔ چاہے وہ کسی بھی میک اپ میں ہوں۔ چاہے وہ میرے میک اپ میں ہی کیوں نہ ہوں۔ سمجھ گئے ہو۔ اوور"....... شاگل نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ اوور"....... دوسری طرف رگھو ناتھ نے کہا۔

"اور سنو۔ تم اب فوری طور پر فری ٹائپ ہیلی کاپٹر کو یہاں بسرام پہاڑی کے پیچھے گاؤں جاشیرا کے قریب بھیجو۔ ہم وہاں موجود ہیں تاکہ وہ ہمیں لے جائے۔ سمجھ گئے۔ اوور"....... شاگل نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"....... دوسری طرف سے رگھو ناتھ نے جواب دیا اور شاگل نے ایک بار پھر ہدایات کو دوہرایا اور پھر اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"آؤ۔ اب واپس چلیں۔ ہیلی کاپٹر کو آتے آتے دو گھنٹے تو لگ ہی جائیں گے"....... شاگل نے ڈھیلے سے لہجے میں کہا اور اجیت نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عمران اور اس کے ساتھی تیزی سے ایک سرنگ نما تنگ سے کریک میں سے گزرتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ اس وقت وہ اس مقامی لباس اور اسی پہلے والے میک اپ میں ہی تھے یہ سرنگ اس مکان کے ایک خفیہ کمرے سے نکل کر پہاڑی علاقے کی طرف جاتی تھی اور اس کا پتہ نثور سنگھ نے بتایا تھا اور عمران کو اس سرنگ کو استعمال اس لئے کرنا پڑا تھا کہ صفدر نے اچانک ایک انتہائی طاقتور ٹیلی ویو بٹن برآمدے کے ایک کونے میں پڑا چیک کر لیا تھا اس بٹن کو دیکھتے ہی عمران چونک پڑا تھا کیونکہ وہ اس کی ساخت کو سمجھتا تھا۔ اس کی رینج کافی دور تک تھی اور نجانے کہاں سے نہ صرف انہیں دیکھا جا رہا تھا بلکہ ان کی گفتگو بھی سنی جا رہی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ خطرے میں تھے پھر اس مکان میں چونکہ میک اپ باکس بھی نہ تھا اس لئے عمران نے بجائے عام راستے سے باہر جانے

کے اس سرنگ کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور پھر نثور سنگھ اور اس کے ساتھیوں کو گولی مار کر وہ سب اس سرنگ کی طرف بڑھ گئے تھے۔

"یہ چیکنگ کون لوگ کر سکتے ہیں۔ اگر یہ کرنل موہن کے آدمی ہوتے تو پھر اب تک وہ مکان پر حملہ کر چکے ہوتے اور نثور سنگھ بھی اس طرح آسانی سے کال کے مطابق اندر نہ آجاتا"۔ صفدر نے کہا

"یہ ضرور کوئی دوسری ایجنسی ہے۔ وہ خفیہ طور پر کرنل موہن کی چیکنگ کر رہے ہیں۔ اس لئے تو مجھے وہاں سے اس طرح نکلنا پڑا ہے۔ کسی بھی وقت پورے مکان پر میزائل فائر ہو سکتے ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ نے شاگل کی طرح اس کرنل موہن کو بھی زندہ چھوڑ دیا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ سربراہوں کو مار کر کیا مل سکتا ہے۔ اس کی جگہ کوئی دوسرا لے لیتا"...... عمران نے جواب دیا اور صفدر سر ہلا کر خاموش ہو گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک غار سے باہر آ گئے۔

"اوہ۔ ایک منٹ۔ سامنے چٹان کے پیچھے ایک آدمی موجود ہے"...... عمران نے باہر نکل کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور وہ سب چونک پڑے کیونکہ واقعی ایک چٹان کے پیچھے ایک آدمی ایک مشین سمیت موجود تھا۔ اس کا رخ مخالف سمت میں تھا جہاں وہ مکان تھا۔ عمران چٹانوں کی اوٹ لیتا ہوا اس کی طرف بڑھتا گیا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk
Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"خبردار"۔ عمران نے اس کے عقب میں پہنچ کر کہا تو وہ آدمی یکلخت اچھلا اور مڑنے کی کوشش میں نیچے گر گیا۔ پھر اس نے اٹھنے کی کوشش کی ہی تھی کہ عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر موڑ دیا اور اس آدمی کا اٹھنے کے لئے سمٹتا ہوا جسم یکلخت ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا اور اس کا چہرہ بری طرح بگڑتا چلا گیا۔ عمران نے پیر کو پیچھے کی طرف کیا۔

"کیا نام ہے تمہارا۔ جلدی بولو"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا چونکہ جس جگہ وہ موجود تھے وہاں سے سامنے ایک اونچی چٹان تھی اس لئے وہ دیکھ لئے جانے کے خطرے سے محفوظ تھے۔

"رابندر۔ رابندر۔ میرا نام رابندر ہے"...... اس آدمی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"کس ایجنسی سے تعلق ہے"...... عمران نے پیر کو ذرا سی حرکت دیتے ہوئے کہا۔

"سس۔ سس۔ سیکرٹ سروس سے۔ سیکرٹ سروس سے"۔ رابندر نے گھٹے گھٹے لہجے میں رک رک کر کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ۔ تم نے ٹیلی ویو کیوں اس مکان میں لگایا تھا۔ پوری تفصیل بتاؤ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور رابندر نے تفصیل سن کر عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ بال بال بچے تھے ورنہ شاگل اور اس کے ساتھی بڑے اطمینان سے ان کا خاتمہ کر دیتے۔ رابندر نے انہیں ہیلی کاپٹر کے بارے میں بھی بتایا تھا اس لئے عمران نے جلدی سے پیر کو پوری طرح موڑا اور رابندر کے جسم نے دو جھٹکے کھائے اور اس کی آنکھیں اوپر کو چڑھ گئیں۔ وہ ختم ہو چکا تھا۔

"یہ ہیلی کاپٹر جاشیر اگاؤں کے قریب ہی ہوگا۔ آؤ میرے ساتھ۔ ہم اس ہیلی کاپٹر کی مدد سے آسانی سے شاگل کے اڈے پر پہنچ سکتے ہیں۔ آؤ جلدی کرو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب انتہائی تیز رفتاری سے چٹانوں کی اوٹ لیتے ہوئے جاشیر اگاؤں کی طرف دوڑتے چلے گئے اور پھر واقعی انہیں دور سے ایک چٹان کے اوپر موجود بڑا سا ہیلی کاپٹر نظر آ گیا۔ جس کے ساتھ ایک آدمی بھی کھڑا تھا۔

"تنویر۔ چکر کاٹ کر جاؤ اور اس آدمی کا خاتمہ کر دو۔ جلدی کر و یہ مسلح ہوگا۔ خیال رکھنا"۔ عمران نے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا تیزی سے آگے دوڑتا چلا گیا جبکہ عمران اپنے دوسرے ساتھیوں سمیت وہیں رک گیا تھا۔ تنویر چٹانوں کی اوٹ میں ہو جانے کی وجہ سے انکی نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا پھر وہ اچانک ہیلی کاپٹر کے عقب سے نکلتا نظر آیا ہیلی کاپٹر کے ساتھ کھڑے آدمی کی پشت اس کی طرف تھی اور چند لمحوں بعد تنویر نے اسے چھاپ لیا اور اس کے ساتھ ہی عمران تیزی سے آگے بڑھا اور تھوڑی دیر بعد جب وہ ہیلی کاپٹر کے پاس پہنچے تو تنویر اس آدمی کو ختم کر چکا تھا۔ عمران نے ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر اس کا جائزہ لیا اور پھر اپنے ساتھیوں کو اوپر آنے کا اشارہ کیا اور خود پائلٹ سیٹ پر بیٹھ گیا چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا اور عمران نے اسے تیزی سے واپس

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اسی روٹ کی طرف بڑھانا شروع کر دیا جس روٹ پر وہ جیپ کے ذریعے دھیرج سنگھ کے ساتھ آئے تھے اسکے ساتھ ہی عمران نے ہیلی کاپٹر میں نصب ٹرانسمیٹر کو جنرل فریکوئنسی پر ایڈجسٹ کر دیا تھا تاکہ شاگل اگر کسی کو کال کرے تو یہ کال یہاں بھی سنائی دے سکے اور پھر تھوڑی دیر بعد واقعی ایک کال رسیو ہونی شروع ہو گئی۔ کال شاگل ہی کر رہا تھا اور اسکا مخاطب کوئی رگھو ناتھ تھا۔ جب کال ختم ہوئی تو عمران نے ایک لمبا سانس لیا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب شاگل کے اڈے پر جانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اب ہمیں واپس جا کر اس دوسرے ہیلی کاپٹر کے پہنچنے سے پہلے شاگل اور اس کے ساتھیوں پر قابو پانا ہو گا۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے پاس میک اپ باکس نہیں ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور ہیلی کاپٹر کو واپس موڑنا شروع کر دیا۔

"شاگل سے اب حتمی طور پر اس سپیشل سٹور کے بارے میں پوچھ گچھ کی جا سکتی ہے۔ اس کے بعد ہم اس کریک کے ذریعے وادی ترنام تک پہنچ کر آپریشن کر سکتے ہیں"۔ صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے ہیلی کاپٹر پہلی والی جگہ پر دوبارہ اتار دیا۔ ہیلی کاپٹر کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ ڈی کی لاش ابھی تک وہیں پڑی ہوئی تھی۔

"شاگل اور اس کے ساتھی یقیناً مکان کے اندر ہوں گے۔ ہمیں چکر کاٹ کر جانا ہو گا"...... عمران نے ہیلی کاپٹر سے نیچے اترتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھی بھی نیچے اتر آئے اور ایک بار پھر وہ اس مکان کی

طرف بڑھتے چلے گئے۔ اس بار عمران کی ہدایت پر وہ پھیل کر چاروں طرف سے مکان کی طرف بڑھ رہے تھے۔ تاکہ اگر شاگل اور اس کے ساتھی مکان سے باہر موجود ہوں تو انہیں چیک کیا جا سکے لیکن مکان تک پہنچنے کے باوجود شاگل اور اس کے ساتھی انہیں کہیں نظر نہ آئے تو جیبوں سے مشین پسٹل نکال کر وہ سب ریڈ کرنے کے سے انداز میں مکان کے اندر داخل ہو گئے لیکن اندر جا کر انہیں حیرت کا ایک اور جھٹکا لگا کیونکہ مکان خالی پڑا ہوا تھا وہاں شاگل اور اس کے ساتھی موجود نہ تھے البتہ تنور سنگھ اور اس کے ساتھی پڑے ہوئے تھے لیکن اب ان کے جسم گولیوں سے چھلنی ہو چکے تھے یوں لگتا تھا کہ لاشوں پر کسی نے جان بوجھ کر گولیاں چلائی ہوں۔ عمران تیزی سے تہہ خانے کی سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے وہاں پہنچے اندر کرنل موہن اور مانیکا اسی طرح بندھے ہوئے لیکن بے ہوش نظر آ رہے تھے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کوئی بات کرتے اچانک ان کے سروں پر انتہائی خوفناک دھماکے ہوتے سنائی دیئے اور دوسرے لمحے تہہ خانے کی چھت اور اس کے اوپر والے کمرے کی چھت ہولناک دھماکوں کے ساتھ ہی ان کے اوپر آ گری اور عمران کو ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا جیسے وہ ہزاروں فٹ گہرے کنوئیں میں گرتا چلا جا رہا ہو۔ اس کے کانوں میں اپنے ساتھیوں کی چیخنے کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی سب کچھ جیسے فنا ہو کر رہ گیا ہو۔ سب کچھ گہری تاریکی میں ڈوب چکا تھا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

مادام اس بار تو عجیب وغریب مشن بن کر رہ گیا ہے۔ یہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے انتظار میں چار پانچ ایجنسیاں بیک وقت کام کر رہی ہیں لیکن عمران اور اس کے ساتھی نجانے کہاں ہیں"...... کرسی پر بیٹھی ہوئی کاشی نے ساتھ والی کرسی پر موجود مادام ریکھا سے بات کرتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں اس وقت ایک ہٹ نما کمرے میں موجود تھیں۔ یہ ہٹ پہاڑی پر بنا ہوا تھا۔ اس پہاڑی پر جس کی دوسری طرف وادی ترنام تھی اور اس جنوبی پہاڑی کا چارج پاور ایجنسی کے پاس تھا۔

"ہاں۔ میں نے اسی لئے تو اس سٹور والی پہاڑی کے عقبی حصے میں اپنے آدمیوں کو پہنچا دیا ہے کیونکہ عمران اور اس کے ساتھی اگر وادی ترنام میں آئے تو اسی راستے سے آئیں گے اور میں چاہتی ہوں کہ اس سے پہلے کہ وہ شاگل اور اس کے آدمیوں تک پہنچیں ہمیں اطلاع مل جائے میں چاہتی ہوں کہ ان سب ایجنسیوں کے مقابلے پر میدان پاور

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ایجنسی کے ہاتھ رہے لیکن ابھی تک عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کسی اطلاع نہ ملنے کا تو یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ اس بار واقعی دھوکہ کھا گئے ہیں اور نقلی سٹور کو تباہ کر کے مطمئن ہو کر واپس چلے گئے ہیں"...... ریکھا نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کاشی مزید کوئی بات کرتی۔ ساتھ ہی موجود میز پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر سے کال آنی شروع ہو گئی۔ ریکھا اور کاشی دونوں بے اختیار چونک پڑیں۔ مادام ریکھا نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کو اپنے پاس کیا اور پھر اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ناتھ کالنگ مادام۔ اوور"...... ایک مردانہ آواز ٹرانسمیٹر پر سنائی دی اور مادام ریکھا بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ۔ یہ ناتھ تو بلیک فورس میں ہمارا مخبر ہے۔ اوہ پھر تو یہ کوئی اہم اطلاع ہو گی"...... مادام ریکھا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کا وائس بٹن دبا دیا۔

"یس۔ مادام ریکھا اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... مادام ریکھا کے لہجے میں حیرت تھی۔

"مادام۔ ایک اہم اطلاع ہے۔ کرنل موہن نے کافرستان سے اپنی گرل فرینڈ کیپٹن مانیکا کو اپنے پاس بلا لیا ہے اور کیپٹن مانیکا نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو پکڑنے کے لئے ایک جال پھینکا اور عمران اور اس کے ساتھی اس جال میں پھنس چکے ہیں۔ اوور"۔ دوسری طرف سے ناتھ کی آواز سنائی دی اور مادام ریکھا کا چہرہ بجھ سا گیا۔ کاشی

کے چہرے پر بھی حیرت تھی۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ تفصیل بتاؤ۔ اوور"...... مادام ریکھا نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور ناتھ نے مانیکا اور نٹور سنگھ کی جنرل فریکوئنسی پر کی جانے والی کال اور اس میں بتائی جانے والی کریک کی تفصیل اور پھر مشین سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے درمیان ہونے والی گفتگو کے ساتھ ساتھ مانیکا کی طرف سے اس کریک میں کئے جانے والے تمام انتظامات کے بارے میں بتا دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ ایک بار پھر بازی کرنل موہن کے ہاتھ لگے گی۔ ویری سیڈ۔ اب موجودہ صورت حال کیا ہے۔ کیا ابھی عمران اور اس کے ساتھی وہاں تک نہیں پہنچے۔ اوور"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"اوہ نہیں مادام۔ دراصل میں جس ٹرانسمیٹر پر بات کر رہا ہوں یہ انچارج کی تحویل میں تھا۔ اس لئے میں کال نہ کر سکا تھا کیونکہ دوسرے ٹرانسمیٹر سے کال کیچ ہو جانے کا خطرہ تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی جال میں پھنس چکے ہیں اور کرنل موہن اور مانیکا نے نٹور سنگھ اور اس کے گروپ کی مدد سے انہیں جاشیر اگاؤں سے کچھ دور پہاڑیوں میں بنے ہوئے علیحدہ مکان میں پہنچایا ہے اور اب وہ خود وہاں گئے ہیں۔ کرنل موہن کا خیال ہے کہ پہلے وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی مکمل طور پر شناخت کرے گا۔ اس کے بعد وزیر اعظم صاحب کو اطلاع د جائے گی۔ وہ ابھی ابھی روانہ ہوتے ہیں چونکہ کرنل موہن نے انچارج

کو کچھ ہدایات دینی تھیں اس لئے وہ اسے ساتھ لے گیا ہے اور میں موقع ملتے ہی کال کر رہا ہوں۔ اوور"...... ناتھ نے کہا۔

"اوہ۔ پھر اب تو مزید کچھ کرنا ہی فضول ہے۔ جب تک ہم وہاں پہنچیں گے وہ انہیں ہلاک کر کے وزیر اعظم کو اطلاع بھی دے چکا ہو گا او۔ کے۔ اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ اوور اینڈ آل"...... ریکھا نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ مشن ختم"...... کاشی نے بھی منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کرنل موہن پر واقعی قسمت مہربان دکھائی دے رہی ہے"۔ ریکھا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر بڑی مایوسی کے عالم میں کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ لیکن اسی لمحے ٹرانسمیٹر ایک بار پھر کال دینے لگا تو ریکھا چونک پڑی۔

"اب کس کی کال آگئی۔ ریکھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ رگھویت کالنگ مادام۔ اوور"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی اور مادام ریکھا ایک بار پھر اچھل پڑی۔

"شاگل کے گروپ کا مخبر"...... ریکھا نے تیز لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کا وائس بٹن آن کر دیا۔

"یس ریکھا اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... ریکھا نے تیز لہجے میں کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"مادام ایک اہم اطلاع دینی ہے۔ چیف شاگل اپنے اسسٹنٹ ایجنٹ اور اس کے چند مسلح آدمیوں کے ساتھ اپنے سپیشل ہیلی کاپٹر میں بسرام پہاڑی کے عقب میں واقع جاشیرا گاؤں کی طرف گئے ہیں۔ وہاں کرنل موہن نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو پکڑا ہے اور چیف شاگل انہیں کرنل موہن سے چھین کر اپنی تحویل میں لینا چاہتے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مادام ریکھا کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"تمہیں کیسے پتہ چلا۔ کیا شاگل نے بتایا ہے۔ اوور"...... مادام ریکھا نے کہا۔

"نہیں مادام۔ میں ٹرانسمیٹر کے کال کیچر پر کام کرتا ہوں۔ شاگل کو کرنل موہن کے گروپ میں موجود اس کے خاص مخبر نے اطلاع دی ہے...... اوور"۔ رگھوپت نے وہی تفصیل دوہرا دی جو اس سے پہلے ناتھ بتا چکا تھا۔

"اوہ۔ لیکن وہ کس طرح اس سے چھینے گا۔ وہ کرنل موہن تو وزیراعظم کو اطلاع دے چکا ہوگا۔ اوور"۔ مادام ریکھا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ تو مجھے نہیں معلوم مادام۔ لیکن بہرحال وہ وہیں گئے ہیں اور انہوں نے انچارج رگھو ناتھ کو بھی کچھ نہیں بتایا۔ یہ تو میں نے چونکہ کال کیچ کر لی تھی اس لئے مجھے اصل بات کا علم ہو گیا ہے۔ اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... مادام ریکھا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے ٹرانسمیٹر آف کر کے اس پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ مادام ریکھا کالنگ۔ اوور"...... مادام ریکھا نے کال دینا شروع کر دی اس کے انداز میں تیزی تھی۔

"یس مادام۔ سبانے اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"سبانے۔ فوراً بڑا ہیلی کاپٹر مع چار مسلح افراد کے جن کے پاس میزائل گنیں، بم، مشین گنیں اور دوسرا اسلحہ ہو۔ میرے ہٹ پر بھیج دو فوراً۔ دیر مت کرنا پائلٹ کو بتا دینا کہ ہم نے بسرام پہاڑی کے عقب میں جاشیرا گاؤں کے پاس پہنچنا ہے۔ سمجھ گئے۔ اوور"۔ مادام ریکھا نے تیز تیز انداز میں بولتے ہوئے کہا۔

"یس مادام۔ میں ابھی بھجواتا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے سبانے نے جواب دیا اور مادام ریکھا نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"آؤ کاشی۔ اگر شاگل بدمعاشی پر اتر آیا ہے کہ وہ کریڈٹ کرنل موہن سے چھین کر خود لے لے تو پھر ہم بھی یہ کام کر سکتے ہیں۔ ہم بھی کریڈٹ اس سے چھین لیں گے۔ آؤ"...... مادام ریکھا نے کہا اور تیزی سے ہٹ کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ کاشی بھی سرہلاتی ہوئی کرسی سے اٹھ کر اس کے پیچھے لپکی اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ایک نیلے رنگ کے بڑے ہیلی کاپٹر میں سوار تیزی سے جاشیرا گاؤں کی طرف اڑی چلی جارہی تھی۔ ہیلی کاپٹر میں پائلٹ۔ مادام ریکھا اور کاشی کے علاوہ چار مسلح افراد موجود تھے اور ہیلی کاپٹر کے عقبی حصے میں دو بڑے بڑے سیاہ رنگ کے تھیلے بھی موجود تھے۔

"وہ مکان جس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو رکھا گیا ہے اس کی نشاندہی کس طرح ہوگی"...... کاشی نے مادام ریکھا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ جاشیرا گاؤں سے ہٹ کر علیحدہ بنا ہوا ہے۔ ہیلی کاپٹر سے اسے آسانی سے چیک کیا جا سکے گا"...... مادام ریکھا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ ہیلی کاپٹر ایک لمبا چکر کاٹ کر جاشیرا گاؤں کی طرف بڑھا چلا جارہا تھا کیونکہ وہ پہاڑیوں کے اوپر سے نہ گزر سکتے تھے ورنہ ہدایات کے مطابق ان کا ہیلی کاپٹر کسی بھی پہاڑی پر بنی ہوئی ایئر چیک پوسٹ سے انہیں کسی وارننگ کے بغیر مار گرایا جاتا۔ ابھی ان کا ہیلی کاپٹر کچھ ہی دور گیا ہوگا کہ انہیں دور سے دو ہیلی کاپٹر اپنی طرف آتے دکھائی دیئے۔ دونوں ہیلی کاپٹر آگے پیچھے اڑتے ہوئے آرہے تھے۔

"یہ کس کے ہیلی کاپٹر ہیں"...... مادام ریکھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہک سے لٹکی ہوئی ایک طاقتور دوربین نکالی اور اسے آنکھوں سے لگا لیا۔

"ارے یہ تو سیکرٹ سروس کے ہیلی کاپٹر ہیں دونوں ہی۔ اوہ۔ اوہ اس کا مطلب ہے کہ شاگل اپنے مشن میں کامیاب ہو کر واپس بھی آرہا

ہے"...... ریکھا نے چیختے ہوئے کہا۔

"پھر تو ہمارا جانا ہی فضول ہے"...... کاشی نے منہ بناتے ہوئے کہا اور مادام ریکھا نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے دوربین ہٹائی اور اسے واپس ہک میں لٹکا دیا۔ اس کے چہرے پر بھی مایوسی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اب تو واقعی وہاں جانا فضول ہے"...... ریکھا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ سیکرٹ سروس کے دونوں ہیلی کاپٹر قریب آگئے تھے اور جب وہ دونوں یکے بعد دیگرے ان کے ہیلی کاپٹر کے قریب سے گزرے تو ریکھا نے آگے والے ہیلی کاپٹر میں بیٹھے ہوئے شاگل کو دیکھ لیا۔ اس ہیلی کاپٹر میں اس کے دوسرے ساتھی بھی موجود تھے جبکہ دوسرے ہیلی کاپٹر میں صرف اکیلا پائلٹ تھا۔ دونوں ہیلی کاپٹر تیزی سے ان کے قریب قریب سے نکل کر آگے بڑھتے چلے گئے۔ شاگل نے مڑ کر مادام ریکھا کی طرف دیکھا اور پھر منہ پھیر لیا۔

"اوہ۔ شاگل ناکام جارہا ہے"...... ریکھا نے تیز لہجے میں کہا۔

"وہ کیسے"...... کاشی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"میں اس کے تاثرات اچھی طرح پہچانتی ہوں۔ اگر یہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں لے جارہا ہوتا تو اس کے چہرے کے تاثرات کچھ اور ٹائپ کے ہوتے۔ مادام ریکھا نے کہا اور کاشی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہاں۔ میں نے بھی ایسا ہی محسوس کیا ہے"...... کاشی نے بھی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تائید کرتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ کرنل موہن نے نہ صرف عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دیا ہے بلکہ اس نے وزیراعظم صاحب کو بھی اطلاع کر دی ہوگی اسی لئے تو شاگل کا سارا منصوبہ خاک میں مل گیا ہوگا"۔ ریکھا نے اس طرح مسرت بھرے لہجے میں کہا جیسے شاگل کی ناکامی سے اسے دلی مسرت ہو رہی ہو۔

"اب کیا کرنا ہے مادام...... کیا واپس جانا ہے"...... پائلٹ نے پوچھا۔

"ارے نہیں۔ اب میں جا کر کرنل موہن کو باقاعدہ مبارکباد دوں گی۔ چلے چلو"...... ریکھا نے کہا اور پائلٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد وہ بسرام پہاڑی کے عقب میں واقع جاشیر اگاؤں کے پاس پہنچ گئے۔

"ہیلی کاپٹر اور زیادہ بلندی پر لے جاؤ تاکہ میں اس مکان کو مارک کر سکوں"...... ریکھا نے پائلٹ سے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ہیلی کاپٹر کو اور زیادہ بلندی پر لے جانے لگا۔ پھر کافی بلندی پر پہنچ کر اس نے ہیلی کاپٹر کو معلق کر دیا اور ریکھا نے ایک بار پھر طاقتور دوربین آنکھوں سے لگائی اور غور سے نیچے کی طرف جھک کر اس مکان کو تلاش کرنا شروع کر دیا۔

"ارے یہ کیا۔ اوہ۔ اوہ یہ۔ یہ یقیناً عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ اوہ۔ اوہ۔ بالکل یہ عمران کا ہی قدوقامت ہے"...... اچانک ریکھا کی

انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"عمران اور اس کے ساتھی"...... عقبی سیٹ پر بیٹھی ہوئی کاشی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں نے مختلف سمتوں سے آدمیوں کو اس مکان کی طرف بڑھتے دیکھا ہے اور جو آدمی خاص طور پر فوکس میں تھا اس کا قدوقامت بالکل عمران جیسا تھا حالانکہ شکل فاصلے کی وجہ سے صاف نظر نہیں آئی لیکن میں اس کے چلنے کا انداز پہچانتی ہوں۔ وہ یقیناً عمران تھا"...... ریکھا نے کہا۔

"تو وہ اس مکان میں اب گئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ شاگل کو انہوں نے چکر دے کر واپس بھیج دیا ہے اور کرنل موہن بھی ان کے قبضے میں ہے۔ ورنہ یہ اس طرح آزادی سے نہ گھوم پھر رہے ہوتے"۔ اس بار کاشی نے تیز لہجے میں کہا۔

"تو پھر مادام"...... پائلٹ نے مادام کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم سب میزائل گنیں تھیلوں سے نکال لو اور پوزیشنیں لے لو۔ تمہارا ٹارگٹ یہ مکان ہوگا۔ جیسے ہی میں اشارہ کروں تم نے اس مکان پر میزائل فائر کر دینے ہیں"...... مادام ریکھا نے تیز لہجے میں عقبی طرف بیٹھے ہوئے چاروں افراد سے کہا اور وہ سب اس کی ہدایات پر عمل کرنے میں مصروف ہو گئے۔

"اور تم ہیلی کاپٹر کو آگے لے جاؤ اور اتنی بلندی پر رکھو کہ اس مکان کے اوپر سے گزرو تو مکان میزائل گن کی رینج میں آ جائے لیکن نیچے سے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہیلی کاپٹر کو ہٹ نہ کیا جا سکے"...... ریکھا نے اس بار پائلٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مادام"...... پائلٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر کو آگے بڑھایا اور پھر اسے غوطہ دیتے ہوئے پہاڑی چٹانوں کے درمیان سے بچتے ہوئے بالکل الگ تھلگ مکان کی طرف لے جانے لگا۔ چاروں افراد نے میزائل گنیں ہاتھوں میں لے لیں اور ان میں میگزین فٹ کر لئے۔ ہیلی کاپٹر تیزی سے اس مکان کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا اور لمحہ بہ لمحہ اس کی بلندی کم ہوتی جا رہی تھی۔ چاروں افراد ہیلی کاپٹر کی عقبی کھڑکیوں میں میزائل گنیں لے کر جم گئے تھے۔ ریکھا اور کاشی دونوں کے چہروں پر عجیب سا جوش تھا اور پھر جیسے ہی ہیلی کاپٹر اس مکان سے ذرا سے فاصلے پر رہ گیا اور بلندی بھی اتنی رہ گئی کہ میزائل فائر ہو سکیں ریکھا چیخی۔

"مکان کا نشانہ لے کر فائر کرو"...... ریکھا نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی شک شک کی آوازیں ابھریں اور میزائل گنوں سے نکلنے والے میزائل بجلی کی سی تیزی سے سیدھے اس مکان کی طرف بڑھے۔ ہیلی کاپٹر ایک جھٹکے سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ دوسرے لمحے یکے بعد دیگرے چار میزائل اس مکان سے جا کر ٹکرائے اور پھر انتہائی خوفناک دھماکوں سے پورا علاقہ گونج اٹھا۔ مکان کے پرزے اڑ گئے تھے۔ ہیلی کاپٹر اب مکان سے کافی آگے نکل گیا تھا۔

"ہیلی کاپٹر کو واپس لے چلو اور دوبارہ میزائل فائر کرو"۔ ریکھا نے

مسرت بھرے انداز میں چیختے ہوئے کہا اور پائلٹ نے ہیلی کاپٹر کو موڑنا شروع کیا ہی تھا کہ اچانک دور سے ایک شعلہ سا چمکا اور اس کے ساتھ ہی پائلٹ نے بجلی کی سی تیزی سے ایک جھٹکے سے ہیلی کاپٹر کو اوپر اٹھایا اور دوسرے لمحے ایک میزائل ہیلی کاپٹر کے بالکل نیچے سے گزر گیا۔ اگر پائلٹ کو ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی تو ہیلی کاپٹر اس میزائل سے ٹکرا کر فضا میں ہی تباہ ہو چکا ہوتا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے"...... مادام ریکھا نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"ہم پر ایئر چیک پوسٹ سے میزائل فائرنگ ہو رہی ہے"۔ پائلٹ نے بھی خوفزدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر ہیلی کاپٹر کو اچانک ایک جھٹکے سے غوطہ دیا اور دوسرے لمحے ایک اور میزائل ہیلی کاپٹر کے اوپر سے نکل گیا۔ اس بار وہ بال بال بچے تھے۔

"بھاگو۔ نکل چلو۔ ہیلی کاپٹر تباہ ہو جائے گا اور ہم مارے جائیں گے"...... مادام ریکھا نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں چیختے ہوئے کہا اور پائلٹ نے اس بار انتہائی مہارت سے ہیلی کاپٹر کی رفتار تیز کی اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر کو نیچے کی طرف ایک لمبا غوطہ دیا اور پھر پہاڑیوں کے بالکل قریب لے جا کر وہ اسے انتہائی ماہرانہ انداز میں اڑاتا ہوا واپس اس طرف کو بڑھتا چلا گیا جس طرف سے وہ آیا تھا۔ مادام ریکھا اور کاشی دونوں کے چہرے خوف سے زرد پڑے ہوئے تھے اور وہ بار بار مڑ کر خوفزدہ انداز میں اس طرف دیکھ رہی تھیں جدھر سے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

میزائل ان پر فائر ہو رہے تھے۔

"اب ہم پر فائر نہیں ہو سکتا مادام۔ ہم انتہائی نیچی پرواز کر رہے ہیں"...... پائلٹ نے کہا تو مادام کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم۔ تم واقعی ماہر ہو۔ اگر تم مہارت کا مظاہرہ نہ کرتے تو ہمارا خاتمہ یقینی تھا"...... مادام ریکھا نے کہا تو پائلٹ بے اختیار مسکرا دیا۔

"مادام۔ میں جنگی پائلٹ ہوں اور یہ ہیلی کاپٹر گو جنگی ہیلی کاپٹر نہیں ہے۔ لیکن ہے اسی انداز کا۔ اس لئے ہم بچ نکلے ہیں ورنہ ان میزائلوں سے بچنا تقریباً ناممکن ہوتا ہے"...... پائلٹ نے جواب دیا اور مادام ریکھا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مادام۔ اب عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کا کیا ہوگا۔ وہ تو اس مکان کی تباہی کے ساتھ ہی ختم ہو گئے ہوں گے۔ کیوں نہ ہم ہیلی کاپٹر نیچے اتار کر ان لاشوں کو اٹھا لیں"...... کاشی نے کہا۔

"نہیں۔ اب یہ ممکن نہیں رہا۔ اب اگر ہم نے ایسا کیا تو ہمارا کورٹ مارشل ہو جائے گا۔ یہ علاقہ کرنل موہن کی تحویل میں ہے اور ان کی ایئر چیک پوسٹ نے ہمیں مارک کر لیا ہے۔ اب ہماری بچت اسی میں ہے کہ ہم یہاں سے نکل جائیں۔ بعد میں انکار کیا جا سکتا ہے لیکن اگر انہوں نے ہمیں یہاں پکڑ لیا تو پھر ہمیں کورٹ مارشل سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ کیونکہ وزیراعظم اور صدر دونوں نے اس بار سب کو انتہائی سختی سے تنبیہہ کی تھی کہ کوئی ایجنسی دوسرے کے علاقے میں مداخلت نہ کرے۔ ورنہ اس کا کورٹ مارشل کر دیا جائے گا۔ شاگل بھی شاید اسی لئے واپس چلا گیا ہے کہ اسے چیک کر لیا گیا ہوگا۔ اب مجبوری ہے کہ کریڈٹ بہرحال کرنل موہن کو ہی ملے گا۔ اصل بات تو اس خطرناک ایجنٹ کا خاتمہ اور کافرستان کا مفاد ہے۔ کریڈٹ کوئی بھی لے جائے"...... مادام ریکھا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور کاشی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عمران نے آنکھیں کھولیں تو اس کے ساتھ ہی اس کے جسم میں درد کی تیز لہر سی دوڑتی چلی گئی۔ اس کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی اب تیزی سے چھٹتی جا رہی تھی۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں وہ سب منظر فلم کی طرح چل پڑا۔ جو ذہن تاریک ہونے سے پہلے اس کے لاشعور میں محفوظ تھا اور اس کے ساتھ ہی عمران کا شعور ایک جھٹکے سے بیدار ہو گیا۔ اس نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی۔

"لیٹے رہیں عمران صاحب۔ آپ زخمی ہیں شکر ہے آپ کو ہوش آ گیا ہے۔ میں تو آپ کی حالت دیکھ کر بے حد پریشان ہو رہا تھا"۔ اچانک دھیرج سنگھ کی آواز سنائی دی اور عمران نے اٹھنے کا ارادہ ترک کر کے چونک کر گردن موڑی تو دھیرج سنگھ اس کے ساتھ ہی کھڑا تھا۔ عمران اس وقت ایک بستر پر لیٹا ہوا تھا اور اس کے جسم پر کئی جگہ پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔ اس نے تیزی سے گردن موڑی اور دوسرے لمحے اس کے حلق سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گئی۔ وہ اس وقت ایک خاصے بڑے کمرے میں تھے اس کے ساتھ ہی بستروں پر اس کے ساتھی بھی لیٹے ہوئے تھے اور دو ڈاکٹر ان کو انجکشن لگانے میں مصروف تھے۔ ان دونوں کے جسموں پر چونکہ سفید اوورآل تھے اس لئے عمران انہیں دیکھتے ہی پہچان گیا تھا کہ وہ ڈاکٹر ہیں۔ ان کے بستروں کے ساتھ ہی گلوکوز کی بوتلوں کے تھیلے بھی سٹینڈز پر موجود تھے اور اس کمرے کی پوزیشن بتا رہی تھی کہ وہ اس وقت کسی باقاعدہ ہسپتال میں موجود ہیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ ہم کہاں ہیں۔ کیا کسی ہسپتال میں ہیں۔ وہ تو اس مکان کی چھت دھماکوں سے ہم پر گری تھی۔ اس کے بعد ہمیں ہوش نہ رہا تھا"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ آپ اس وقت ہمارے ایک خصوصی خفیہ ہسپتال میں ہیں۔ میں آپ کو تفصیل بتاتا ہوں۔ آپ کو اس کریک کے دہانے پر چھوڑ کر میں واپس دلیپ سنگھ کی حویلی میں چلا گیا۔ میں وہاں اس لئے رک گیا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ آپ کو پھر میری ضرورت پڑے۔ اس لئے میں نے ایک پہاڑی پر اپنا چیکنگ سٹاپ بنایا تھا۔ دلیپ سنگھ شکاری ہے۔ اس لئے اس کے پاس انتہائی طاقتور دوربین تھی جو میں نے اس سے لے لی تھی۔ پھر اس دوربین کی مدد سے میں نے چیک کر لیا کہ آپ کو بے ہوشی کے عالم میں چند فوجیوں نے کندھوں پر اٹھایا ہوا تھا اور

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

وہ آپ کو علیحدہ بنے ہوئے ایک مکان میں لے گئے اس کے بعد ایک فوجی مرد اور عورت بھی اس مکان میں گئے میں سمجھ گیا کہ آپ ان کے ہاتھ لگ گئے ہیں اور اب آپ کو ان سے واپس جبراً حاصل کرنا ضروری ہے چنانچہ میں وہاں سے فوری طور پر واپس دیپ سنگھ کی حویلی میں پہنچا۔ دیپ سنگھ اپنے کسی ذاتی کام کی وجہ سے کافرستان چلا گیا تھا لیکن اس کے شکاری گروپ میں ایک آدمی راجہ میرا دوست تھا۔ میں نے اس کو ساری بات بتائی تو وہ فوراً مدد کے لئے تیار ہو گیا۔ اس نے گاؤں میں سے دس ایسے آدمی بلوا لئے جو درپردہ مشکباریوں کی حمایت کرتے تھے۔ چنانچہ ان انتظامات کے بعد ہم مسلح ہو کر اور خفیہ راستوں سے جب اس مکان کے قریب پہنچے تو ہم یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ آپ اپنے ساتھیوں سمیت پہاڑی چٹانوں سے نکل کر اس مکان کی طرف بڑھ رہے تھے۔ آپ کو زندہ دیکھ کر اور اس طرح ایکشن میں دیکھ کر میں نے ساری کارروائی روک دی لیکن میں نے راجہ اور اس کے ساتھیوں کو واپس جانے سے روک دیا کیونکہ آپ کا مکان کے اندر جانے کا انداز بتا رہا تھا کہ آپ کسی کے خلاف کارروائی کرنے جا رہے ہیں۔ اس لئے میرا خیال تھا کہ شاید آپ کو پھر میری اور راجہ کے آدمیوں کی ضرورت پڑ جائے۔ اس لئے ہم رک گئے اور پھر آپ کے اندر جاتے ہی ہم نے ایک ہیلی کاپٹر کو کافی بلندی پر اڑتے ہوئے اس مکان کی طرف بڑھتے دیکھا۔ گو ہیلی کاپٹر کافی بلندی پر تھا لیکن مکان کی طرف بڑھتے ہوئے اس کا انداز جارحانہ تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ مکان پر حملہ کرنا چاہتا ہے اور پھر وہی ہوا۔ ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے اس ہیلی کاپٹر سے اس مکان پر میزائل فائر کئے گئے اور مکان تباہ ہو گیا۔ ہیلی کاپٹر واپس مڑنے لگا تو بسرام پہاڑی کی طرف سے اس پر یکے بعد دیگرے دو میزائل فائر کئے گئے لیکن پائلٹ نے ہیلی کاپٹر کو انتہائی مہارت سے بچا لیا لیکن اس کے ساتھ ہی وہ نیچی پرواز کرتا ہوا واپس اسی طرف کو چلا گیا جدھر سے آیا تھا۔ اس کے جاتے ہی میں راجہ اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ بجلی کی سی تیزی سے پہاڑی سے اتر کر اس تباہ شدہ مکان کی طرف بھاگے اور پھر تھوڑی سی جدوجہد کے بعد ہم نے ایک تہہ خانے میں آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو شدید زخمی حالت میں پڑے چیک کر لیا۔ اس تہہ خانے کی چھت پوری طرح نہ گری تھی جبکہ اوپر موجود تمام مکان مکمل طور پر تباہ ہو چکا تھا البتہ اس تہہ خانے کی چھت میں فولادی سریئے کا ڈھانچہ ایک طرف سے بدستور قائم تھا۔ بہرحال تھوڑی سی جدوجہد سے ہم نے راستہ بنا لیا اور پھر آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو وہاں سے نکال لیا گیا۔ وہاں دیوار کے ساتھ وہی فوجی مرد اور عورت بھی زخمی حالت میں پڑے ہوئے نظر آئے لیکن انہیں کھولنے میں وقت لگتا تھا اور ظاہر ہے وہ آپ کے دشمن ہی ہوں گے اور ادھر ہمیں فوجیوں کی آمد کا بھی خطرہ تھا کہ اگر وہ آ گئے تو ہم پکڑے جا سکتے ہیں اس لئے ہم آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو وہاں سے نکال کر تیزی سے واپس گاؤں کی طرف بھاگے۔ راجہ اس دوران ایک بڑی جیپ کو حویلی سے باہر نکال لایا تھا جس میں ہم یہاں پہنچے تھے اور پھر

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

آپ کو اس جیپ میں لاد کر ہم فوراً وہاں سے نکل پڑے۔ جاشیرا گاؤں سے بیس کلو میٹر دور ایک گاؤں ہے رحمت نگر۔ وہاں مشکباریوں کا ایک خفیہ ہسپتال ہے اور راجہ اسے جانتا تھا۔ چنانچہ ہم آپ کو لے کر یہاں آ گئے۔ راجہ کو جب آپ کی اصلیت کا علم ہوا تو اس نے بتایا کہ وہ بھی مشکباری مجاہدین کے ایک خفیہ گروپ سے متعلق ہے اور وہ آپ کے بارے میں جانتا تھا۔ چنانچہ اس نے اس ہسپتال کے ڈاکٹروں سے بات چیت کی اور پھر آپ اور آپ کے ساتھیوں کا فوری طور پر علاج شروع ہو گیا اور اب تقریباً آٹھ گھنٹوں بعد آپ ہوش میں آئے ہیں۔ راجہ کو میں نے واپس بھیج دیا تھا تاکہ وہ وہاں کی صورت حال کے بارے میں تازہ ترین معلومات حاصل کر سکے۔ آپ سب زخمی ضرور ہیں لیکن بہرحال کوئی شدید چوٹ آپ میں سے کسی کو نہیں آئی آپ سب کے سروں پر خاصی چوٹیں آئی تھیں اس لئے آپ سب بے ہوش تھے"...... دھیرج سنگھ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اس دوران وہ دونوں ڈاکٹر بھی عمران کے بیڈ کے قریب آ کر کھڑے ہو گئے تھے۔

"آپ سب کا بے حد شکریہ۔ آپ نے ہماری زندگیاں بچائی ہیں"...... عمران نے دھیرج سنگھ اور ان دونوں ڈاکٹروں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ ہمارا فرض تھا جناب۔ راجہ نے جب بتایا کہ آپ کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے تو یقین کیجئے ہم آپ کے علاج کی طرف

سے ایک لمحے کے لئے بھی غافل نہیں ہوئے اور اب آپ کو ہوش میں دیکھ کر ہمیں بے حد مسرت ہو رہی ہے"...... ایک ڈاکٹر نے جواب دیا۔

"شکریہ۔ میرے ساتھیوں کی کیا پوزیشن ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تشویش کی کوئی بات نہیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ بھی ہوش میں آ جائیں گے۔ البتہ آپ سب کو کم از کم ایک ہفتہ آرام کرنا پڑے گا"۔ ڈاکٹر نے مسکراتے ہوتے جواب دیا۔

"بس یہی ایک لفظ ہماری قسمت میں نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کون سا لفظ"...... ڈاکٹر نے چونک کر پوچھا۔

"آرام"...... عمران نے جواب دیا اور دونوں ڈاکٹروں کے ساتھ ساتھ دھیرج سنگھ بھی ہنس پڑا۔

"میں اب راجہ کا پتہ کراتا ہوں۔ اسے گئے ہوئے کافی وقت ہو گیا ہے۔ لیکن ابھی تک اس کی واپسی نہیں ہوئی"...... دھیرج سنگھ نے کہا۔

"ان کی قسمت میں آرام نہیں ہے لیکن آپ تو آرام کر لیں۔ عمران صاحب جب سے آپ آئے ہیں یہ نوجوان ایک لمحے کے لئے بھی آپ کے بستر سے نہیں ہٹا۔ اس کے چہرے پر اس قدر تشویش تھی کہ ہمیں خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ کہیں اس کا نروس بریک ڈاؤن نہ ہو جائے"۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ڈاکٹر نے دھیرج سنگھ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ بہت شکریہ دھیرج سنگھ۔ تمہاری محبت کا میں صرف شکریہ ہی ادا کر سکتا ہوں۔ اب تم آرام کر لو۔ راجہ خود ہی آجائے گا"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ آپ کے ساتھ گزرا ہوا ایک ایک لمحہ میرے لئے انتہائی قیمتی ہے اور باعث فخر بھی"۔ دھیرج سنگھ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر واپس چلا گیا۔ ڈاکٹر بھی عمران کو آرام کا کہہ کر چلے گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے اس کے سب ساتھی ہوش میں آگئے اور جب عمران نے انہیں ساری تفصیل بتائی تو وہ بھی دھیرج سنگھ کی اس محبت اور خلوص سے بے پناہ متاثر ہوئے۔

"عمران صاحب۔ یہ ہیلی کاپٹر شاگل کا ہی ہو سکتا ہے۔ اس نے یقیناً ہمیں واپس جاتے چیک کر لیا ہوگا"۔...... صفدر نے کہا۔

"ظاہر ہے اس کے علاوہ اور کیا کہا جا سکتا ہے"۔...... عمران نے جواب دیا۔ تھوڑی دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور دھیرج سنگھ ایک مضبوط جسم کے نوجوان کے ساتھ اندر داخل ہوا۔

"یہ راجہ ہے عمران صاحب اور راجہ۔ یہ عمران صاحب ہیں"۔ دھیرج سنگھ نے اس نوجوان کا عمران سے اور عمران کا اس نوجوان سے تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"آپ کو اس طرح ہوش میں دیکھ کر مجھے حقیقتاً دلی مسرت ہو

رہی ہے۔ آپ تو ہم مشکباریوں کے ہیرو ہیں جناب۔ یہ میری انتہائی خوش قسمتی ہے کہ میری آپ جیسے عظیم انسان سے ملاقات ہو گئی ہے"۔...... راجہ نے انتہائی پرخلوص لہجے میں کہا اور آگے بڑھ کر عمران کے ہاتھ پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ دیئے۔ اس کے چہرے پر واقعی دلی مسرت اور خلوص کا اظہار ہو رہا تھا۔

"تمہارا بے حد شکریہ راجہ۔ تمہاری وجہ سے ہم موت کی دلدل سے نکل آنے میں کامیاب ہوئے ہیں"۔...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ دھیرج سنگھ نے آپ کا تعارف بعد میں کرایا۔ اگر یہ پہلے مجھے بتا دیتا تو میں آپ کو وہاں اکیلے کبھی نہ جانے دیتا"۔...... راجہ نے انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا اور عمران اس کے اس خلوص پر بے اختیار مسکرا دیا۔

"عمران صاحب۔ راجہ خاصی اہم خبریں لے کر آیا ہے"۔ دھیرج سنگھ نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کونسی خبریں"۔...... عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"جناب۔ وہ فوجی مرد اور عورت جو آپ کے ساتھ دیوار سے زنجیروں سے بندھے ہوئے تھے وہ کرنل موہن اور کیپٹن مانیکا تھے۔ انہیں فوجیوں نے آکر وہاں سے نکالا اور واپس پہاڑیوں میں لے گئے اور جناب۔ وہاں سے یہ معلومات ملی ہیں کہ کافرستان کے وزیراعظم خفیہ طور پر وہاں پہنچے ہیں اور اب وہاں فوجیوں کی تعداد کافی بڑھا دی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

گئی ہے۔ فوجی ہیلی کاپٹر فوجیوں کو لے کر مسلسل اڑ رہے ہیں۔ اب تو جاشیر اگاؤں کے ارد گرد بھی فوجیوں نے چیک پوسٹیں قائم کر لی ہیں اور ایک ایک آدمی اور ایک ایک گھر کی تلاشی لی جا رہی ہے۔ انہیں آپ کی اور آپ کے ساتھیوں کی شدت سے تلاش ہے اور جناب۔ مجھے ایک فوجی سے پتہ چلا ہے کہ اس مکان پر میزائل فائر کرنے والے اس ہیلی کاپٹر کا پتہ چلا لیا گیا ہے۔ وہ کسی مادام ریکھا کا ہیلی کاپٹر ہے اور اس سے پہلے دو اور ہیلی کاپٹر بھی وہاں دیکھے گئے ہیں جن میں سے ایک تو نیچے نہیں اترا تھا۔ وہ کافرستان سیکرٹ سروس کے ہیلی کاپٹر تھے اور جناب جو خاص بات میں معلوم کر کے آیا ہوں وہ یہ ہے کہ جس کریک کے دہانے پر دھیرج سنگھ آپ کو چھوڑ کر آیا تھا اس کریک کے دہانوں کو مکمل طور پر بند کر دیا گیا ہے"...... راجہ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مادام ریکھا کے ہیلی کاپٹر نے اس مکان پر میزائل فائر کئے۔ حیرت ہے۔ وہ یہاں کیسے پہنچ گئی"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے تو یہی معلوم ہوا ہے۔ ہو سکتا ہے یہ اطلاع غلط ہو۔ بہر حال اطلاع یہی ہے"...... راجہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کرنل موہن اور مادیکا کی اب کیا حالت ہے۔ کچھ ان کے بارے میں معلوم ہوا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ زخمی ضرور ہوئے ہیں لیکن زیادہ نہیں ہوئے۔ سنا ہے کہ اب وہ ٹھیک ہیں"...... راجہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا راجہ تم ان علاقوں سے بخوبی واقف ہو اور ہم نے اب ہر صورت میں وادی ترنام پہنچ کر اس سپیشل سٹور کو تباہ کرنا ہے جس میں لاکھوں مشکباری مسلمانوں کی ہلاکت کا سامان کیا جا رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"مجھے دھیرج سنگھ نے ساری تفصیل بتا دی ہے جناب اور میں نے اس سلسلے میں کام بھی کیا ہے۔ میں نے تو یہ سوچ کر کام کیا تھا کہ اگر آپ زخمی ہونے کی وجہ سے یہ مشن سرانجام نہ دے سکیں تو پھر یہ مشن میں سرانجام دوں گا۔ یہاں آکر ڈاکٹر صاحب نے بتایا ہے کہ آپ ایک ہفتے بعد کام کر سکیں گے اس لئے میں نے آپ کو بتا دیتا ہوں جناب۔ میں نے اپنے ایک ساتھی کے ساتھ مل کر اس سلسلے میں ایک پلاننگ کی ہے۔ اس پلاننگ کے تحت ہم پہاڑی بسرام پر واقع ایئر چیک پوسٹ پر قبضہ کریں گے اور پھر وہاں موجود میزائل گن کی مدد سے ہم اس سٹور پر میزائل فائر کریں گے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ ہمیں یہ معلوم نہیں ہے کہ وہ سٹور کہاں ہے"...... راجہ نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔

"اوہ۔ اوہ۔ وری گڈ۔ تمہاری پلاننگ بے حد سادہ اور شاندار ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ تم کہہ رہے ہو کہ فوجیوں کی تعداد بہت بڑھا دی گئی ہے اور چیکنگ بھی انتہائی سخت ہے جبکہ وہ ایئر چیک پوسٹ تو پہاڑی کی چوٹی پر بنی ہوئی ہے۔ وہاں تک کیسے پہنچا جا سکتا ہے"۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عمران نے کہا۔

"جناب۔ ایک راستہ ایسا ہے جس کا علم فوجیوں کو بھی نہیں ہے۔ اس راستے کا دہانہ بسرام پہاڑی سے کافی دور شمال کی طرف ایک پہاڑی درے سے نکلتا ہے اور یہ راستہ بہرحال بسرام پہاڑی کے آغاز پر جا نکلتا ہے۔ وہاں گھنا جنگل ہے اور اس جنگل کی وجہ سے ہم اوپر جا سکتے ہیں"........ راجہ نے جواب دیا۔

"کس قسم کا راستہ ہے۔ کیا یہ اسی کریک کی طرح کا ہے جسے اب بند کر دیا گیا ہے یا کھلا راستہ ہے"........ عمران نے کہا۔

"تقریباً ویسا ہی ہے لیکن کہیں کہیں کھلی جگہیں بھی آجاتی ہیں۔ مکمل طور پر بند نہیں ہے"........ راجہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے۔ ٹھیک ہے۔ تم ہمارے وہاں تک پہنچنے کے انتظامات کرو۔ ہم جلد از جلد وہاں پہنچنا چاہتے ہیں"........ عمران نے کہا۔

"مگر عمران صاحب۔ ڈاکٹر صاحبان کے مطابق تو آپ کو ایک ہفتہ آرام کرنا ہوگا"........ راجہ نے کہا۔

"میں نے ڈاکٹر صاحب کو پہلے ہی بتا دیا ہے کہ آرام کا لفظ ہمارے مقدر میں لکھا ہی نہیں گیا اور دوسری بات یہ کہ اب کافرستان کے اس خوفناک مشن کو مکمل ہونے میں شاید ایک ہفتے کا بھی وقت نہ رہا ہوگا ایسا نہ ہو کہ ہم آرام ہی کرتے رہ جائیں اور وہ لوگ پورے مشکبار میں قیامت برپا کر دیں۔ اس لئے ہمیں اب فوری اور فائنل ایکشن کرنا ہے"........ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ ایئر چیک پوسٹ سے اس سٹور کو کیسے تباہ کیا جائے گا۔ اسے تو خصوصی ریز سے تباہ کیا جا سکتا ہے اور اس کی رینج تو اتنی نہیں ہے"........ ساتھ والے بستر پر موجود صفدر نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن اس کا ایک اور حل میرے ذہن میں آگیا ہے۔ ہمیں اس وادی میں اصل خطرہ چاروں طرف موجود ان ایئر چیک پوسٹس سے ہی ہے۔ ریکھا کے ہیلی کاپٹر پر میزائل فائرنگ سے یہ بات معلوم ہو گئی ہے کہ وہاں کافی دور تک مار کرنے والے میزائل موجود ہیں اس لئے ہم اگر ایک چیک پوسٹ پر قبضہ کر لیں تو وہاں موجود میزائلوں کی مدد سے ہم باقی تمام چیک پوسٹوں پر میزائل فائر کر کے انہیں تباہ کر سکتے ہیں۔ اگر تمام چیک پوسٹیں تباہ ہو جائیں تو کافرستانیوں کو ملنے والا فضائی شیلڈ ختم ہو جائے گا۔ اس کے بعد ہم وہاں موجود میزائلوں کو وادی ترنام کے چاروں طرف اس طرح فائر کریں گے کہ ہر طرف آگ ہی آگ پھیل جائے۔ اس طرح گو بے شمار کافرستانی فوجی ہلاک ہو جائیں گے لیکن بہرحال اس افراتفری میں ہم اصل مشن مکمل کر لیں گے"........ عمران نے کہا۔

"اوہ عمران صاحب۔ آپ نے واقعی بہترین تجویز سوچی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنے چیف کو کال کر کے پورے مشکبار میں پھیلے ہوئے مجاہدین کو یہاں طلب کر لوں۔ پھر ہم چاروں طرف سے وہاں موجود فوجیوں پر فائر کھول دیں گے"........ راجہ نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"نہیں ۔ ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے ۔ ہم نے اب فوری کام کرنا ہے ۔ تم بس اتنا کرو کہ ہم سب کے لئے فوجی یونیفارمز مہیا کر دو اور جو اسلحہ میں بتاؤں وہ بھی ہمیں مہیا کر دو ۔ اس کے بعد ہمیں اس خفیہ راستے کے دہانے تک پہنچا دو ۔ باقی کام ہم کر لیں گے "........ عمران نے کہا ۔

"ٹھیک ہے جناب ۔ جیسے آپ کا حکم ۔ بہرحال میں اس مشن پر آپ کے ساتھ رہوں گا ۔ یہ میری درخواست ہے "........ راجہ نے کہا ۔

"او ۔ کے ۔ تمہارے ساتھ ساتھ دھیرج سنگھ بھی اب ہمارے ساتھ رہے گا ۔ تم فوراً انتظامات کرو تاکہ ہم جلد از جلد اس مشن کو مکمل کر سکیں ۔ اب ایک ایک لمحہ قیمتی ہے "........ عمران نے کہا اور راجہ نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔

ایک بڑے کمرے میں موجود کرسیوں پر کرنل موہن، کیپٹن مانیکا شاگل، مادام ریکھا اور کرنل داس بیٹھے ہوئے تھے ایک کرسی خالی تھی کرنل موہن اور مانیکا دونوں کے سر اور جسموں پر مختلف جگہوں پر بینڈیج کی ہوئی صاف دکھائی دے رہی تھی ۔ کمرے کی راہداری کے ساتھ نیلے رنگ کی یونیفارمز میں ملبوس دس افراد ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے کھڑے ہوئے تھے ۔ ان کی یونیفارمز پر پرائم منسٹر ہاؤس سیکورٹی کے مخصوص بیجز لگے ہوئے تھے شاگل اور مادام ریکھا دونوں ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھے ہوئے تھے جبکہ کرنل موہن اور مانیکا دونوں بار بار شاگل اور ریکھا کی طرف اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے ان کا بس نہ چل رہا ہو کہ وہ انہیں گولی سے اڑا دیں ۔ یہ میٹنگ بھواجا پہاڑیوں پر ہی ہو رہی تھی اور وزیراعظم صاحب کے خصوصی احکامات پر یہ میٹنگ کال کی گئی تھی ۔ کرنل موہن نے ہوش میں آتے ہی وزیراعظم

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

سے ٹرانسمیٹر پر بات کی تھی اور وزیراعظم صاحب نے فوری طور پر نہ صرف یہ میٹنگ کال کر لی تھی بلکہ وہ خود بھی یہاں پہنچ گئے تھے۔ ان کے ساتھ دو ہیلی کاپٹروں میں پرائم منسٹر ہاؤس کی سیکورٹی کے افراد بھی آئے تھے اور یہ وہی نیلے رنگ کی یونیفارم والے افراد تھے جو اس وقت اس کمرے میں موجود تھے۔ وزیراعظم صاحب کے ساتھ سیکورٹی کے افراد کے علاوہ بھی کچھ اور لوگ آئے تھے اور وزیراعظم ان افراد کے ساتھ اس وقت بھوا جا پہاڑیوں کے چیک اپ میں مصروف تھے۔ تھوڑی دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور وزیراعظم اندر داخل ہوئے۔ ان کے چہرے پر غصے کے تاثرات نمایاں تھے لیکن وہ اندر اکیلے ہی آئے تھے اور ان کے اندر آنے پر کرسیوں پر بیٹھے ہوئے سب افراد ایک جھٹکے سے کھڑے ہو گئے۔ کرنل موہن، کیپٹن مانیکا اور کرنل داس نے انہیں فوجی انداز میں سلیوٹ کئے جبکہ شاگل اور ریکھا نے صرف سلام کرنے پر ہی اکتفا کیا تھا۔

"بیٹھو"........ وزیراعظم نے سخت لہجے میں کہا اور پھر خالی کرسی پر وہ خود بیٹھ گئے۔ ان کے بیٹھتے ہی کرنل موہن سمیت سب افراد اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"میں نے تمام حالات معلوم کر لئے ہیں۔ میرے ساتھ جو ماہرین آئے ہیں۔ انہوں نے انتہائی ماہرانہ انداز میں ساری صورت حال معلوم کر لی ہے اور اس کے مطابق یہ بات اب حتمی طور پر معلوم ہو چکی ہے کہ پہلے سیکرٹ سروس کے چیف شاگل نے کرنل موہن اور

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کیپٹن مانیکا کے ہاتھوں سے ان کے شکار کو چھیننے کی کوشش کی لیکن پھر نامعلوم وجوہات کی بنا پر وہ واپس چلے گئے۔ اس کے بعد مادام ریکھا نے اس مکان پر ریڈ کیا اور انہوں نے میزائل فائر کر کے اس مکان کو ہی تباہ کر دیا جبکہ کرنل موہن اور کیپٹن مانیکا بھی اس وقت اندر تھے اس طرح شاگل اور مادام ریکھا دونوں نے انتہائی سخت ہدایات کی دانستہ خلاف ورزی کی ہے۔ میری صدر مملکت سے ٹرانسمیٹر پر بات ہو گئی ہے۔ میرا ذاتی خیال تو یہ تھا کہ ان دونوں کا فوری طور پر کورٹ مارشل کرایا جائے اور انہیں سخت ترین سزا دی جائے لیکن صدر صاحب کے خیال کے مطابق کورٹ مارشل کرنل موہن اور مانیکا کے خلاف بھی ہونا چاہئے کیونکہ انہوں نے بھی سخت ہدایات کو نظر انداز کرتے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو فوری طور پر موت کے گھاٹ اتارنے کی بجائے ان کو صرف بے ہوش کرنے پر اکتفا کیا تھا حالانکہ یہ دونوں انہیں بے ہوش کر لینے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ اب چونکہ ملک کی تین اہم ایجنسیاں کورٹ مارشل کی زد میں آ رہی ہیں اس لئے میں نے صدر صاحب کے مشورے کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ آپ کو ایک چانس اور دیا جائے اور کورٹ مارشل کی بجائے لاسٹ اور فائنل وارننگ دے دی جائے۔ چنانچہ میں اب بحیثیت وزیراعظم آپ کو لاسٹ اور فائنل وارننگ دے رہا ہوں کہ اب اگر ہدایات کی معمولی سی خلاف ورزی بھی کی گئی تو انتہائی سخت ترین سزا دینے سے بھی دریغ نہیں کیا جائے گا"........ وزیراعظم نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہم وعدہ کرتے ہیں جناب کہ آئندہ ایسا نہیں ہوگا"...... شاگل نے جواب دیا۔ اس کے چہرے پر اب اطمینان کے تاثرات پھیل گئے تھے حالانکہ پہلے اس کا چہرہ زرد پڑا ہوا تھا۔

"میں بھی وعدہ کرتی ہوں جناب کہ آئندہ میں کوئی کوتاہی نہیں کروں گی"...... مادام ریکھا نے سر جھکاتے ہوئے جواب دیا۔

"جناب۔ ہم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس لئے بے ہوش کیا تھا کہ ہم ان کی مکمل شناخت کر لینا چاہتے تھے کیونکہ پہلے بھی ان کی لاشیں جعلی ثابت ہوئی تھیں"...... کرنل موہن نے کہا۔

"کرنل موہن۔ کسی وضاحت کی ضرورت نہیں ہے۔ جس طرح شاگل اور ریکھا نے کھلے الفاظ میں معافی مانگی ہے آپ کو اور کیپٹن مانیکا کو بھی اسی طرح کھلے الفاظ میں معافی مانگنی ہوگی تاکہ اس معاملے کو یہیں ختم کر کے ہم آئندہ کی صورت حال کے بارے میں بات کر سکیں"...... وزیراعظم نے خشک لہجے میں کہا۔

"آئی۔ ایم۔ سوری جناب۔ واقعی مجھ سے غلطی ہو گئی ہے۔ مجھے انہیں فوری ہلاک کر دینا چاہئے تھا"...... کرنل موہن نے فوراً ہی معافی مانگتے ہوئے کہا۔

"آپ کیا کہتی ہیں کیپٹن مانیکا"...... وزیراعظم نے مانیکا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں معذرت خواہ ہوں جناب"...... مانیکا نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اب اس معاملے کو ختم سمجھا جائے۔ اب ہم نے آئندہ

کے لئے بات کرنی ہے۔ اس وقت جو پوزیشن سامنے ہے اس کے مطابق سپیشل سٹور میں موجود اسلحے کو تین روز بعد مختلف جگہوں پر تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ تین روز سے پہلے اگر ایسا کیا گیا تو سارا مشن ناکام ہو جائے گا اور یہ بات بھی سامنے ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی حمایت میں یہاں کوئی تنظیم باقاعدہ کام کر رہی ہے اور وہ تنظیم اس قدر طاقتور ہے کہ پہلے عمران کے ساتھیوں کو عین وادی سے وہ لوگ زخمی حالت میں اٹھا کر لے گئے اور آج تک اس راستے کا ہی علم نہیں ہو سکا اور اب جبکہ مادام ریکھا نے میزائل فائر کر کے مکان تباہ کیا تو وہ لوگ انہیں وہاں سے بھی نکال کر لے گئے اور اب تک باوجود کوشش کے ان کا سراغ نہیں لگا حالانکہ جہاں سے انہیں لے جایا گیا ہے وہاں ایسے شواہد موجود ہیں کہ وہ لوگ اگر ہلاک نہیں ہوئے تو بہرحال زخمی ضرور ہوئے ہیں اور یہاں قریب کوئی ہسپتال بھی نہیں ہے۔ میں نے وہاں جو چیکنگ کی ہے اس میں یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی پشت پر کوئی انتہائی باوسائل اور طاقتور تنظیم کام کر رہی ہے۔ اب اصل مسئلہ تین روز تک اس سپیشل سٹور کی حفاظت کا ہے۔ اس لئے میں آپ کو حکم دے رہا ہوں کہ آپ چاروں ان تین دنوں میں بھوجا پہاڑیوں کے ایک ایک چپے کی نگرانی کریں گے۔ ایسے کریک یا راستے جن کا علم اب تک ہمیں نہ ہو۔ ان کو تلاش کر کے فوری طور پر بند کر دیا جائے۔ عمران اور اس کے ساتھی اگر ہلاک نہیں ہوئے یا شدید زخمی بھی نہیں ہوئے تو لازماً

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

وہ ان تین روز کے اندر اندر اس سٹور پر ہر صورت میں حملہ کریں گے اور ہم نے ہر صورت میں اس سٹور کی حفاظت کرنی ہے"...... وزیراعظم نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ آپ کی بات درست ہے"...... کرنل موہن نے کہا۔

"میرا خیال ہے جناب کہ ہمیں فوج کا ایک پورا دستہ وادی ترنام میں رکھنا چاہئے تاکہ اگر کسی طرح بھی وہ وادی میں پہنچ جائیں تو ان کا خاتمہ یقینی طور پر کیا جاسکے"...... مانیکا نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح وہ لوگ فوجی یونیفارم پہن کر ان میں شامل ہو جائیں گے۔ وادی کو خالی رکھا جائے اور اس کی نگرانی کی جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ چاروں طرف پہاڑیوں کے چپے چپے پر فوجی پھیلا دیئے جائیں۔ اگر کوئی طیارہ یا ہیلی کاپٹر ان پہاڑیوں کی طرف آتا دکھائی دے تو اسے بغیر کسی وارننگ کے اڑا دیا جائے اور ان تین دنوں میں کوئی ایجنسی بھی اپنا ہیلی کاپٹر استعمال نہ کرے گی۔ میں آرڈر دے دیتا ہوں کہ مزید فوج فوری طور پر یہاں پہنچ جائے گی اور وہ ان پہاڑیوں کو چاروں طرف سے کور کرے گی۔ انہیں دور دور تک پھیلا دیا جائے۔ شناخت کے بغیر کسی بھی آدمی کو کسی بھی صورت میں ایک قدم بھی آگے نہ آنے دیا جائے اور اگر کوئی اس سلسلے میں اصرار کرے تو اسے گولی سے اڑا دیا جائے۔ کسی کا بھی لحاظ نہ کیا جائے کسی بھی صورت میں اور آپ چاروں آخری وارننگ کے طور پر سن لیں کہ اگر سپیشل سٹور تباہ ہو گیا تو آپ چاروں اس کے مشترکہ ذمہ دار ہوں

گے اور آپ چاروں کا کورٹ مارشل ہوگا اور اگر کوئی بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کرے گا تو چاروں کو اس کا کریڈٹ دیا جائے گا۔ اس لئے آپ چاروں آپس میں رابطہ رکھیں"...... وزیراعظم نے باقاعدہ احکامات دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... چاروں نے ہی باری باری جواب دیا۔

"اوکے۔ میں نے واپس جانا ہے۔ اب باقی کام آپ چاروں مل کر سنبھال لیں"...... وزیراعظم نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر وہ دروازے کی طرف مڑ گئے جبکہ ان کے اٹھتے ہی باقی افراد کھڑے ہو گئے اور جب وزیراعظم صاحب چلے گئے تو وہ سب واپس کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"شاگل اور مادام ریکھا۔ آپ نے واقعی زیادتی کی ہے"...... کرنل موہن نے کہا۔

"کرنل موہن۔ جس معاملے کو ختم کر دیا گیا ہو اسے دوبارہ نہ اٹھائیں۔ اس وقت ہم چاروں کی پوزیشن انتہائی نازک ہے"۔ مادام ریکھا نے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہر صورت میں اس سٹور کو تباہ کرنے کی کوشش ضرور کرے گا۔ اس لئے ہمیں اپنے آپ کو عمران کی جگہ رکھ کر سوچنا چاہئے کہ عمران ریڈ کے لئے کیا لائحہ عمل اختیار کرے گا"...... مانیکا نے کہا تو سب چونک پڑے۔

"اوہ۔ مانیکا کی بات درست ہے۔ اگر ہم اس انداز میں سوچیں تو

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

واقعی اس کے لائحہ عمل کے بارے میں اندازہ کیا جا سکتا ہے"۔ مادام ریکھا نے کہا۔

"وہ حملہ کر ہی نہیں سکتا۔ اس قدر فوج۔ اس قدر انتظامات میں کیسے کرے گا۔ کیا اس کے پاس سلیمانی ٹوپی ہے یا وہ کوئی جن بھوت ہے"...... کرنل داس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کرنل داس۔ آپ کا ابھی واسطہ عمران سے نہیں پڑا۔ میرا خیال ہے اب کرنل موہن کو بھی کچھ اندازہ ہو گیا ہو گا کہ عمران کس انداز میں کام کرتا ہے"...... شاگل نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے مسٹر شاگل۔ عملی طور پر عمران سے ٹکراؤ سے پہلے میں بھی کرنل داس کے انداز میں سوچتا تھا لیکن جب اس نے انتہائی مضبوط زنجیر میں جکڑے ہونے کے باوجود اچانک ان زنجیروں کو کھول کر ہم پر حملہ کر دیا تو میرا تو واقعی دماغ ہی ماؤف ہو کر رہ گیا تھا۔ حالانکہ جب اس نے اس کی توجیہہ پیش کی تو واقعی ایسا ہو سکتا تھا"...... کرنل موہن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا

"عمران انتہائی ذہین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک شریف دشمن ہے اسے معلوم ہے کہ ہم لوگ حتی الامکان اس کی موت کے لئے کام کر رہے ہیں اس کے باوجود اس نے جب بھی موقع ملا ہم پر پوری طرح قابو پالینے کے باوجود ہمیں زندہ چھوڑ دیا ہے"...... مانیکا نے کہا۔

"یہاں بیٹھ کر ہمیں اپنے دشمنوں کی قصیدہ گوئی کی بجائے اس کے خاتمے کی تدبیریں سوچنی چاہئیں"...... کرنل داس نے اس بار انتہائی

تلخ لہجے میں کہا۔

"میری تجویز ہے کہ ہم اپنی اپنی تحویل میں آنے والی پہاڑیوں پر ازخود ایسے اقدامات کریں کہ عمران وادی تک نہ پہنچ سکے"...... کرنل موہن نے کہا۔

"ٹھیک ہے ورنہ ہم آپس میں ہی الجھتے رہیں گے"...... اس بار ریکھا نے جواب دیا اور پھر سب نے اس تجویز کی تائید کی اور وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے اور تھوڑی دیر بعد وہ سب کرنل موہن سے اجازت لے کر واپس چلے گئے کیونکہ جس جگہ یہ میٹنگ ہو رہی تھی وہ جگہ کرنل موہن کے دائرہ کار میں آتی تھی۔

"میرے ذہن میں ایک بات آئی ہے اور مجھے یقین ہے کہ عمران اس بار یہی طریقہ استعمال کرے گا"...... مانیکا نے ان سب کے جانے کے بعد کرنل موہن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کونسی بات"...... کرنل موہن نے چونک کر پوچھا۔

"فرض کرو عمران یا اس کے آدمی کسی ایئر چیک پوسٹ پر قبضہ کر لیتے ہیں تو کیا اس طرح وہ براہ راست وادی ترنام میں میزائل فائر کر کے سٹور کو تباہ نہیں کر سکتے"...... مانیکا نے کہا تو کرنل موہن بے اختیار مسکرا دیا۔

"تمہاری بات واقعی درست ہوتی اگر یہ سٹور عام ہتھیاروں کا سٹور ہوتا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس سٹور کا بیرونی دھات اس قسم کے میٹریل سے بنایا گیا ہے کہ بظاہر وہ ایک عام سی چٹان لگتی ہے لیکن

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اس پر ایٹم بم بھی اثر نہیں کر سکتا اور دوسری بات یہ کہ سٹور کے اندر ایسی مشین نصب کر دی گئی ہے کہ کسی قسم کا کوئی بم۔ کوئی میزائل اندر نہیں جا سکتا۔ حتیٰ کہ ریز اور گیس بھی اندر نہیں جا سکتی اور تیسری بات یہ کہ ان ہتھیاروں کو کسی خاص قسم کی گیس کا سپرے کر کے ہی تباہ کیا جا سکتا ہے۔ ویسے نہیں"...... کرنل موہن نے کہا۔

"اوہ۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر اس قدر پریشانی اور تشویش کی کیا بات ہے۔ پھر تو اگر عمران وہاں تک پہنچ بھی جائے تب بھی وہ سٹور کو تباہ نہیں کر سکتا"...... مانیکا نے کہا۔

"عمران سے کون نہیں ڈرتا۔ سب لوگ اس کی ذہانت سے ڈرتے ہیں۔ اس کے متعلق مشہور ہے کہ وہ ناممکن کو بھی اپنی ذہانت سے ممکن کر لیتا ہے۔ تم نے دیکھا نہیں کہ تم نے اور میں نے کس طرح اسے زنجیروں میں جکڑا تھا۔ ہمارے لحاظ سے اس کا آزاد ہونا ناممکن تھا لیکن اس نے اس ناممکن کو بھی ممکن بنا لیا۔ کرنل موہن نے کہا تو مانیکا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تو پھر اب کیا کریں۔ یہ عمران تو کسی بھوت کی طرح ہمارے اعصاب پر چھا گیا ہے"...... مانیکا نے کہا تو کرنل موہن بے اختیار ہنس پڑا۔

"سنو ڈیئر۔ اب ہم کچھ بھی نہیں کریں گے۔ ہم نے پہلے اپنی کوشش کر لی ہے اور ہم اس کوشش میں کامیاب بھی رہے ہیں۔ وزیراعظم صاحب نے مجھے علیحدگی میں بتا دیا ہے کہ وہ میرے اس

کارنامے کا ضرور کریڈٹ دیں گے۔ اس وقت وہ معاملہ اس لئے ٹال گئے ہیں کہ اس وقت وہ کسی قسم کی کوئی کارروائی نہیں کرنا چاہتے۔ ورنہ دوسری ایجنسیوں کے لوگ بددل ہو جائیں گے اور عمران کو موقع مل جائے گا۔ اب ہم صرف معمول کا کام کریں گے اور بس"...... کرنل موہن نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ پھر تو مجھے واپس چلی جانا چاہئے۔ پھر میری یہاں کیا ضرورت ہے"...... مانیکا نے کہا۔

"نہیں۔ تم ان تین دنوں میں یہیں رہو گی تاکہ تماشہ دیکھ سکو"...... کرنل موہن نے کہا اور مانیکا بے اختیار مسکرا دی۔

"کس کا تماشہ۔ اپنا یا تمہارا"...... مانیکا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم دونوں کا"...... کرنل موہن نے بھی شرارتی لہجے میں کہا اور مانیکا بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

رات کا وقت تھا۔ گھنے جنگل میں عمران اور اس کے ساتھی سیاہ رنگ کے لباسوں میں ملبوس تیزی سے آگے کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ گھنے جنگل میں اس وقت دور دور تک کوئی انسان نظر نہ آ رہا تھا البتہ جانوروں اور دوسرے حشرات الارض کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ یہ جنگل بھواجا پہاڑیوں سے تھوڑے سے ہی فاصلے پر تھا اور وسیع علاقے میں پھیلا ہوا تھا۔ اسے مقامی زبان میں راکھیلا جنگل کہا جاتا تھا۔ چونکہ یہ بھواجا پہاڑیوں سے ہٹ کر تھا اس لئے اسے نظرانداز کر دیا گیا تھا۔ عمران کے ساتھیوں میں دھیرج سنگھ اور راجہ بھی شامل تھے۔ ان سب نے اپنی پشت پر سیاہ رنگ کے تھیلے لاد رکھے تھے۔ سب سے آگے راجہ تھا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ درخت اس جنگل کا سب سے اونچا درخت ہوگا"...... اچانک راجہ نے ایک درخت کی طرف اشارہ کرتے

ہوئے کہا جس کا تنا کافی چوڑا اور پھیلا ہوا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ صفدر تم اوپر جا کر مشین گن فٹ کر دو"۔ عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اپنی پشت پر لدا ہوا تھیلا اتارا۔ اس میں سے ایک مشین گن جو دو حصوں میں تقسیم کر کے رکھی گئی تھی باہر نکالی اور دونوں حصوں کو جوڑ کر اس نے تھیلے میں سے پٹی نما میگزین کھولا اور اس میں ایڈجسٹ کر کے اس نے باقی پٹی کو مخصوص انداز میں پھیلا دیا۔ عمران نے اپنے تھیلے میں سے ایک چھوٹا سا آلہ نکالا اور اسے مشین گن کے ٹریگر والے حلقے میں جوڑ کر اس کی سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔

"اب اسے لے جاؤ"...... عمران نے کہا اور صفدر مشین گن کاندھے پر لٹکا کر کسی پھرتیلے بندر کی طرح درخت پر چڑھتا چلا گیا۔ باقی سب ساتھی وہاں خاموش کھڑے رہے۔ تھوڑی دیر بعد صفدر نیچے اتر آیا۔

"میں نے اسے اچھی طرح ایڈجسٹ کر دیا ہے"...... صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور آگے بڑھنے لگا۔ کچھ دور چلنے کے بعد عمران رک گیا۔

"دوسری مشین گن یہاں ایڈجسٹ کر دو"...... عمران نے کہا اور اس بار تنویر نے اپنے کاندھے سے تھیلا اتارا اور اس میں سے مشین گن کے دو حصے نکال لئے۔ چند لمحوں بعد جب پہلی مشین گن کی طرح یہ بھی تیار ہو گئی تو صفدر تنویر کے ہاتھ سے یہ مشین گن لے کر ایک درخت پر چڑھ گیا۔ اس طرح تقریباً دو گھنٹوں کے اندر اس جنگل

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

میں انہوں نے مختلف جگہوں پر چھ مشین گنیں درختوں کے اوپر نصب کر دیں۔

"آؤ۔ اب اس کریک کی طرف چلیں"......... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر راجہ ان کی رہنمائی کرنے لگا اور تھوڑی دیر بعد وہ سب راجہ کی راہنمائی میں ایک غار کے تنگ سے دھانے میں داخل ہو گئے۔ راجہ نے اپنی جیب سے ایک چھوٹی سی ٹارچ نکال کر جلائی تھی۔ ٹارچ گو چھوٹی تھی لیکن اس کی روشنی کافی تیز تھی۔ غار کے عقب میں ایک تنگ سا بند راستہ تھا۔ وہ ٹارچ کی روشنی میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ کافی دور تک بند راستے میں چلنے کے بعد اچانک وہ کھلی جگہ پر آ گئے۔ سامنے بھواجا پہاڑیوں کا سلسلہ نظر آ رہا تھا۔ وہ سب تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ پہاڑی سلسلے کا آغاز ہوتے ہی وہ ایک بار پھر بند راستے میں داخل ہو گئے اور اس بار یہ بند راستہ کافی دور تک چلا گیا تھا لیکن ایک بار پھر وہ کھلی جگہ پر پہنچ گئے اور اس بار بھواجا پہاڑیوں کے اندر وہ پہنچ گئے تھے۔ وہ مسلسل آگے بڑھتے رہے۔

"اس بار جس راستے سے ہم گزریں گے اس کا اختتام بسرام پہاڑی کے دامن میں ہی ہو گا جناب اور وہاں چپے چپے پر فوجی موجود ہوں گے"......... راجہ نے مڑ کر عمران سے کہا۔

"تم چلو تو سہی"......... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور راجہ سر ہلاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر بند راستے میں داخل ہو گئے۔ یہ راستہ پہلے راستے سے بھی زیادہ طویل ثابت ہوا۔

لیکن پھر اچانک وہ ایک کھلی جگہ پر آ گئے۔ اب اوپر مسلسل چڑھائی تھی اور عمران اور اس کے ساتھیوں نے دیکھا کہ نیچے سے اوپر تک جگہ جگہ سرچ لائٹیں لگی ہوئی تھیں اور تیز روشنی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔

"کمال ہے۔ انہوں نے واقعی زبردست انتظامات کر رکھے ہیں"......... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"یہ ایئر چیک پوسٹ کہاں ہے"......... عمران نے اوپر دیکھتے ہوئے کہا۔

"اب یہاں سے تو وہ دکھائی نہیں دے سکتی"......... اس بار صفدر نے کہا کیونکہ اوپر جنگل تھا اور ظاہر ہے اونچے درختوں کی وجہ سے سب سے اوپر بنی ہوئی چیک پوسٹ نظر نہ آ سکتی تھی۔

"چلو اوپر جا کر دیکھ لیں گے لیکن اب میری بات غور سے سن لو۔ اب جس مہم کا آغاز ہو رہا ہے یہ یقینی طور پر موت کا کھیل ہو گا۔ اس لئے سب لوگ پوری طرح ہوشیار رہیں گے۔ کسی کی ذرا سی غفلت اور کوتاہی ہم سب کا خاتمہ کر دے گی"......... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر انہوں نے جیبوں سے مخصوص قسم کے مشین پسٹل نکال لئے جن کی نالوں پر انتہائی نفیس سائلنسر چڑھے ہوئے تھے۔ یہ سارا اسلحہ راجہ نے انہیں مہیا کیا تھا اور پھر وہ سب اوپر چڑھنے لگے لیکن اس بار عمران ان کی رہنمائی کر رہا تھا اور وہ بڑے محتاط انداز میں اوپر چڑھ رہے تھے۔ عمران

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

خاص طور پر ایسے راستے کا انتخاب کر رہا تھا جو ان سرچ لائٹوں کے درمیان کا وہ راستہ تھا جہاں روشنی قدرے ہلکی تھی۔ کافی اوپر آنے کے بعد اچانک عمران ٹھٹک کر رک گیا اور سب ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی ٹھٹک کر رک گئے۔ عمران نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور ان سب کی گردنیں اس طرف کو گھوم گئیں جہاں ایک فوجی زمین پر لیٹا ہوا تھا۔ اس کا سر ایک چٹان سے ٹکا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ایک مشین گن پڑی ہوئی تھی۔ وہ گہری نیند سو رہا تھا۔

"تنویر۔ اس کی آواز نہیں نکلنی چاہئے۔ یہاں لازماً اس کے دوسرے ساتھی بھی ہوں گے"...... عمران نے ساتھ کھڑے تنویر کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر جھک کر وہ انتہائی محتاط انداز میں اس سوئے ہوئے فوجی کی طرف بڑھنے لگا۔ چند لمحوں بعد وہ اس کے قریب پہنچ گیا۔ اچانک اس کا پیر کسی ایسے پتھر پر پڑا جو شاید پہلے ہی اپنی جگہ چھوڑ چکا تھا کہ اس کا پیر پڑتے ہی وہ کھڑکھڑا کر نیچے گرنے لگا اور سویا ہوا فوجی بے اختیار ہڑبڑا کر اٹھا ہی تھا کہ تنویر کسی بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑا۔ اس آدمی کے حلق سے ہلکی سی اوغ کی آواز نکلی اور پھر اس کا جسم سیدھا ہوتا چلا گیا۔ تنویر نے واقعی انتہائی ماہرانہ انداز میں نہ صرف اس کا منہ بند کر دیا تھا بلکہ ایک ہی جھٹکے سے اس کی گردن بھی توڑ دی تھی۔ اس طرح سوائے معمولی جدوجہد اور ہلکی سی آوازوں کے اور کچھ نہ ہوا تھا۔ تنویر نے دوبارہ اسے اس طرح لٹا دیا جیسے وہ سو رہا ہو اور اس کے ساتھ

ہی وہ سب ایک بار پھر اوپر چڑھنے لگے۔ راستے میں انہیں تقریباً چار فوجیوں سے واسطہ پڑا۔ ان میں صرف ایک جاگ رہا تھا لیکن اس کا رخ دوسری طرف ہی تھا اور ساتھ ہی وہ سگریٹ بھی پی رہا تھا اس لئے وہ چیک ہو گیا لیکن ہر بار تنویر نے اپنا کام دکھا دیا۔ البتہ اس جاگتے ہوئے فوجی پر حملہ کرنے میں تنویر کا ساتھ صفدر نے بھی دیا تھا اور پھر وہ چوٹی پر پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے۔ رات چونکہ آدھی سے زیادہ گزر چکی تھی اور شاید جگہ جگہ لگائی ہوئی بیٹریوں سے جلنے والی تیز سرچ لائٹوں کی وجہ سے تمام فوجیوں نے یہ سمجھ لیا تھا کہ ان تیز روشنیوں کی وجہ سے کوئی اوپر آنے کی ہمت ہی نہیں کر سکتا اور پھر نجانے وہ کب سے اس طرح راتوں کو سوتے جاگتے وقت گزارتے رہتے تھے۔ اس لئے وہ پوری طرح ہوشیار نہ تھے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کا شکار ہو گئے۔

"یہ ہے ایئر چیک پوسٹ۔ راجہ اور دھیرج سنگھ۔ اب تم نے اوپر جانا ہے اور جب تک میرا کاشن نہ ملے تم نے کام کا آغاز نہیں کرنا۔ باقی جو کچھ کرنا ہے وہ میں نے تمہیں اچھی طرح سمجھا دیا ہے"۔ عمران نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور راجہ اور دھیرج سنگھ نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ انتہائی محتاط اور آہستگی سے ایئر چیک پوسٹ کی لکڑیوں سے چمٹ کر آہستہ آہستہ اوپر چڑھتے چلے گئے۔ عمران اور اس کے ساتھی وہیں چٹانوں میں ہی دبک کر بیٹھ گئے کیونکہ اس سارے مشن میں سب سے کٹھن مرحلہ یہی تھا کہ راجہ اور دھیرج سنگھ ایئر

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

چیک پوسٹ پر قبضہ کر لیں۔ اگر وہ اس میں ناکام ہو جاتے تو پھر عمران کو کچھ اور سوچنا پڑتا اس لئے وہ ان کی طرف سے کاشن کے انتظار میں تھا۔ راجہ اور وصیرج سنگھ واقعی انتہائی احتیاط سے کام لے رہے تھے تاکہ ان کے اوپر چڑھنے کی وجہ سے اوپر کوئی جھٹکا محسوس نہ ہو جس سے اوپر موجود فوجی چونک پڑیں اور پھر تھوڑی دیر بعد انہوں نے وصیرج سنگھ کو سانپ کی طرح رینگ کر چیک پوسٹ کے چاروں طرف سے کھلے ہوئے حصے میں غائب ہوتے دیکھا تو انہوں نے سانس روک لئے۔ دوسرے لمحے راجہ بھی اوپر جا کر ان کی نظروں سے غائب ہو گیا اور پھر دس منٹ بعد عمران کی کلائی میں بندھی ہوئی گھڑی میں چھ کا ہندسہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے ونڈ بٹن کو انگلی سے دبا دیا اور جلتا بجھتا ہوا ہندسہ تاریک ہو گیا۔ یہ مخصوص کاشن تھا کہ راجہ اور وصیرج سنگھ نے ایئر چیک پوسٹ پر قبضہ کر لیا ہے اور اس کے ساتھ ہی عمران نے ہاتھ اٹھا کر اپنے ساتھیوں کو مخصوص اشارہ کیا اور اس کے بعد وہ جھکے جھکے انداز میں چلتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ وہ سب انتہائی محتاط انداز میں آگے بڑھ رہے تھے۔ یہاں نسبتاً کم روشنی تھی کیونکہ روشنی کا سب سے زیادہ انتظام نچلے حصے میں کیا گیا تھا۔ ان کے خیال کے مطابق شاید یہاں کوئی نہیں پہنچ سکتا تھا۔ عمران جانتا تھا کہ سب سے زیادہ فوجی پہاڑی کے اس حصے کی طرف تعینات کئے گئے ہوں گے جہاں سے اوپر جانے کے لئے باقاعدہ راستے تھے۔ اس لئے عمران اس کریک کے ذریعے اس

پہاڑی تک پہنچا تھا کیونکہ وہاں سے فوجیوں کو کسی کے آنے کا خیال تک بھی نہ تھا کیونکہ یہ کریک بھی پہاڑی سلسلے کے اندر تھا اور اس پہاڑی سلسلے کے چپے چپے پر فوجی پھیلے ہوئے تھے۔ اگر وہ کریک سے گزر کر وہاں تک نہ پہنچتے تو شاید اتنی آسانی سے وہ اوپر نہ پہنچ سکتے۔ تھوڑا سا آگے بڑھنے کے بعد وہ اب ڈھلوان پر پہنچ گئے تھے۔ نیچے وادی تھی اور عمران یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وادی میں نیچے چاروں طرف اس طرح سرچ لائٹیں لگائی گئی تھیں کہ وادی کا چپہ چپہ تیز روشنی سے منور ہو رہا تھا۔

"کمال ہے۔ اس بار تو واقعی کمال کے انتظامات کئے گئے ہیں"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ زمین پر لیٹ کر اور کرالنگ کرتا ہوا آہستہ آہستہ نیچے اترتا چلا گیا۔ چونکہ یہ ڈھلوان تھی اس لئے یہاں بے حد احتیاط کی ضرورت تھی کیونکہ پتھر اگر کھسک کر نیچے گرتے تو یقیناً نیچے وادی میں دھماکے سے جا گرتے اور اس قدر آواز پیدا ہوتی کہ شاید سارے فوجی ہی ادھر متوجہ ہو جاتے۔ آدھی ڈھلوان تک درخت موجود تھے اس کے بعد خالی جگہ تھی۔ وادی میں سے بھی درخت اور جھاڑیاں اس طرح صاف کر دی گئی تھیں کہ وہاں صرف چھوٹی چھوٹی گھاس کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ عمران کے ساتھی بھی انتہائی احتیاط سے اس کے پیچھے آ رہے تھے۔ یہاں فوجی موجود نہ تھے شاید یہاں فوجیوں کو رکھنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی گئی تھی اور واقعی موجودہ حالات میں اس کی ضرورت بھی نہ تھی۔ عمران جانتا تھا کہ ایئر چیک پوسٹ پر موجود

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تمام افراد کی نظریں وادی پر ہی جمی ہوئی ہوں گی اور وادی کی جو پوزیشن تھی آدمی تو آدمی وہاں اگر خرگوش بھی دوڑتا تو دور سے صاف نظر آ سکتا تھا اور تھوڑی دیر بعد وہ اس جگہ تک پہنچ گئے جہاں سے آگے خالی ڈھلوان جگہ تھی۔

"عمران صاحب۔ اس بار کافرستان نے واقعی ایسے انتظامات کئے ہیں کہ اس مشن کو قطعی ناممکن بنا دیا ہے"......... صفدر نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب اصل مسئلہ ان سرچ لائٹوں کو بجھانے کا ہے۔ یہ سب بیٹری سے جلنے والی لائٹیں ہیں اس لئے ہر یونٹ کے ساتھ علیحدہ بیٹری ہوگی۔ اگر یہ بجلی سے چل رہی ہوتیں تو پھر تو ایک تار کاٹ کر ہم سب کو بجھا سکتے تھے"......... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"فائر کھول دیں"......... تنویر نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح سب اس طرف متوجہ ہو جائیں گے اور ہم بے بس چوہوں کی طرح مارے جائیں گے"......... عمران نے کہا۔

"پھر آپ نے کیا سوچا ہے۔ ویسے اگر ایک بھی لائٹ بجھائی گئی تب بھی وہ سب چونک پڑیں گے"......... صفدر نے کہا لیکن عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ عمران کا ذہن واقعی قلابازیاں کھا رہا تھا کیونکہ عمران کو یہ خیال ہی نہ تھا کہ یہاں وادی میں اس طرح کی سرچ لائٹیں بھی نصب ہو سکتی ہیں۔

"اگر راجہ کو کاشن دے دیں اور وہ باقی تین چیک پوسٹوں کو اڑا

دے تو پھر یہاں کون فائر کرے گا"......... چند لمحوں بعد تنویر نے کہا۔

"یہاں بے شمار فوجی موجود ہیں۔ وہ سب چاروں طرف سے اتر آئیں گے اور اس کے بعد ہمارا کوئی ٹھکانہ نہ ہوگا"......... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ ایک تجویز میرے ذہن میں آئی ہے"......... اسی لمحے کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کونسی"......... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"یہاں سے تین اطراف کی لائٹیں تو ہماری رینج میں ہیں۔ صرف ہمارے والی طرف کی نیچے موجود لائٹیں یہاں سے ہماری رینج میں نہیں ہیں اور وادی تک روشنی نہیں ہے۔ اگر ہم اس ڈھلوان سے کسی مینڈک کی طرح چپٹ کر آہستہ آہستہ نیچے اتر جائیں اور چٹانوں کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو جائیں۔ اس کے بعد بیک وقت ان سب لائٹوں کو سائلنسر لگے پسٹلز سے آف کر دیں۔ اس کے ساتھ ہی چیک پوسٹ پر فائر کا کاشن دے دیں اور جنگل میں موجود مشین گنوں کو آن کر دیں تو مجھے یقین ہے کہ کسی کی پوری توجہ اس طرف نہ ہوگی اور ہم دوڑ کر آسانی سے اس وادی کو کراس کر کے سپیشل سٹور تک پہنچ جائیں گے"......... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"صرف پہنچ جانے سے کیا ہوگا کیپٹن شکیل۔ سٹور کاغذ کا نہیں بنا ہوا ہوگا۔ اگر یہاں ایسے انتظامات کئے گئے ہیں تو لامحالہ سٹور کی حفاظت کے لئے اس سے بھی زیادہ سخت انتظامات کئے گئے ہوں گے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اس لئے ہمیں کافی وقت چاہئے اور لائٹیں آف ہونے میں ہی وقت ختم ہو جائے گا۔ فوری طور پر تو ان کی توجہ ادھر ہو گی لیکن کب تک۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ جب تک ہم سٹور کا دروازہ کھول نہ لیں اس وقت تک یہ سب کچھ آف نہ ہو"...... عمران نے کہا۔

"یہ تو ناممکن ہے عمران صاحب۔ یہ انتظامات واقعی ناقابل تسخیر ہیں"...... چوہان نے کہا۔

"کوئی چیز ناممکن نہیں ہوتی چوہان۔ ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا۔ انتظامات جس قدر سخت ہوں۔ اسی قدر ہی ان کے اندر خلا بھی موجود ہوتے ہیں اور میں کوئی ایسا خلا تلاش کر رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیوں نہ ہم گھوم کر سامنے والے حصے پر چلے جائیں اور وہاں سے نیچے اتریں۔ اس طرح وادی کو کراس نہ کرنا پڑے گا"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ اس میں کافی وقت لگ جائے گا۔ بہت لمبا چکر کاٹنا پڑے گا اور کسی بھی جگہ پر ہم پھنس بھی سکتے ہیں۔ جو کچھ کرنا ہے یہیں سے کرنا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور سب ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئے۔ پھر تقریباً تین چار منٹ تک مکمل خاموشی طاری رہی۔

"او۔ کے۔ اب واقعی ڈائریکٹ ایکشن کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ ہم لوگ تیزی سے نیچے اتریں گے اور پھر وادی میں جھکے جھکے انداز

میں دوڑتے ہوئے سامنے والی پہاڑی کے دامن میں پہنچ جائیں گے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ لوگ فوری طور پر فائر نہ کھولیں گے۔ وہ پہلے چیک کریں گے۔ سوچیں گے اور پھر کوئی فیصلہ کریں گے اور جب تک وہ کوئی فیصلہ کریں گے ہم سامنے والی پہاڑی میں واقع اس سٹور کے سامنے پہنچ جائیں گے۔ وہاں پہنچتے ہی ایکشن شروع ہو جائے گا اور اس ایکشن کے تحت صفدر، راجہ اور وصریج سنگھ کو ایکشن کا کاشن دے گا۔ کیپٹن شکیل جنگل میں نصب کی گئیں مشین گنوں کو ڈی چارج کر کے فائر کھول دے گا جبکہ تنویر اور چوہان وادی میں موجود تمام سرچ لائٹوں کو فائر کر کے بجھا دیں گے اور میں سٹور کے دروازے کو کھولنے کے لئے کام شروع کر دوں گا۔ یہ سب کام اکٹھے شروع ہوں گے۔ اس کے ساتھ ہی آپ سب نے سائیڈوں پر موجود چٹانوں پر بم مار کر چٹانوں کو لرزا دینا ہے تاکہ وہاں ایسے رخنے وجود میں آجائیں جن کی آپ سب لوگ اوٹ لے کر اوپر سے ہونے والی فائرنگ سے وقتی طور پر بچ جائیں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں ہدایات دیتے ہوئے کہا

"واپسی کے بارے میں آپ نے کیا پلاننگ کی ہے عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"ہماری واپسی اسی راستے سے ہو گی جس راستے سے ہم ٹائیگر اور اس کے ساتھیوں کو لے گئے تھے۔ اس کے لئے میں نے چوہان کو تفصیلی ہدایات دے دی ہیں۔ جیسے ہی میں سٹور کی تباہی کا اعلان

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کروں گا چوہان اس راستے پر ڈبلیو ۔ ایکس بم فائر کر دے گا اور ہم فوری طور پر اس راستے میں داخل ہو جائیں گے" .... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے" .... صفدر اور دوسرے ساتھیوں نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اپنی کلائی سے گھڑی اتار کر صفدر کو دے دی۔

"یہ گھڑی تم سنبھال لو۔ تم نے اس سے راجہ اور دھیرج سنگھ کو کاشن دینا ہے" .... عمران نے گھڑی صفدر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور صفدر نے سر ہلاتے ہوئے گھڑی عمران سے لے کر اپنی کلائی پر باندھ لی۔ عمران نے جیب سے ایک ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکالا اور اسے کیپٹن شکیل کو دے دیا۔

"تم اسے سنبھالو کیپٹن شکیل ۔ تم نے اس سے جنگل میں فائرنگ آن کرنی ہے تاکہ سب لوگوں کی توجہ اس طرف ہو جائے" .... عمران نے آلہ کیپٹن شکیل کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے آلہ پکڑ لیا۔

"آپ سب لوگ پوری طرح ہوشیار رہیں گے۔ اگر فائرنگ سے کوئی زخمی ہو جائے تو اسے بھی سنبھالنا ہوگا" .... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی پشت پر بندھا ہوا سیاہ رنگ کا تھیلا اتارا اس کی زپ کھول کر اس نے اس میں سے ایک نیلے رنگ کے پسٹل کے مختلف پارٹس باہر نکالے اور پھر انہیں جوڑنا شروع کر دیا۔ اس کے

بعد اس نے تھیلے کے اندر موجود ایک بند لفافہ نکال کر اس کو پھاڑا اور اس کے اندر موجود ایک چھوٹا سا سیاہ رنگ کا کیپسول نکال کر اس نے اسے اس نیلے رنگ کے پسٹل کے ایک خانے میں ڈال کر اسے بند کر دیا۔ اس کے بعد اس نے تھیلے میں سے ایک چھوٹا سا سپرے پمپ نکالا اس کے اندر سرخ رنگ کا سیال بھرا ہوا تھا جبکہ اس کے باقی ساتھیوں نے اپنی اپنی پشت پر موجود تھیلے اتار کر ان میں سے مخصوص نوعیت کے بم نکال کر اپنی جیبوں میں ڈال لئے۔

"اوکے ۔ اب اللہ کا نام لے کر مشن کا آغاز کر دیا جائے ۔ اللہ ہماری مدد کرے گا" .... عمران نے سامان سمیٹتے ہوئے مسکرا کر کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اس ڈھلوان پر دوڑ کر ہم نے نیچے اترنا ہے ۔ یہاں چونکہ درخت کاٹے گئے ہیں اسلئے انکے کچھ نہ کچھ حصے ابھی موجود ہیں اگر ہم احتیاط سے کام لیں تو ان حصوں کی وجہ سے ہم نیچے گرنے سے بچ بھی جائیں گے اور ہماری نیچے اترنے کی رفتار بھی تیز ہو گی" .... عمران نے کہا۔

"کیوں نہ رولنگ پوزیشن میں نیچے جایا جائے" .... چوہان نے کہا۔

"نہیں ۔ انہی کٹے ہوئے درختوں کے باقی حصوں نے ہمارے جسموں کے پرخچے اڑا دینے ہیں" .... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے وہ انتہائی تیز رفتاری سے اس ڈھلوان پر اترتا چلا گیا۔ اس کے پیچھے اس کے باقی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ساتھی بھی اسی انداز میں نیچے اترنے لگے اور پھر تقریباً دو منٹ بعد ہی وہ سب ڈھلوان کے آخری حصے سے چھلانگیں لگا کر نیچے وادی میں اتر گئے۔

"تیز بھاگو زگ زیگ انداز میں"......... عمران نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب انتہائی تیزی اور بے تحاشہ انداز میں وادی کی مخالف پہاڑی کی طرف دوڑ پڑے۔ ان کے بھاگنے کا انداز بالکل پہاڑی خرگوشوں جیسا تھا لیکن ابھی وہ درمیان میں ہی پہنچے تھے کہ یکلخت فضا میں تڑتڑاہٹ کی آوازیں گونجیں اور اس کے ساتھ ہی چوہان کے منہ سے کراہ نکل گئی۔ وہ ایک جھٹکا کھا کر لڑکھڑایا دوسرے لمحے سنبھل کر ایک بار پھر دوڑ پڑا جبکہ باقی ساتھی اسی رفتار سے دوڑتے چلے گئے۔ دوسری بار تڑتڑاہٹ کی تیز آوازیں سنائی دیں اور اس بار صفدر کی چیخ سنائی دی۔ عمران سب کچھ سن رہا تھا۔ یہ اس کے ساتھیوں کی چیخیں تھیں لیکن اس نے اپنے کان بند کر لئے تھے۔ فائرنگ مسلسل جاری تھی اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے کئی گرم سلاخیں اس کی رانوں اور پنڈلیوں میں اتر گئی ہوں۔ اس کے جسم نے جھٹکے کھائے لیکن وہ رکا نہیں آگے دوڑتا چلا گیا۔ فائرنگ تین اطراف سے مسلسل ہو رہی تھی لیکن وہ اب قدرے محفوظ ہو چکے تھے کیونکہ وہ چٹانوں کے بالکل قریب پہنچ گئے تھے اور پھر اس کے ساتھ ہی عمران کے ساتھیوں کے ایکشن کا آغاز ہو گیا۔ سٹک سٹک کی آوازوں کے ساتھ ہی دھماکوں کے ساتھ یکے بعد دیگرے تمام سرچ لائٹیں بجھتی چلی گئیں اور وادی میں اندھیرا چھا گیا۔ پھر بموں کے خوفناک دھماکے شروع ہوئے اور

چٹانیں ہوا میں اڑتی ہوئی محسوس ہوئیں۔ اس کے ساتھ ہی دور سے تیز فائرنگ کی آوازیں مسلسل سنائی دینے لگیں۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے دو فوجیں آپس میں لڑ پڑی ہوں۔ چند سیکنڈ بعد اوپر آسمان پر میزائل چلنے کی آوازیں سنائی دیں اور پھر تین اطراف میں انتہائی خوفناک دھماکے ہونے اور ان دھماکوں کے ساتھ ہی وادی میں ہونے والی فائرنگ بند ہو گئی۔ عمران نے اس دوران نیلے رنگ کے پسٹل کی نال اس تکونی چٹان کے درمیان میں رکھ کر اس کا ٹریگر دبا دیا۔ اس کے ہاتھ کو ایک زوردار جھٹکا لگا اس نے پسٹل ایک طرف پھینکا اور بجلی کی سی تیزی سے اس نے وہ سپرے پمپ نکالا اور اس کا باریک منہ چٹان میں نیلے پسٹل کے فائر سے ہونے والے سوراخ میں رکھ کر اس نے پمپ کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ دوسرے لمحے وہ تیزی سے پیچھے ہٹا۔ اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور یہ تکونی چٹان اڑ کر سالم کی سالم اس وادی میں آ گری۔ عمران نے جیب سے ایک سیاہ رنگ کا چپٹا پسٹل نکالا اور اس کا رخ دہانے کی طرف کر کے اس نے ٹریگر دبا دیا۔ دہانے پر ایک لمحے کے لئے تیز شعلے سے ابھرے اور دوسرے لمحے شعلے بجھ گئے اور فضا میں ایسی بدبو سی پھیل گئی جیسے کچا چمڑا جلایا جا رہا ہو۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے جیب سے ایک بند بنڈل سا نکالا اور کسی بالر کی طرح ہاتھ گھما کر اس نے وہ بنڈل اندر پھینک دیا۔

"راستہ کھولو"......... عمران نے بنڈل پھینکتے ہی چیخ کر کہا اور اس

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کے ساتھ ہی ان سے کچھ فاصلے پر انتہائی خوفناک دھماکہ ہوا اور وہ سب اس طرف کو دوڑ پڑے ۔ دوسرے لمحے ایک ایک کر کے وہ اچھل اچھل کر غار کے دھانے میں داخل ہوئے اور تیزی سے آگے کی طرف دوڑتے چلے گئے ۔ یہ سب کچھ صرف چند منٹوں میں ہی ہو گیا تھا ۔ اس راستے میں گھپ اندھیرا تھا لیکن وہ سب اس طرح دوڑتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے جیسے وہ اس جگہ سے واقف ہوں ۔ کچھ دور آگے بڑھنے کے بعد عمران رک گیا ۔

" راجہ اور دھیرج سنگھ کو کامیابی کا کاشن دے دو صفدر " ۔ عمران نے مڑ کر کہا ۔

" صفدر صاحب زخمی ہیں ۔ میں دیتا ہوں کاشن " .... کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی ۔ اب گھپ اندھیرے میں انہیں ایک دوسرے کے ہیولے نظر آ رہے تھے ۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ کون کون زخمی ہوا ہے " .... عمران نے تیزی سے واپس مڑتے ہوئے کہا ۔

" چوہان بھی زخمی ہے " .... تنویر کی آواز سنائی دی ۔ اس دوران کیپٹن شکیل نے اپنے کاندھے پر لدے ہوئے صفدر کو نیچے لٹایا اور تیزی سے اس کی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی اتارنی شروع کر دی ۔

" یہ میں کر دیتا ہوں ۔ تم باہر دھانے کا خیال رکھو " .... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا ۔

" تنویر نے چوہان کو نیچے لٹایا اور پھر وہ بھی کیپٹن شکیل کے پیچھے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

واپس مڑ گیا ۔ عمران نے سب سے پہلے تو گھڑی کے ونڈ بٹن کو کھینچ کر مخصوص انداز میں کاشن دیا اور پھر اس نے ٹٹول کر صفدر کی حالت کو چیک کرنا شروع کر دیا اور دوسرے لمحے اس کا ذہن بھک سے اڑ گیا ۔

صفدر کے دل کی حرکت رک چکی تھی ۔

شاگل اپنے مخصوص ہٹ میں گہری نیند سویا ہوا تھا کہ اچانک ہٹ کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلنے کی آواز سن کر وہ بے اختیار ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔ ہٹ میں بیٹری سے چلنے والی لائٹ جل رہی تھی۔

"باس۔ باس۔ عمران اوراس کے ساتھی بسرام پہاڑی کی طرف چھپے ہوئے چیک کر لئے گئے ہیں۔ وہ سپیشل سٹور پر حملہ کرنے والے ہیں"....... دروازے سے اندر آتے ہوئے ایک نوجوان نے دہشت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کس نے حملہ کیا ہے۔ کیا ہوا ہے۔ کیا۔ کیا"....... شاگل نے جو کچی نیند سے اٹھا تھا۔ بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اوراس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر بستر سے نیچے اترا اور دوڑتا ہوا دروازے کی طرف لپکا۔ اسے جوتے پہننے کا بھی ہوش نہ رہا تھا

"جوتے پہن لیں باس۔ باہر کانٹے دار جھاڑیاں ہیں"....... آنے والے نوجوان نے کہا تو شاگل دروازے کے قریب سے اس طرح پلٹا جیسے پہلی بار اسے اس نوجوان کی ہٹ میں موجودگی کا احساس ہوا ہو۔

"جوتے۔ کون سے جوتے۔ کیا مطلب۔ تم۔ تم سوہن تم یہاں۔ تم کیسے آئے ہو۔ وہ۔ وہ عمران کہاں ہے۔ تم شاید کہہ رہے تھے کہ وہ حملہ کر دیں گے"۔ شاگل نے احمقوں کی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ عمران اوراس کے ساتھیوں کو چیک کر لیا گیا ہے۔ ابھی وہ چھپے ہوئے ہیں۔ آپ جوتے پہن لیں۔ ویسے فکر کی کوئی بات نہیں وہ کسی طرح بھی سپیشل سٹور پر حملے میں کامیاب نہیں ہو سکتے اور ہو سکتا ہے کہ اب تک وہ لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہوں"....... سوہن نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اچھا۔ اوہ۔ اچھا۔ کاش اس بار۔ مجھے پہلے خطرہ تھا کہ وہ آج رات ضرور حملہ کریں گے۔ میں تو بس ویسے ہی آرام کرنے کی غرض سے لیٹ گیا تھا۔ مگر یہ کم بخت نیند نجانے کیوں آ گئی۔ یہ بھی ضرور اس عمران کی سازش ہو گی۔ کم بخت ہر طرف سے وار کرتا ہے۔ نانسنس"....... شاگل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور جلدی جلدی جوتے پہننے شروع کر دیئے۔ سوہن اس دوران ہٹ سے باہر نکل گیا تھا۔ چند لمحوں بعد شاگل دوڑتا ہوا ہٹ سے باہر نکلا اور تیزی سے بھاگتا ہوا آگے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ باہر ہر طرف خاموشی طاری تھی۔ کافی دور جانے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

کے بعد وہ درختوں کے اندر گھرے ہوئے ایک اور ہٹ میں داخل ہو گیا۔ یہاں ایک کافی بڑی مشین نصب تھی اور یہاں چار افراد بھی موجود تھے جن میں سوہن بھی شامل تھا۔

"باس۔ یہ دیکھیے عمران اور اس کے ساتھی۔ بسرام پہاڑی کی طرف چھپے ہوئے بیٹھے ہیں۔ آپ کہیں تو کرنل موہن کو ان کی یہاں موجودگی کی اطلاع کر دی جائے"...... ایک آدمی نے شاگل کے اندر داخل ہوتے ہی کہا اور شاگل تیزی سے اس مشین کی طرف دوڑ پڑا۔ جس کے درمیان ایک سکرین روشن تھی اور اس سکرین پر ایک پہاڑی کا درمیانی حصہ نظر آ رہا تھا جہاں درختوں اور جھاڑیوں کے درمیان پانچ افراد موجود تھے۔ ان سب کے جسموں پر سیاہ رنگ کے چست لباس تھے اور وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ مگر یہ یہاں تک کیسے پہنچ گئے۔ وہ کرنل موہن اور اس کی بلیک فورس اور وہ سارے فوجی۔ کیا وہ سب اندھے ہو گئے ہیں"...... شاگل نے حیران ہو کر کہا۔

"ہم نے بھی اچانک ویو گائیڈر کا رخ گھمایا تو یہ نظر آ گئے باس۔ نجانے یہ یہاں تک کیسے صحیح سلامت پہنچ گئے ہیں اور ان کے خلاف کسی قسم کی کوئی نقل و حرکت بھی نہیں ہو رہی۔ اس کا مطلب ہے کہ وہاں کسی کو بھی ان کی یہاں تک آمد کا علم نہیں ہے"...... سوہن نے کہا اور شاگل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"باس۔ کرنل موہن کو اطلاع کر دی جائے"...... اسی آدمی نے دوبارہ کہا جس نے پہلے شاگل سے یہ بات کی تھی۔

"نہیں۔ جب وہ خود ہی احمق بنے ہوئے ہیں تو ہمیں کیا ضرورت ہے۔ ہم ان کا شکار خود کھیلیں گے"...... شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا اور وہ آدمی سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔

"باس۔ مجھے تو یقین ہے کہ یہ کسی صورت بھی آگے نہیں بڑھ سکتے۔ کیونکہ جیسے ہی یہ آگے بڑھے چاروں ایئر چیک پوسٹوں سے ان پر فائر کھل جائے گا اور یہ لوگ ایک لمحے میں لاشوں میں تبدیل ہو جائیں گے"...... سوہن نے کہا۔

"تم نے اپنے والی ایئر چیک پوسٹ کو مطلع کر دیا ہے"۔ شاگل نے چونک کر کہا۔

"یس باس۔ ہماری پوری سائیڈ الرٹ ہو چکی ہے"...... سوہن نے جواب دیا اور شاگل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ اچانک عمران اور اس کے ساتھی تیزی سے آگے بڑھے اور پھر وہ درختوں اور جھاڑیوں کی اوٹ سے نکل کر بے تحاشہ انداز میں دوڑتے ہوئے نیچے وادی کی طرف دوڑنے لگے۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ احمق موت کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ صریحاً موت کی طرف"...... شاگل نے چیختے ہوئے کہا۔

"یہ جیسے ہی وادی میں اتریں گے فائر کھل جائے گا"...... سوہن نے کہا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ایک ایک کر کے وہ سب وادی میں اتر

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

گئے جہاں سرچ لائٹوں کی وجہ سے تیز روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ اس کے ساتھ ہی وہ سب زگ زیگ انداز میں شاگل والی پہاڑی کی طرف انتہائی تیز رفتاری سے دوڑنے لگے۔

"اوہ۔ اوہ۔ فائرنگ کیوں نہیں ہو رہی"...... شاگل نے چیختے ہوئے کہا۔

عمران اور اس کے ساتھی اب تنگ وادی کے درمیان میں پہنچ گئے تھے اور پھر فائرنگ کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں اور عمران اور اس کے ساتھیوں پر فائرنگ شروع ہو گئی اور پھر ایک آدمی لڑکھڑایا مگر پھر سنبھل کر بھاگ پڑا۔ پھر دوسرا ہٹ ہوا۔ وہ نیچے گرا مگر پھر اٹھ کر بھاگ پڑا۔ سب سے آگے عمران تھا۔ گو اس کا چہرہ مختلف تھا لیکن اس کا قد و قامت اور انداز صاف بتا رہا تھا کہ وہ عمران ہے۔ شاگل کی نظریں عمران پر جمی ہوئی تھیں عمران نے بھی زخمی ہو کر جھٹکے کھائے لیکن پھر دوڑ پڑا۔ عمران اس بے تحاشہ انداز میں دوڑ رہا تھا کہ اسے اپنے ساتھیوں کا بھی ہوش نہ تھا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ سب سٹور والی پہاڑی کے قریب پہنچ گئے۔ ان میں سے تین زخمی تھے لیکن وہ بھی سنبھلے ہوئے تھے۔ اچانک وادی میں موجود سرچ لائٹیں ایک ایک کر کے بجھتی چلی گئیں اور سکرین پر روشنی ہلکی ہوتی چلی گئی۔

"انفرا ریڈ آن کر دو۔ جلدی کرو۔ یہ سرچ لائٹیں تباہ کر رہے ہیں"...... شاگل نے چیخ کر کہا اور ایک آدمی نے مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے اور تاریک پڑتی ہوئی سکرین ایک بار پھر

جھماکے سے روشن ہو گئی۔ اسی لمحے دور سے تیز فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں اور پھر خوفناک دھماکے شروع ہو گئے اور پھر کان پھاڑ دھماکے ان کے ہٹ کے باہر سنائی دیئے اور وہ سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"یہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے"...... شاگل نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"باس۔ باس۔ ایئر چیک پوسٹ کو میزائلوں سے تباہ کر دیا گیا ہے اور باس یہ میزائل کرنل موہن والی چیک پوسٹ سے فائر کئے گئے ہیں"...... اسی لمحے ایک آدمی نے دوڑ کر ہٹ میں داخل ہوتے ہوئے کہا اور شاگل حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

"باس۔ وہ سٹور کو تباہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں"۔ اچانک موہن نے چیختے ہوئے کہا اور شاگل نے تیزی سے مڑ کر دیکھا تو سٹور کے ارد گرد چٹانیں دھماکوں کے ساتھ فضا میں اڑتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

"احمق۔ سٹور اس طرح تباہ نہیں ہو سکتا۔ فوراً سپیشل گروپ کو حکم دو کہ وہ وادی میں اتر کر ان کا خاتمہ کر دے۔ فوراً"...... شاگل نے چیختے ہوئے کہا اور ایئر چیک پوسٹ کی تباہی کی اطلاع لے آنے والا تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ باس۔ سٹور کا چٹانی دروازہ اڑ گیا ہے"...... اچانک ایک آدمی نے چیختے ہوئے کہا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"کیا۔ کیا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"........ شاگل نے حیرت بھرے انداز میں کہا لیکن دوسرے لمحے اس کی آنکھیں سکرین پر نظر آنے والے منظر کو دیکھ کر حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ اس کا منہ کھل گیا تھا۔ اسے دیکھ کر یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی جادوگر نے جادو کی چھڑی گھما کر اسے انسان سے پتھر کا بت بنا دیا ہو۔

"اوہ۔ اوہ سٹور تباہ ہو گیا۔ اوہ۔ سب انتظامات تباہ ہو گئے۔ اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ"........ شاگل نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پیٹتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا۔ اچانک سائیڈ پر ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور چٹانیں اڑتی دکھائی دیں۔

"یہ۔ یہ۔ ارے یہ تو غار کا دھانہ ہے۔ اوہ۔ یہ وہی راستہ ہے جسے ہم تلاش نہیں کر سکے۔ اوہ۔ یہ نکل جائیں گے"........ شاگل نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑا اور پاگلوں کے سے انداز میں دوڑتا ہوا ہٹ سے باہر نکل آیا۔ باہر آ کر وہ انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا شمال کی طرف بھاگ پڑا۔ اس کے پیچھے سوہن بھی باہر آ گیا تھا اور اب وہ بھی اس کے ساتھ ساتھ دوڑ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں دوڑتے ہوئے ایک درخت کے قریب پہنچے۔ سوہن نے آگے بڑھ کر اس درخت کے تنے پر جڑ کے قریب زور سے ٹھوکر ماری تو زمین کا ایک ٹکڑا کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح اٹھ گیا اور اس کے ساتھ ہی نیچے روشنی ہو گئی۔ نیچے ایک کچا راستہ جاتا دکھائی دے رہا تھا۔ شاگل اور سوہن اس راستے پر دوڑتے ہوئے نیچے اترتے چلے گئے اور پھر

تقریباً دس منٹ تک مسلسل دوڑنے کے بعد وہ اچانک ایک کھلے دھانے سے وادی میں پہنچ گئے۔ وہاں انہوں نے دس مسلح افراد کو احمقوں کی طرح ادھر ادھر بھاگتے دیکھا۔

"وہ ادھر گئے ہیں۔ ادھر آؤ۔ احمقو"........ شاگل نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھ گیا جدھر اس نے خوفناک دھماکے کے ساتھ ہی ایک غار کا دھانہ کھلتے ہوئے دیکھا تھا اور جس طرف اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو جاتے دیکھا تھا ان میں سے دو افراد شدید زخمی تھے یا مر چکے تھے۔ کیونکہ دو افراد نے انہیں کاندھوں پر لادا ہوا تھا۔ شاگل کے چیخنے اور اس طرف کو دوڑنے کی وجہ سے اس کے مسلح ساتھی بھی سب اس طرف کو دوڑ پڑے۔ لیکن ابھی وہ اس دھانے کے قریب پہنچے ہی تھے کہ اچانک کوئی چیز اس دھانے سے اڑتی ہوئی ان کی طرف آئی اور شاگل نے یکلخت سائیڈ پر چھلانگ لگائی اور اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور انسانی چیخوں کی آوازیں سنائی دیں۔ شاگل بال بال بچا تھا۔ اگر وہ ایک لمحہ بھی چھلانگ لگانے میں دیر کر دیتا تو یہ بم جو اس دھانے سے پھینکا گیا تھا ٹھیک اس کے قدموں میں پھٹتا۔

"فائر کرو۔ یہ اس دھانے میں چھپے ہوئے ہیں"........ شاگل نے ایک چٹان کی اوٹ لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی دھانے کی طرف فائرنگ شروع ہو گئی۔ اس کے آدمی ادھر ادھر پڑے بڑے بڑے پتھروں کی اوٹ لیتے ہوئے دھانے پر فائر کر رہے تھے جبکہ چھ افراد اس

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بم کے دھماکے سے ہلاک ہو چکے تھے اور ابھی شاگل اور اس کے باقی ماندہ ساتھی سنبھلے ہی نہ تھے کہ اچانک سامنے سے ان پر تیز فائرنگ شروع ہو گئی۔ یہ فائرنگ سامنے اور سائیڈوں پر موجود پہاڑی سمتوں سے ہو رہی تھی اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر شاگل کے ساتھیوں کی چیخوں کی آوازیں سنائی دیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ احمق۔ ہم پر فائر کھول رہے ہیں"....... شاگل نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ پتھر کی اوٹ سے نکلا اور چیتے کی سی رفتار سے دوڑتا ہوا واپس اس دھانے میں داخل ہو گیا جس سے نکل کر وہ وادی میں پہنچا تھا۔ اسی لمحے سوہن بھی اس کے پیچھے آ گیا۔ ان کے دس کے دس آدمی باہر ختم ہو گئے تھے۔ چھ آدمی تو بم سے ہلاک ہوئے تھے جبکہ باقی چار کو سامنے سے ہونے والی فائرنگ نے بھون ڈالا تھا۔ صرف شاگل اور سوہن اس لئے بچ گئے تھے کہ وہ اس فائرنگ کی براہ راست زد میں نہ تھے ورنہ اس اچانک فائرنگ سے ان کا خاتمہ بھی یقینی تھا۔ اب باہر انتہائی خوفناک انداز میں تین اطراف سے بے تحاشہ فائرنگ ہو رہی تھی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ احمق۔ یہ احمق۔ اوہ۔ وہ بھاگ جائیں گے۔ اوہ۔ انہیں روکو سوہن۔ ان احمقوں کو روکو۔ اوہ۔ اوہ"........ شاگل نے غصے اور بے بسی سے تقریباً ناچتے ہوئے کہا اور سوہن نے جلدی سے جیب سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کی سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ سوہن کالنگ۔ اوور"........ سوہن نے چیخ چیخ کر کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ جگوش اٹنڈنگ۔ اوور"....... ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"جگوش۔ فوراً سب ایجنسیوں کے ہیڈ کوارٹرز کو کال کر کے باس شاگل کی طرف سے اطلاع دو کہ وادی میں فائرنگ بند کر دیں۔ عمران اور اس کے ساتھی ایک غار میں چھپ گئے ہیں اور فائرنگ کی وجہ سے ہمارے دس افراد بھی ہلاک ہو گئے ہیں اور ہم ان کے پیچھے بھی نہیں جا سکتے۔ جلدی بند کراؤ یہ فائرنگ۔ اوور"....... سوہن نے چیختے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اوور"........ دوسری طرف سے کہا گیا اور سوہن نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ شاگل دھانے کی سائیڈ پر چھپا ہوا باہر یک ٹک دیکھے چلا جا رہا تھا۔ باہر جیسے گولیوں کی مسلسل بارش سی ہو رہی تھی۔

"یہ۔ یہ احمق۔ نانسنس۔ یہ۔ یہ اب اتنی فائرنگ کر کے انہیں کور دے رہے ہیں۔ اوہ۔ اوہ۔ کاش یہ احمق فائرنگ نہ کرتے"۔ شاگل نے انتہائی جھنجلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سوہن۔ جلدی کرو۔ جتنے بھی مسلح افراد ہیں سب کو یہاں وادی میں کال کر لو۔ سب کو۔ فوجیوں کو بھی۔ سب کو کال کر لو۔ سب کو"........ شاگل نے چیختے ہوئے کہا اور سوہن نے ایک بار پھر

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ٹرانسمیٹر آن کر کے کال دینا شروع کر دی۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد فائرنگ آہستہ آہستہ بند ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی شاگل تیزی سے دوڑ کر اس دہانے سے باہر نکلا تو اس نے ہر طرف سے فوجیوں کو دوڑ دوڑ کر وادی میں اترتے ہوئے دیکھا۔ اس کے اپنے ساتھی اور فوجی بھی اس سائیڈ سے کود کود کر نیچے اترنے لگے تھے۔

"ادھر ادھر۔ دہانے کی طرف۔ ادھر"...... شاگل نے چیخ کر اس دہانے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جہاں سے ان پر بم پھینکے گئے تھے۔ اب پہاڑی کی تمام اطراف سے فوجی چیونٹیوں کی طرح نیچے اترتے چلے آ رہے تھے۔ ہر طرف نئی سرچ لائٹیں لگا دی گئی تھیں جس کی وجہ سے سارا علاقہ روشن ہو گیا تھا۔ ابھی شاگل چیخ چیخ کر اپنے فوجیوں کو اس غار کے دہانے کی طرف متوجہ کر رہا تھا جس میں اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو جاتے ہوئے دیکھا تھا کہ یکلخت آسمان پر ہیلی کاپٹروں کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ہیلی کاپٹر بجلی کی سی تیزی سے وادی کے اندر اتر گئے۔ ایک ہیلی کاپٹر سے کرنل موہن اور اس کی دوست کیپٹن مانیکا جبکہ دوسرے ہیلی کاپٹر سے مادام ریکھا اور اس کی اسسٹنٹ کاشی اور تیسرے ہیلی کاپٹر سے کرنل داس باہر آ گیا۔ سب فوجی اور ان سے متعلق ایجنٹ اپنے اپنے لیڈروں کے ہیلی کاپٹروں کی طرف اکٹھے ہونے شروع ہو گئے۔ لیکن شاگل ان کی طرف متوجہ ہوئے بغیر اپنے آدمیوں کو اس غار کی طرف بڑھنے کا حکم دیتا رہا اور اس کے حکم پر اس کے دس بارہ ایجنٹ اور

تقریباً پچاس کے قریب فوجی تیزی سے اس غار کے دہانے کی طرف بڑھ گئے۔

"بم مار کر اڑا دو۔ بم مارو"...... شاگل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس چٹان پر جہاں غار کا دہانہ تھا انتہائی طاقتور بم بارش کی طرح برسنے لگے اور پھر جیسے کوئی خفیہ آتش فشاں پھٹ پڑتا ہے اس طرح اچانک پہاڑی کا وہ حصہ پھٹ پڑا اور دوسرے لمحے پوری وادی انتہائی کربناک انسانی چیخوں سے گونج اٹھی۔ پوری وادی پر پہاڑی چٹانوں اور پتھروں کی جیسے بارش سی ہو رہی تھی اور ان چٹانوں اور پتھروں کے درمیان انسانی ہیولے اس طرح اچھل رہے تھے۔ گر رہے تھے۔ چیخ رہے تھے اور تڑپ رہے تھے جیسے کسی فلم کی رفتار کو یکلخت تیز کر دیا جائے تو چلتے ہوئے انسان بھاگتے دکھائی دینے لگتے ہیں۔ ایک بھاری پتھر شاگل کے جسم سے بھی ٹکرایا اور اس کے ساتھ ہی شاگل کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ تاریک دلدل میں ڈوبتا چلا جا رہا ہو۔ یہ احساس بھی اسے صرف ایک لمحے تک رہا۔ اس کے بعد اس کے تمام احساسات موت کی سیاہی میں جیسے فنا ہو کر رہ گئے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عمران نے جیسے ہی اندھیرے میں صفدر کے جسم کو ٹٹولا ۔ دوسرے لمحے اس کا ذہن بھک سے اڑ گیا کیونکہ صفدر کے دل کی حرکت بند ہو چکی تھی ۔ عمران نے ہڑبڑا کر ایک بار پھر صفدر کے جسم کو ٹٹولنا شروع کر دیا ۔ اس کے ذہن میں جیسے آتش فشاں سا پھٹ پڑا تھا ۔ صفدر کی موت کے تصور نے اس کی روح کو ہلا کر رکھ دیا تھا ۔ دوسرے لمحے کسی میکانکی کھلونے کی طرح اس کا سر صفدر کے سینے پر جم گیا ۔ اس نے کان اس کے سینے سے لگا دیئے اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں ہونے والے دھماکوں میں تیزی سے کمی آنا شروع ہو گئی ۔ صفدر کا دل دھڑک رہا تھا ۔ گو اس کی دھڑکن خاصی سست تھی لیکن بہر حال وہ دھڑک رہا تھا ۔ صفدر زندہ تھا اور عمران کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا ۔ نجانے پہلے اس نے صفدر کے جسم کے کس حصے کو اس کا سینہ سمجھ کر چیک کرنا شروع کر دیا تھا ۔ اس

لمحے کسی کے دوڑنے کی آوازیں سنائی دیں ۔

"عمران صاحب ۔ بے شمار فوجی ہر طرف سے وادی میں اتر رہے ہیں اور انہوں نے غار کے دھانے کو چیک کر لیا ہے" .... کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی ۔

"چلو اٹھاؤ انہیں ۔ تنویر کو بلاؤ اور ان دونوں کو لے کر اس سرنگ میں دوڑو ۔ پہلے تم یہاں سے گزر چکے ہو ۔ اس لئے اندھیرے کے باوجود تم آگے آسانی سے جا سکتے ہو" .... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اسی لمحے تنویر بھی دوڑتا ہوا واپس آ گیا ۔

"ہمیں گھیر لیا گیا ہے ۔ ان کی تعداد بے شمار ہے" .... تنویر نے تیز لہجے میں کہا ۔

"تم صفدر اور چوہان کو لے کر دوڑو ۔ میں ان کا بندوبست کرتا ہوں ۔ جلدی کرو" .... عمران نے تیز لہجے میں کہا ۔

"عمران صاحب ۔ آپ" .... کیپٹن شکیل نے احتجاج بھرے لہجے میں کچھ کہنا چاہا ۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو" ۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑ کر واپس دھانے کی طرف دوڑ پڑا ۔ جبکہ کیپٹن شکیل نے دوبارہ صفدر کو اور تنویر نے چوہان کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور وہ تیزی سے آگے بڑھ گئے ۔ عمران نے دھانے میں آ کر ایک لمحے کے لئے باہر کا جائزہ لیا ۔ باہر واقعی بے شمار فوجی اکٹھے ہو رہے تھے اور چاروں طرف سے مسلسل وادی میں اترتے چلے آ رہے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تھے۔اسی لمحے اسے دور سے شاگل کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی عمران کے ذہن میں فوراً ایک خیال آیا تو اس کے لبوں پر مسکراہٹ سی دوڑ گئی۔اب ان لوگوں کو روکنے کی ایک ترکیب اس کے ذہن میں آگئی تھی۔اسے یاد آگیا تھا کہ یہاں سردار موہن سنگھ کے گروپ کا اسلحے کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے اور اگر اس ذخیرے کو فائر آن کر دیا جائے تو پھر کافی دیر تک ان فوجیوں کو آگے بڑھنے سے روکا جا سکتا ہے۔اس نے تیزی سے جیب سے ایک بم نکالا اور اس کی پن کھینچ کر پوری قوت سے اسے دھانے سے باہر اچھال کر وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا اپنے ساتھیوں کے پیچھے بڑھ گیا۔اسی لمحے باہر وادی میں ایک کان پھاڑ دھماکہ سنائی دیا۔اس کے ساتھ ساتھ انسانی چیخوں کی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں۔عمران کو معلوم تھا کہ اس دھماکے کے بعد شاگل فوجیوں کو اس جگہ پر بم پھینکنے کا حکم دے گا اور اس طرح نیچے موجود اسلحہ کا ذخیرہ بھی اس بمباری کی زد میں آکر پھٹ جائے گا اور یہ اتنا بڑا ذخیرہ ہے کہ پہاڑی کا ایک بڑا حصہ تباہ ہو کر وادی میں جا گرے گا۔اس طرح بھی فوجی آگے بڑھنے سے رک جائیں گے اور ویسے بھی اسلحے کے خوفناک دھماکے انہیں فوراً آگے بڑھنے سے روک دیں گے اس طرح وہ اپنے ساتھیوں سمیت اس پوائنٹ سے باہر نکل کر پہاڑی جنگل میں پہنچ جانے میں کامیاب ہو جائے گا جہاں سے پہلے وہ ٹائیگر اور جوانا کو نکال کر ہیلی کاپٹر لے گیا تھا۔بس اب اس کے لئے اصل مسئلہ یہ تھا کہ شاگل کی طرف سے ہونے والی بمباری سے پہلے وہ

اسلحے کے سٹور والے حصے کو کراس بھی کر جائے اور کافی فاصلے پر بھی پہنچ جائے۔ورنہ اگر وہ خود اس تباہی کی زد میں آگیا تو شاید اس کے جسم کا ایک ریزہ بھی سلامت نہ رہے گا۔اندھیرے میں بھاگتا ہوا وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔وہ اس قدر تیزی سے بھاگ رہا تھا جیسے اس کے پیروں میں مشین فٹ ہو گئی ہو۔اب اس کی آنکھیں اندھیرے سے مانوس ہو چکی تھیں اس لئے اب اسے راستہ نظر آرہا تھا اور پھر چند ہی لمحوں میں وہ اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا۔

"جلدی چلو۔جلدی"۔عمران نے انکے قریب پہنچ کر تیز لہجے میں کہا اور اسکے ساتھ ہی اس نے جھپٹ کر تنویر کے کاندھے پر لدے ہوئے چوہان کو تنویر سے لیکر خود اٹھا لیا کیونکہ تنویر جس انداز میں چل رہا تھا اس سے صاف دکھائی دے رہا تھا کہ وہ خود بھی زخمی ہے اور چوہان کا وزن اٹھا کر شاید مزید دس بارہ قدم بھی نہ چل سکے گا۔

"ہمت کرو تنویر۔ہمت کرو۔ہم لاکھوں مشکباریوں کی بقا کی جنگ لڑ رہے ہیں"......... عمران نے کہا اور اس کے اس فقرے نے جیسے تنویر کے جسم میں نئی روح پھونک دی۔اس کی رفتار یکلخت تیز ہو گئی۔اسی لمحے ان کے عقب میں خوفناک دھماکے ہوئے۔اس قدر خوفناک دھماکے کہ ان کے جسم بے اختیار اس طرح آگے کی طرف ہوئے جیسے کسی دیو نے انہیں پیچھے سے دھکیل دیا ہو۔وہ سب بری طرح لڑکھڑائے لیکن پھر سنبھل گئے۔دھماکے مسلسل ہو رہے تھے۔انتہائی خوفناک دھماکے۔انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس پہاڑی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

میں کوئی خفیہ آتش فشاں موجود تھا جو یکلخت پھٹ پڑا ہو۔ وہ مسلسل بھاگے چلے جا رہے تھے اور پھر اچانک آگے جاتا ہوا کیپٹن شکیل رک گیا۔ اس کا جسم ایک لمحے کے لئے جھولا اور پھر وہ صفدر سمیت نیچے فرش پر ڈھیر ہوتا چلا گیا۔

"اوہ۔ اسے کیا ہوا"........ عمران نے اس کے قریب پہنچ کر کہا۔

"کیپٹن شکیل بھی زخمی ہے"........ تنویر نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ تم صفدر کو اٹھا لو گے تنویر"........ عمران نے تنویر سے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ میں اٹھا لوں گا"........ تنویر نے کہا اور جھک کر صفدر کو اٹھانے لگا۔ مگر دوسرے لمحے وہ بھی گھٹنوں کے بل گرا اور پھر ڈھیر ہوتا چلا گیا۔ وہ بھی ساکت ہو چکا تھا اور عمران چوہان کو اٹھائے اپنے زخمی اور بے ہوش ساتھیوں کے اس ڈھیر کے ساتھ حیرت سے بت بنا کھڑے کا کھڑا رہ گیا۔ اس کا ذہن اس سچوئیشن کی وجہ سے جیسے یکلخت ماؤف سا ہو گیا تھا۔ اسے بس اپنے عقب میں ہونے والے دھماکے سنائی دے رہے تھے اور پھر اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے کاندھے پر موجود چوہان کا وزن انتہائی تیزی سے بڑھنے لگ گیا ہو۔ پھر یہ وزن اس قدر بڑھ گیا کہ بے اختیار اس کے گھٹنے ٹیڑھے ہوئے اور دوسرے لمحے وہ چوہان سمیت زمین پر پڑے ہوئے اپنے ساتھیوں پر ڈھیر ہوتا چلا گیا اس کا ذہن ایک بار پھر گہری تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔ یقیناً یہ موت کی تاریکی تھی۔ ایسی تاریکی جس کی کوئی سحر نہ تھی۔

راجہ اور دھیرج سنگھ دونوں ایئر چیک پوسٹ سے نیچے اتر کر دوڑتے ہوئے ایک ہٹ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ انہوں نے تینوں ایئر چیک پوسٹس کو میزائلوں سے تباہ کر دیا تھا اور انہیں واپسی کا کاشن بھی مل گیا تھا اور اس کاشن کے ملتے ہی وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے اس چیک پوسٹ سے نیچے اترے۔ نیچے ایک قیامت سی برپا تھی۔ ہر طرف فوجی اور دوسرے افراد بے تحاشہ دوڑتے ہوئے وادی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ وہاں اس قدر سنگین حالات تھے کہ ان دونوں کی طرف کسی نے بھی توجہ نہ کی تھی۔ وادی سے دھماکوں اور فائرنگ کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں اور جنگل میں ہونے والی فائرنگ کی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے بھواجا پہاڑیوں اور اس کے ارد گرد کے علاقے پر کسی فوج نے حملہ کر دیا ہو۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"اب ہم نے کہاں جانا ہے"...... راجہ نے دوڑتے ہوئے دھیرج سنگھ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آجاؤ۔ آجاؤ میرے ساتھ"...... دھیرج سنگھ نے کہا اور چند لمحوں بعد وہ اس بڑے ہٹ کے قریب پہنچ گئے جس کے ساتھ ایک ہیلی کاپٹر موجود تھا اور فوجی اس ہٹ سے نکل کر اس ہیلی کاپٹر میں سوار ہو رہے تھے اور ایک ہیلی کاپٹر کی آواز درختوں کے اوپر سے سنائی دے رہی تھی۔

"ہم نے اس ہیلی کاپٹر قبضہ کرنا ہے"...... دھیرج سنگھ نے کہا اور راجہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے ہیلی کاپٹر کا پنکھا تیزی سے حرکت کرنے لگا اور پھر جیسے ہی وہ اس کے قریب پہنچے ہیلی کاپٹر ایک جھٹکے سے فضا میں اٹھ گیا۔

"اس کے پائیدانوں کو پکڑ لو۔ ہم نے اس پر چڑھنا ہے"...... دھیرج سنگھ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک لمبی مگر اونچی چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے وہ ہیلی کاپٹر کے پائیدان سے لٹک گیا تھا اسی لمحے راجہ نے بھی چھلانگ لگائی اور اس کے ساتھ ہی دھیرج سنگھ کے جسم کو نیچے کی طرف زور دار جھٹکا لگا۔ راجہ نے دھیرج سنگھ کی ٹانگیں پکڑ لی تھیں۔ اگر دھیرج سنگھ کے ہاتھ پائیدان پر مضبوطی سے جمے ہوئے نہ ہوتے تو یقیناً وہ نیچے گر پڑتا۔ لیکن اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا تھا۔ ہیلی کاپٹر مسلسل اوپر کو اٹھتا چلا جا رہا تھا۔ دھیرج سنگھ نے ایک ہاتھ پائیدان سے ہٹا کر نیچے کی طرف جھکایا اور راجہ نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ اس کے ساتھ ہی دھیرج سنگھ نے اپنے جسم کو زور دار جھٹکا دے کر اوپر کو اٹھایا تو اس کے ہاتھ سے لٹکا ہوا راجہ کا جسم اوپر کو اٹھتا چلا آیا اور دوسرے لمحے راجہ نے پائیدان پکڑ لیا۔ اب ہیلی کاپٹر درختوں سے کافی اوپر پہنچ چکا تھا۔

"اوپر چلو"...... دھیرج سنگھ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے دونوں پیر پائیدان میں پھنسائے اور پھر اس کا جسم قلا بازی کھا کر اوپر کو اٹھتا چلا گیا۔ اس کے دونوں ہاتھ ہیلی کاپٹر کے عقبی کھلے حصے پر پڑے اور دوسرے لمحے اس نے پیر پائیدان سے ہٹائے اور ایک بار پھر کسی بازی گر کی طرح اس کے جسم نے فضا میں جھولا کھایا اور ایک دھماکے سے وہ ہیلی کاپٹر کے اندر عقبی حصے میں جا گرا۔

"کون ہو۔ کون ہو تم"...... سامنے بیٹھے ہوئے چار افراد نے تیزی سے مڑ کر پیچھے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ایک اور دھماکہ ہوا اور اس بار راجہ بھی دھیرج سنگھ کی طرف قلا بازی کھا کر اندر آ گرا تھا۔

"خبردار"...... دھیرج سنگھ نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر میں سائلنسر لگے مشین پسٹل کی ٹک ٹک کی مخصوص آوازیں سنائی دیں اور ساتھ ہی انسانی چیخوں سے ہیلی کاپٹر گونج اٹھا۔ لیکن ان میں دھیرج سنگھ کی اپنی چیخ بھی شامل تھی۔ ایک فوجی نے اس پر فائر کر دیا تھا۔

"انہیں نیچے پھینک دو"...... دھیرج سنگھ نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اچھل کر جمپ لگایا اور دوسرے لمحے وہ سیٹوں پر

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

تڑپتے ہوئے فوجیوں کے اوپر سے گزرتا ہوا پائلٹ سیٹ کے قریب جا کھڑا ہوا۔ ہیلی کاپٹر ایک جھٹکے سے نیچے جا رہا تھا کیونکہ پائلٹ کی پشت میں گولی لگی تھی اور وہ بغیر مڑے ہی سیٹ پر ڈھیر ہو چکا تھا۔ دھیرج سنگھ نے انتہائی پھرتی سے ہیلی کاپٹر کا کنٹرول ایک ہاتھ سے تھاما اور دوسرے ہاتھ سے اس نے پائلٹ کی بیلٹ کھولی اور پھر اسے نیچے دھکیل کر اس نے سیٹ سنبھال لی۔ راجہ نے اس دوران فائرنگ کر کے تڑپتے ہوئے جسموں کو ساکت کر دیا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک ایک کر کے انہیں کھینچ کھینچ کر نیچے اچھالنا شروع کر دیا تھا۔ دھیرج سنگھ ہیلی کاپٹر کو بلندی کی طرف لے جانے لگا اور تھوڑی دیر بعد جب ہیلی کاپٹر فوجیوں سے خالی ہو گیا تو راجہ ایک طویل سانس لیتا ہوا سائیڈ سیٹ پر آ کر جیسے ڈھیر ہو گیا۔ اسی لمحے نیچے انہیں خوفناک دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ یہ دھماکے اس قدر خوفناک تھے کہ راجہ بے اختیار اچھل پڑا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ کیسے دھماکے ہیں"...... راجہ کے لہجے میں خوف کی لرزش تھی۔

"اسلحے کا ذخیرہ پھٹ گیا ہے شاید"...... دھیرج سنگھ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر کا رخ موڑ دیا۔

"اسلحے کا ذخیرہ۔ کیا مطلب۔ کونسا ذخیرہ"...... راجہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارے گروپ کا۔ اب یہ معلوم نہیں کہ عمران صاحب اور ان کے ساتھیوں نے دھماکے کئے ہیں یا ان فوجیوں نے"...... دھیرج سنگھ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مگر تم اب کہاں جا رہے ہو۔ ارے یہ خون۔ یہ تمہاری گردن سے خون بہہ رہا ہے۔ تم زخمی ہو"...... راجہ نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"خاموش بیٹھے رہو راجہ۔ یہ قیامت کے لمحات ہیں۔ میری فکر مت کرو۔ بس دعا کرو کہ عمران صاحب اور ان کے ساتھی بچ گئے ہوں"...... دھیرج سنگھ نے کہا۔ اسی لمحے ہیلی کاپٹر وادی کے اوپر سے گزرنے لگا۔ نیچے واقعی ایک قیامت برپا تھی۔ دھماکے مسلسل ہو رہے تھے اور نیچے ان دھماکوں کی وجہ سے تیز روشنی پھیلی ہوئی تھی اس کے ساتھ ہی پہاڑی پتھر فضا میں اڑتے نظر آ رہے تھے۔ دھیرج سنگھ کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔ چند لمحوں بعد ہی ہیلی کاپٹر وادی کو کراس کرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر کچھ دور جا کر دھیرج سنگھ نے ہیلی کاپٹر کی بلندی کم کرنی شروع کر دی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس کے اپنے ذہن میں ہونے والے دھماکوں کی شدت یکلخت بڑھتی چلی گئی اب تک وہ اپنے آپ کو سنبھالے ہوئے تھے۔ لیکن اب اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اب مزید اپنے آپ کو سنبھالنا اس کے لئے ناممکن ہو گیا ہو۔

"راجہ۔ راجہ کنٹرول سنبھالو۔ میرا ذہن ماؤف ہوتا جا رہا ہے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"کنٹرول سنبھالو"...... اچانک دھیرج سنگھ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک طرف کو جھکنے لگا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تمہاری حالت تو خراب ہو رہی ہے۔ ادھر آ جاؤ۔ اپنے آپ کو سنبھالو"...... راجہ نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دھیرج سنگھ کو گھسیٹ کر سائیڈ پر لٹایا اور خود ہیلی کاپٹر کا کنٹرول سنبھال لیا۔

"آگے لے چلو۔ آگے لے چلو۔ میں تمہیں بتاتا ہوں۔ پلیز دھیان رکھنا۔ ذرا سی غلطی سے ہیلی کاپٹر کسی درخت سے ٹکرا کر تباہ ہو جائے گا"...... دھیرج سنگھ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کو تھامتے ہوئے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا آتا جا رہا تھا لیکن وہ پوری قوت سے اپنے آپ کو سنبھال رہا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اگر وہ بے ہوش ہو گیا تو پھر وہ سب ختم ہو جائیں گے۔

"پپ۔ پپ۔ پانی۔ کاش پانی مل جائے"...... دھیرج سنگھ نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں لے آتا ہوں پانی۔ یہاں دو بوتلیں ہیں"...... راجہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر کو فضا میں معلق کیا اور اچھل کر عقبی حصے میں گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں پانی کی ایک بوتل موجود تھی۔ دھیرج سنگھ اب سیٹ پر بیٹھا کسی پنڈولم کی طرح جھول رہا تھا۔ راجہ نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل دھیرج سنگھ کے منہ سے لگا دی اور دھیرج سنگھ بڑے بڑے گھونٹ لے کر

پانی پینے لگا۔ آدھی سے زیادہ بوتل جب اس کے حلق میں اتر گئی تو اس کا ڈوبتا ہوا ذہن دوبارہ بیدار ہو گیا۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے ہر طرف پھیلتا ہوا اندھیرا دوبارہ روشنی میں تبدیل ہو گیا ہو۔ راجہ نے بوتل کا باقی پانی اس کی گردن پر انڈیل دیا۔

"اوہ شکریہ راجہ۔ تم نے مجھے نئی زندگی دے دی ہے۔ اب میں صحیح ہوں"...... دھیرج سنگھ نے اس بار مسکراتے ہوئے ہوشیار لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جلدی سے دوبارہ پائلٹ سیٹ سنبھال لی اور پھر ہیلی کاپٹر ایک جھٹکے سے آگے بڑھنے لگا اور تھوڑی دیر بعد اس نے ہیلی کاپٹر کو درختوں کے درمیان خالی جگہ پر اتار دیا۔

"آؤ نیچے اترو۔ جلدی آؤ"...... دھیرج سنگھ نے انجن بند کر کے ہیلی کاپٹر سے نیچے چھلانگ لگاتے ہوئے کہا اور راجہ اچھل کر دوسری طرف سے نیچے اتر آیا اور پھر وہ دوڑتے ہوئے آگے بڑھتے گئے۔ ایک چٹان کے قریب پہنچ کر دھیرج سنگھ رکا۔ اس نے جھک کر چٹان کے ایک حصے کو دونوں ہاتھوں سے پکڑا۔

"میری مدد کرو راجہ۔ جلدی کرو اسے اوپر اٹھاؤ"...... دھیرج سنگھ نے چیختے ہوئے کہا اور راجہ جھک کر اس کے ساتھ شامل ہو گیا۔ چند لمحوں بعد ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ چٹان ایک طرف ہٹ چکی تھی اور وہاں اب ایک بڑا سا سوراخ نظر آنے لگا تھا۔

"آؤ نیچے"...... دھیرج سنگھ نے نیچے چھلانگ لگاتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک چھوٹی سی ٹارچ نکالی اور ہلکی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ی ٹرچ کی آواز کے ساتھ ہی اس سرنگ نما راستے میں روشنی سی پھیل گئی۔ بائیں ہاتھ پر دھماکے ابھی تک سنائی دے رہے تھے لیکن اب ان میں وہ پہلے جیسی شدت نہ رہی تھی۔ دھیرج سنگھ ہاتھ میں ٹارچ پکڑے اس طرف کو واپس دوڑنے لگا جدھر داری ترنام تھی۔ راجہ اس کے پیچھے تھا۔

"ارے۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ پڑے ہیں"...... یکلخت دھیرج سنگھ نے چیختے ہوئے کہا اور چند لمحوں بعد وہ دونوں انسانوں کے ایک ڈھیر کے قریب پہنچ کر رک گئے۔ وہ عمران اور اس کے ساتھی ہی تھے جو ایک دوسرے کے اوپر گرے ہوئے تھے اور سب کے سب زخمی تھے۔

"جلدی کرو راجہ۔ ہمیں ان سب کو ہیلی کاپٹر میں پہنچانا ہے۔ جلدی کرو۔ ورنہ فوج اندر آ گئی تو سب کا خاتمہ ہو جائے گا"۔ دھیرج سنگھ نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر عمران کو اٹھانے کی کوشش کی لیکن ایک تو وہ خود زخمی تھا دوسرا عمران کا وزن کافی تھا۔

"ٹھہرو۔ مل کر اٹھاتے ہیں۔ تم اکیلے نہ اٹھا سکو گے"...... راجہ نے کہا اور پھر ان دونوں نے مل کر عمران کو اٹھایا اور واپس اس سوراخ کی طرف دوڑ پڑے۔ عمران کو اس سوراخ کے نیچے چھوڑ کر وہ دونوں ہی ایک بار پھر واپس دوڑے اور اس بار وہ چوہان کو اٹھا کر لے گئے۔ اس طرح کئی چکر لگانے کے بعد وہ ان سب کو اس سوراخ کے نیچے اکٹھے کر لینے میں کامیاب ہو گئے۔

"اب انہیں اوپر لے جانا ہے۔ میں اوپر جاتا ہوں۔ تم ایک ایک کو اٹھا کر اوپر کی طرف بڑھانا۔ میں انہیں باہر کھینچ لوں گا"...... دھیرج سنگھ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ہائی جمپ کے انداز میں اچھلا اور اس کے دونوں ہاتھ سوراخ کے کنارے پر جم گئے اور چند لمحوں بعد اس کا جسم بازوؤں کے زور پر اٹھتا ہوا سوراخ سے باہر آ گیا۔ پھر راجہ عمران کو کاندھے پر اٹھا کر سیدھا کھڑا ہوا تو دھیرج سنگھ نے جھک کر ہاتھ نیچے کئے اور عمران کا بازو پکڑ لیا۔ پھر نیچے سے راجہ نے اوپر اٹھایا اور اوپر سے دھیرج سنگھ نے کھینچا اور تھوڑی سی کوشش کے بعد دھیرج سنگھ عمران کو باہر کھینچ لینے میں کامیاب ہو گیا۔ پھر ایک ایک کر کے باقی ساتھیوں کو بھی باہر کھینچ لیا گیا۔ سب سے آخر میں صفدر کو اٹھایا گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ جلدی کرو۔ میں دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سن رہا ہوں"...... یکلخت راجہ نے چیختے ہوئے کہا اور راجہ کے یہ الفاظ سنتے ہی دھیرج سنگھ کے جسم میں جیسے بجلیاں سی بھر گئیں اور اس نے ایک ہی جھٹکے سے صفدر کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اوپر کھینچ لیا۔

"باہر آ جاؤ جلدی"...... دھیرج سنگھ نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا کیونکہ اب دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں اسے بھی قریب آتی سنائی دینے لگی تھیں۔ یہ فوجی بوٹوں کی بھاری آوازیں تھیں اور چند لمحوں بعد راجہ باہر آ گیا۔

"چٹان واپس سوراخ پر جماؤ۔ جلدی کرو۔ ورنہ ہم سب مارے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

جائیں گے"...... دھیرج سنگھ نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور پھر راجہ اور دھیرج سنگھ نے مل کر چٹان کو واپس اس سوراخ پر جما لیا۔ ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ چٹان واپس اپنی جگہ پر پہنچ چکی تھی اور دھیرج سنگھ نے بے اختیار اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔

"شکر ہے۔ بال بال بچے ہیں"...... دھیرج سنگھ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ فوجی یہاں بھی تو بکھرے ہوئے ہوں گے اور انہوں نے ہیلی کاپٹر بھی اترتے دیکھ لیا ہو گا لیکن ابھی تک کوئی بھی نہیں آیا"۔ راجہ نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"سب ادھر وادی کی طرف گئے ہیں اور ہیلی کاپٹر بلیک فورس کا ہے بہرحال اب ہمیں جلدی یہاں سے نکل جانا چاہئے۔ آؤ اب ان سب کو اٹھا کر ہیلی کاپٹر میں بھی پہنچانا ہے"...... دھیرج سنگھ نے کہا اور ایک بار پھر وہ دونوں اس کام میں مصروف ہو گئے۔

"لیکن ان زخمیوں کو ہم لے کر کہاں جائیں گے۔ ان سب کی حالت بے حد خراب ہے"...... سب کو ہیلی کاپٹر میں پہنچانے کے بعد راجہ نے ہیلی کاپٹر پر سوار ہوتے ہوئے کہا۔

"فکر مت کرو۔ ہمارے گروپ کا ایک خاص ہسپتال ہے پہلے بھی عمران صاحب کے ساتھی وہاں موجود ہیں"...... دھیرج سنگھ نے مطمئن انداز میں مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر ایک جھٹکے سے فضا میں اٹھ گیا۔

وسیع و عریض کمرے میں کرسیوں پر کافرستان کی چاروں ایجنسیوں کے سربراہ سر جھکائے خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ شاگل کے سر اور جسم پر کئی جگہوں پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔ اس کا چہرہ زرد تھا جبکہ مادام ریکھا، کرنل داس اور کرنل موہن کے چہرے بھی ستے ہوئے تھے وہ سب خاموش بیٹھے اپنے اپنے خیالوں میں غرق تھے کہ کمرے کی سائیڈ دیوار میں موجود دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور ان سب نے چونک کر اس طرف دیکھا۔ دروازے سے صدر مملکت اور ان کے پیچھے وزیراعظم اندر داخل ہو رہے تھے۔ وہ چاروں ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ وزیراعظم اور صدر مملکت دونوں کے چہرے بھی بجھے ہوئے تھے۔ وہ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے ایک طرف رکھی ہوئی دو خالی کرسیوں کی طرف بڑھ گئے۔ کرنل موہن اور کرنل داس دونوں نے فوجی انداز میں سیلوٹ کیا جبکہ شاگل اور مادام ریکھا نے انتہائی مؤدبانہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

انداز میں سلام کیا۔

"تشریف رکھیں"....... صدر مملکت نے سپاٹ لہجے میں کہا اور خود بھی ایک کرسی پر بیٹھ گئے۔ ان کے بعد وزیراعظم بیٹھے اور پھر وہ چاروں بھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"ماہرین کی رپورٹ کے مطابق سپیشل سٹور میں موجود تمام اسلحہ مکمل طور پر ناکارہ ہو چکا ہے اور ہمارا یہ اہم مشن جس پر کافرستان نے اربوں روپے خرچ کئے ہیں بری طرح ناکام ہو گیا ہے"........ صدر مملکت نے قدرے بھرائے ہوئے لہجے میں کہا تو ان چاروں کے پہلے سے لٹکے ہوئے چہرے مزید لٹک گئے۔

"آپ چاروں کافرستان کی انتہائی ٹاپ ایجنسیوں کے سربراہ ہیں۔ آپ کو فوج کی مدد بھی حاصل تھی۔ اس کے باوجود آپ چند افراد کو نہ روک سکے۔ ایک چھوٹے سے سٹور کی چند روز تک حفاظت نہ کر سکے۔ کیوں نہ آپ چاروں کا آپ کی اس نااہلی کی بنا پر کورٹ مارشل کر دیا جائے"....... صدر مملکت کے لہجے میں شدید غصہ عود کر آیا تھا۔

"جناب صدر۔ یہ سب کچھ شاگل صاحب کی نااہلی کی وجہ سے ہوا ہے"...... اچانک وزیراعظم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آپ اس مشن کے براہ راست انچارج تھے اور آپ نے بذات خود بھواجا پہاڑیوں پر جا کر انتظامات کا معائنہ بھی کیا تھا اور اب آپ صرف شاگل پر الزام لگا رہے ہیں۔ کیا یہ جانبداری نہیں ہے"........ صدر مملکت نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"انتظامات ہر لحاظ سے فول پروف تھے جناب۔ اگر شاگل صاحب ہوشیاری سے کام لیتے تو نہ صرف سٹور بچ جاتا بلکہ اس بار عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ بھی یقینی تھا مگر ان کی نااہلی کی وجہ سے سب کچھ الٹ ہو گیا"........ وزیراعظم نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر واقعی شاگل صاحب کی نااہلی کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا ہے تو پھر مسٹر شاگل کو اس کی عبرت ناک سزا بھگتنا ہو گی۔ لیکن مجھے تفصیل بتائی جائے کہ یہ سب کچھ کس طرح ہوا ہے"...... صدر نے کہا۔

"جناب۔ مجھے جو رپورٹ ملی ہے اس کے مطابق مسٹر شاگل کو بروقت اس کی اطلاع مل گئی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی وادی میں داخل ہو چکے ہیں لیکن یہ انہیں ختم کرنے میں ناکام رہے۔ حالانکہ وہ پہاڑی جس میں سٹور تھا مسٹر شاگل اور اس کی سیکرٹ سروس کی تحویل میں تھی"........ وزیراعظم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مسٹر شاگل۔ آپ تفصیل سے بتائیں کہ یہ سب کچھ کیسے ہوا"......... صدر مملکت نے اس بار شاگل سے براہ راست مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب۔ میں نے اپنی تحریری تفصیلی رپورٹ وزیراعظم صاحب کو پیش کر دی ہوئی ہے۔ اگر واقعی میرا کوئی قصور بنتا ہے تو میں ہر سزا بھگتنے کے لئے تیار ہوں"........ شاگل نے کھڑے ہو کر کہا۔

"میں نے وہ پوری رپورٹ پڑھی ہے۔ اس کے مطابق تو عمران اور اس کے ساتھی کرنل موہن والی پہاڑی کی طرف سے وادی میں داخل

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہوئے ہیں۔ اس سے تو کرنل موہن اور ان کی فورس کی نااہلی سامنے آتی ہے"...... صدر مملکت نے کہا۔

"جناب صورت حال اس قدر پیچیدہ ہے کہ میرا خیال ہے کہ ہم سب قصور وار بنتے ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو روکنا ہم سب کی ڈیوٹی میں شامل تھا۔ ہم نے انتظامات بھی ایسے کر رکھے تھے کہ کوئی مکھی بھی کسی بھی سمت سے وادی میں داخل نہ ہو سکتی تھی لیکن اس کے باوجود وہ لوگ نہ صرف وادی میں داخل ہوئے بلکہ انہوں نے ناقابل تسخیر سٹور کو بھی تباہ کر دیا اور اس کے ساتھ ساتھ ایک بار پھر غائب بھی ہو گئے۔ لیکن میں نے اپنے طور پر جو تحقیقات کرائی ہے اس کے مطابق عمران اور اس کے ساتھی شدید زخمی تھے اور انہیں کرنل موہن کی فورس کے خصوصی ہیلی کاپٹر میں بھواجا پہاڑیوں سے لے جایا گیا ہے اور وہ یقیناً ابھی تک مشکبار میں ہی کہیں موجود ہیں۔ سٹور تو بہرحال تباہ ہو چکا ہے لیکن اگر ہم کوشش کریں تو عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کر سکتے ہیں اگر ایسا ہو جائے تو یہ یقیناً ہماری بہت بڑی کامیابی ہو گی۔ کیونکہ اسلحہ تو دوبارہ بھی سٹور کیا جا سکتا ہے۔ لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کے خاتمے سے کافرستان کو آئندہ کے لئے ایک بہت بڑے خطرے سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نجات مل جائے گی"...... اس بار ملٹری انٹیلی جنس کے سربراہ کرنل داس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ آپ انٹیلی جنس کے سربراہ ہیں۔ آپ نے یقیناً

غیر جانبدارانہ انکوائری کرائی ہو گی۔ یہ سب ہوا کس طرح ہے۔ آپ تفصیل بتائیں"...... صدر مملکت نے چونک کر کرنل داس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میں نے تفصیلی انکوائری کرائی ہے۔ ہم نے واقعی انتہائی فول پروف انتظامات کئے تھے لیکن مجھے یہ کہنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں ہو رہی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے واقعی حیرت انگیز صلاحیتوں سے کام لیتے ہوئے یہ مشن مکمل کیا ہے۔ گو یہ مشن ان کے لئے بھی انتہائی سخت مشن ثابت ہوا ہے لیکن اس کے باوجود بہرحال وہ کامیاب رہے ہیں"...... کرنل داس نے کہا۔

"آپ ان کے قصیدے پڑھنے کی بجائے تفصیل بتائیں"...... وزیراعظم نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ شواہد سے جو کچھ پتہ چلا ہے اس کے مطابق انہوں نے بھواجا پہاڑیوں سے کچھ فاصلے پر ایک جنگل میں بہت سی مشین گنیں درختوں پر باندھ دیں اور ان پر وائرلیس کنٹرول آپریٹر بٹن فٹ کر دیئے۔ اس کے بعد وہ لوگ کسی نامعلوم راستے سے بسرام پہاڑی کے دامن میں پہنچ گئے اور وہاں انہوں نے چند فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ اس کے بعد ان کے ساتھیوں نے بسرام پہاڑی پر موجود ایئر چیک پوسٹ پر قبضہ کر لیا جبکہ عمران اور باقی ساتھی وادی میں پہنچ گئے۔ وادی میں پہنچتے ہی انہوں نے عجیب وغریب انداز میں ایکشن کیا۔ وہ انتہائی دیدہ دلیری سے وادی میں اترے اور سٹور کی طرف بڑھنے لگے۔ چیک پوسٹ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

سے ان پر فائر کیا گیا۔ وہ زخمی ہوئے لیکن بہر حال وہ سٹور تک پہنچ گئے۔ اسی لئے بسرام پہاڑی والی چیک پوسٹ سے باقی تینوں ایئر چیک پوسٹوں پر میزائل فائر کئے گئے اور اس طرح تینوں ایئر چیک پوسٹس تباہ کر دی گئیں۔ ادھر جنگل میں نصب مشین گنیں بھی چل پڑیں۔ اس طرح سب کی توجہ اس طرف ہو گئی۔ اس کے باوجود پہاڑیوں پر موجود فوجی وادی میں پہنچ گئے۔ شاگل کا گروپ وہاں پہنچا لیکن ان پر فائر ہو گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی اس دوران حیرت انگیز طور پر سٹور تباہ کر کے ایک غار میں گھس گئے۔ جب اس غار پر حملہ شروع ہوا تو وہاں موجود اسلحے کا کوئی خفیہ ذخیرہ ہولناک دھماکوں سے پھٹ گیا اور مسٹر شاگل اس سے زخمی ہو گئے۔ کرنل موہن، مادام ریکھا اور میں اپنے اپنے ہیلی کاپٹروں میں وادی میں پہنچ گئے جب دھماکے ختم ہوئے تو ہم فوجیوں سمیت اس راستے میں داخل ہوئے لیکن وہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود نہ تھے۔ اس خفیہ راستے کا اختتام جہاں ہوا وہاں مادام ریکھا کی فورس کا قبضہ تھا اور عمران اور اس کے ساتھی راستے میں ہی غائب ہو گئے تھے۔ ہم نے وہاں روشنی کا بندوبست کیا تو پھر وہاں موجود خون کی لکیروں سے پتہ چلا کہ درمیان میں ایک خفیہ راستہ موجود تھا جس سے وہ لوگ باہر پہاڑی پر پہنچے۔ بعد میں ایک اور حیرت انگیز انکشاف ہوا کہ وہاں کرنل موہن کی فورس کا ایک ہیلی کاپٹر دیکھا گیا تھا اس ہیلی کاپٹر کے نشانات وہاں سے ملے ہیں اور خون کے دھبے بھی۔ اس طرح یہ ثابت ہوا کہ عمران اور اس کے زخمی ساتھیوں کو

اس ہیلی کاپٹر کے ذریعے وہاں سے نکالا گیا ہے۔ پھر یہ ہیلی کاپٹر بھواجا پہاڑیوں سے تقریباً پچاس کلو میٹر دور ایک جنگل میں کھڑا مل گیا۔ اس کی اندرونی حالت بتا رہی تھی کہ اس میں شدید زخمی افراد کو لادا گیا تھا ہم نے ارد گرد کی ساری بستیوں کو چیک کیا لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کا سراغ اب تک نہیں مل سکا"...... کرنل داس نے کہا۔

"لیکن کرنل موہن کی فورس کا ہیلی کاپٹر وہاں کیسے پہنچ گیا۔ کیا اس فورس نے غداری کی ہے"...... صدر مملکت نے کہا۔

"نہیں جناب۔ ان کی فورس کے جو افراد اس ہیلی کاپٹر میں سوار تھے ان کی لاشیں بسرام پہاڑی پر بکھری ہوئی ملی ہیں۔ میں نے اپنے طور پر جو تجزیہ کیا ہے اس کے مطابق عمران کے جن ساتھیوں نے بسرام پہاڑی کی ایئر پوسٹ پر قبضہ کیا تھا انہوں نے ہیلی کاپٹر پر قبضہ کیا اور پھر عمران اور اس کے زخمی ساتھیوں کو نکال کر لے گئے ہیں"۔ کرنل داس نے جواب دیا۔

"ہوں۔ آپ کی رپورٹ قابل قبول ہے۔ لیکن یہ لوگ گئے کہاں اگر یہ زخمی تھے تو پھر یقیناً یہ دور نہیں جا سکتے"...... صدر مملکت نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ میری فورس پورے مشکبار میں انہیں تلاش کر رہی ہے مجھے یقین ہے کہ ہم ان کا سراغ لگا لیں گے"...... کرنل داس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور صدر مملکت سمیت سب لوگ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

بے اختیار چونک پڑے۔ صدر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور ساتھ ہی انہوں نے لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر دیا تاکہ پروٹوکول کے مطابق وزیر اعظم بھی اس کال سے آگاہ ہو سکیں۔

"یس"...... صدر مملکت نے باوقار لہجے میں کہا۔

"سر۔ علی عمران صاحب آپ سے فوری بات کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر فوری بات نہ کرائی گئی تو کافرستان کو بہت بڑا نقصان پہنچ سکتا ہے"...... دوسری طرف سے صدر کے پی۔ اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی اور علی عمران کا نام سن کر نہ صرف صدر مملکت بلکہ میٹنگ میں موجود سب افراد بری طرح اچھل پڑے۔

"ہونہہ۔ بات کرائیں"...... صدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہیلو۔ علی عمران بول رہا ہوں۔ کیا مجھے کافرستان کے صدر صاحب سے مخاطب ہونے کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔ آپ یقیناً مجھے پہچانتے ہوں گے"...... فون سے عمران کی مخصوص چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کیوں فون کیا ہے تم نے"...... صدر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ شکریہ۔ بس میں نے یہی معلوم کرنا تھا کہ آپ کو غصہ آیا ہے یا نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم"...... صدر نے اور زیادہ غصیلے

لہجے میں کہا۔

"جناب صدر۔ آپ کا غصہ بتا رہا ہے کہ ہم اپنے مشن میں کامیاب رہے ہیں اور میں یہی معلوم کرنا چاہتا تھا۔ کیونکہ میرے پاس مشن کا رزلٹ معلوم کرنے کا اور کوئی ذریعہ نہ تھا۔ ویسے ایک بات ہے کہ اس بار آپ کی فورسز نے واقعی میرے لئے اس مشن کو انتہائی کٹھن بنا دیا تھا اور ہمیں اپنی جانوں پر کھیل کر "بلائنڈ اٹیک" کرتے ہوئے یہ مشن مکمل کرنا پڑا ہے"...... عمران کا لہجہ سنجیدہ ہو گیا تھا۔

"تم اپنے مشن میں ناکام رہے ہو اور یہ بھی سن لو کہ تمہیں ٹریس کر لیا گیا ہے۔ اب تم زندہ واپس نہ جا سکو گے"...... صدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"آپ ایک ملک کے صدر ہو کر جھوٹ بول رہے ہیں جناب۔ یہ آپ کے شایان شان نہیں ہے۔ حالانکہ میں آپ کی فورسز کی کارکردگی کی تعریف کر رہا ہوں"...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"یو شٹ اپ۔ تم نے اگر ایک سٹور تباہ کر دیا ہے تو اس سے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اس جیسے کئی سٹور دوبارہ قائم کئے جا سکتے ہیں"...... صدر نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ کی بات درست ہے جناب۔ آپ واقعی ایسا کر سکتے ہیں۔ لیکن شاید آپ کو معلوم نہیں ہے کہ آپ کا یہ سٹور ہم نے صرف تباہ ہی نہیں کیا بلکہ ہم نے خصوصی آلات سے اس سٹور میں موجود ڈبل سی ہتھیاروں کے بارے میں ثبوت بھی حاصل کر لئے ہیں اور اب یہ

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ثبوت پوری دنیا کے پریس کے سامنے رکھے جائیں گے تاکہ دنیا کو معلوم ہو سکے کہ آپ نے لاکھوں مسلمان مشکباریوں کو ہلاک کرنے کے لئے کیسی بھیانک سازش تیار کی تھی اور مجھے یقین ہے کہ جب یہ ثبوت عالمی پریس کے سامنے آئیں گے تو آپ کو کن حالات کا سامنا کرنا پڑے گا"...... عمران کا لہجہ اس بار انتہائی سپاٹ تھا اور صدر مملکت کے ساتھ ساتھ وزیراعظم کا چہرہ بھی عمران کی بات سن کر زرد پڑ گیا۔

"یہ جھوٹ ہے۔ ہم اس کی تردید کریں گے"...... صدر نے چیختے ہوئے کہا۔

"یہ ثبوت ہی ایسے ہیں کہ آپ تردید کر ہی نہیں سکتے۔ آپ کے پاس تردید کرنے کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہے گی۔ پھر جس پارٹی سے آپ نے یہ اسلحہ خریدا ہے اس پارٹی کے کرتا دھرتا بھی سب کچھ عالمی پریس کے سامنے بیان کرنے پر مجبور کر دیئے جائیں گے۔ ہم نے اس کا بھی انتظام کر لیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ تم ایسا نہیں کرو گے"...... صدر نے بے اختیار ہو کر کہا۔

"کیوں نہیں کروں گا۔ مجھے آپ کیسے روک سکتے ہیں"۔ عمران نے سپاٹ لہجے سے کہا۔

"مسٹر علی عمران۔ اگر تم نے ایسا کیا تو تمہارے ملک کو اس کے انتہائی ہولناک نتائج بھگتنے پڑیں گے۔ اس بات کو ذہن میں رکھنا"۔ صدر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ دھمکیاں دے رہے ہیں۔ ایک ملک کے صدر ہو کر۔ کیا

آپ کا ذہنی توازن درست نہیں رہا۔ کیا آپ پاکیشیا کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ اگر اب کافرستان نے پاکیشیا کی طرف ٹیڑھی نظر بھی ڈالی تو کافرستان کا کیا انجام ہوگا"۔ عمران کے لہجے میں بے پناہ غصہ تھا۔

"مسٹر علی عمران۔ میں کافرستان کا پرائم منسٹر بول رہا ہوں"۔ وزیراعظم نے جلدی سے صدر سے رسیور لیتے ہوئے کہا۔

"آپ بھی بول لیجئے۔ کیا آپ بھی صدر صاحب کی طرح پاکیشیا کو دھمکیاں دیں گے"...... عمران کے لہجے میں ویسا ہی غصہ تھا۔

"مسٹر علی عمران۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ اس مشن کے سلسلے میں عالمی پریس کو کچھ نہ بتائیں۔ میں بحیثیت وزیراعظم آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ ایسا کوئی اقدام نہیں کیا جائے گا۔ جو ہو گیا سو ہو گیا"...... وزیراعظم نے نرم لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر آپ بحیثیت وزیراعظم وعدہ کر رہے ہیں تو میں مزید کوئی اقدام نہیں کروں گا۔ لیکن یہ بات ذہن میں رکھیئے کہ اب اگر آپ نے مشکباریوں کے خلاف ایسی انسانیت سوز سازش کی تو آئندہ نہ صرف اس سازش کا خاتمہ کیا جائے گا بلکہ پرائم منسٹر ہاؤس اور پریذیڈنٹ ہاؤس کی بھی ساتھ ہی اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے گی اور میں آپ کے وعدے کا جائزہ اس طرح لوں گا کہ اب آپ ہمیں ٹریس کرنے کی کوشش کرتے ہیں یا نہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور وزیراعظم نے ایک طویل سانس لیتے

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"جناب صدر۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں اس سٹور کی تباہی پر ہی اکتفا کر لینا چاہئے۔ اس شخص سے کچھ بعید نہیں ہے کہ اس نے واقعی ایسے ثبوت حاصل کر لئے ہوں اور آپ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ اگر ہمارے اس اقدام کی تفصیلات دنیا کے سامنے پیش کر دی گئیں تو کافرستان پوری دنیا میں منہ دکھانے کے قابل بھی نہ رہے گا اور اس کے ساتھ ساتھ ایکریمیا اور دوسری سپر پاورز بھی عالمی رائے عامہ کی وجہ سے ہمارے خلاف اقدام کرنے پر مجبور ہو جائیں گی"۔ وزیر اعظم نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ نے واقعی مدبرانہ فیصلہ کیا ہے"...... صدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ ان کے چہرے پر اس وقت انتہائی بے بسی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"سر۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کرنے کے بارے میں اب مزید کیا حکم ہے"...... کرنل داس نے کہا۔

"اوہ۔ فوراً اپنے آدمیوں کو واپس بلا لو۔ فوراً۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو۔ ہمارے لئے ایک ہی ناکامی کافی ہے۔ ہم دوسری ناکامی کو برداشت نہیں کر سکتے"...... وزیر اعظم نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ واقعی آپ نے درست فیصلہ کیا ہے۔ ابھی تو صرف ہماری پلاننگ ناکام ہوئی ہے لیکن اگر ڈبل سی ہتھیاروں کے

مشکباریوں پر استعمال کے ثبوت دنیا کے سامنے آگئے تو ہمارے لئے منہ چھپانے کی بھی جگہ نہیں رہی گی۔ او کے۔ میٹنگ برخواست"۔ صدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کے اٹھتے ہی وزیر اعظم سمیت سب افراد کھڑے ہو گئے۔ ان سب کے چہرے بری طرح لٹکے ہوئے تھے۔ عمران نے واقعی انہیں مکمل شکست سے دوچار کر دیا تھا۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عمران کی آنکھیں کھلیں تو پہلے چند لمحے تو وہ لاشعوری کیفیت میں پڑا رہا۔ لیکن پھر جیسے جیسے اس کا شعور بیدار ہوتا گیا اس کے ذہن پر وہ سارے مناظر یکے بعد دیگرے فلم کی طرح آتے چلے گئے۔ جب وہ چوہان کو کاندھے پر اٹھائے اس تنگ اور تاریک سرنگ میں چل رہا تھا اور کیپٹن شکیل صفدر سمیت نیچے گرا اور اس کے بعد تنویر اور آخر میں عمران چوہان سمیت ان پر ڈھیر ہو گیا۔ وہ چونکہ خود بھی اس مشن کے دوران زخمی ہو گیا تھا اس لئے اچانک ہی اس کے ذہن پر بھی تاریکی نے جھپٹا مار دیا تھا۔ جس وقت وہ بے ہوش تھا تو اس کے ذہن میں آخری احساس یہی ثبت ہوا تھا کہ اس بار وہ اپنی زندگی ہار گیا ہے۔ کیونکہ وہاں سے نکلنے کی کوئی صورت بھی سامنے نہ تھی لیکن اب اس ہسپتال نما کمرے کو دیکھ کر اس کے ذہن میں شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس نے اپنے آپ کو بستر پر لیٹے ہوئے دیکھا تھا اور اس پر سرخ

رنگ کا کمبل تھا اور اس کے ساتھ ہی گلوکوز اور خون کی بوتلوں کے سٹینڈ موجود تھے لیکن وہ کمرے میں اکیلا تھا۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی تو وہ آہستہ آہستہ اٹھ کر بیٹھ جانے میں کامیاب ہو گیا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور عمران نے گردن گھمائی اور دروازے سے ڈاکٹر دلیپ سنگھ کو اندر آتے دیکھ کر اس کے چہرے پر ایک بار پھر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"تمہیں ہوش آگیا عمران۔ شکر ہے۔ مگر تم اٹھ کر کیوں بیٹھ گئے ہو لیٹے رہو۔ تم یقینی موت کے منہ سے نکلے ہو" ڈاکٹر دلیپ سنگھ نے آگے بڑھ کر اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں آپ کے پاس کیسے پہنچ گیا اور وہ میرے ساتھی۔ وہ کہاں ہیں"...... عمران نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"سب ٹھیک ہے۔ تم فکر نہ کرو۔ لیٹ جاؤ۔ تمہیں یہاں دھیرج سنگھ لے کر آیا ہے۔ اس کے ساتھ ایک اور آدمی راجہ بھی تھا۔" ڈاکٹر دلیپ سنگھ نے جواب دیا۔ وہ ساتھ ساتھ عمران کی نبض بھی چیک کر رہے تھے۔

"دھیرج سنگھ اور راجہ۔ اوہ۔ اوہ۔ وہ دونوں وہاں سرنگ میں کیسے پہنچ گئے۔ وہ میرے ساتھی کہاں ہیں۔ مجھے آپ نے یہاں اکیلے کیوں رکھا ہے"۔ عمران کے لہجے میں بے حد پریشانی تھی۔

"تمہارے تین ساتھیوں کی حالت ابھی تک خراب ہے۔ ہم سب

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہے ہیں۔ تم دعا کرو۔ ویسے وہ وصیرج سنگھ بھی زخمی تھا لیکن اب وہ ٹھیک ہو چکا ہے۔ میں اسے تمہارے پاس بھیجتا ہوں۔ وہ تمہیں ساری تفصیل بتا دے گا"...... ڈاکٹر دلیپ سنگھ نے کہا تو عمران بے اختیار چونک کر بستر سے نیچے اترنے لگا۔

"میرے ساتھیوں کی حالت خراب ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ کہاں ہیں وہ۔ کہاں ہیں۔ کیا ہوا ہے انہیں"...... عمران کے لہجے میں یکلخت بے پناہ پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ارے۔ ارے نیچے مت اترو۔ تم زخمی ہو۔ ارے اس قدر گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ قدرت ضرور مہربانی کرے گی۔ تم بے گناہ اور معصوم لوگوں کو ظالموں سے بچانے کے لئے اپنی جانوں کی پرواہ کئے بغیر جدوجہد کر رہے ہو اور ایسے لوگوں پر قدرت کی خاص نظر کرم ہوتی ہے"...... ڈاکٹر دلیپ سنگھ نے عمران کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں ڈاکٹر۔ میں اب ایک لمحے کے لئے بھی یہاں نہیں رک سکتا مجھے میرے ساتھیوں کے پاس لے چلو۔ وہ میرے ساتھی ہیں۔ میری روح کے حصے ہیں۔ میرا سب کچھ وہی ہیں۔ ان کے بغیر میں ادھورا ہوں۔ مجھے ان کے پاس لے چلو ڈاکٹر پلیز"...... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے آؤ۔ میں تمہیں سہارا دے کر لے چلتا ہوں"۔ ڈاکٹر

دلیپ سنگھ نے کہا اور عمران کو سہارا دے کر دروازے کی طرف لے جانے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔ تنویر۔ صفدر، کیپٹن شکیل اور چوہان بیڈز پر لیٹے ہوئے تھے۔ تنویر ہوش میں تھا جبکہ چوہان، کیپٹن شکیل اور صفدر تینوں کی آنکھیں بند تھیں۔ ان کے چہرے زرد پڑے ہوئے تھے اور ان تینوں کے بستروں کے ساتھ دو دو ڈاکٹرز اور دو دو نرسیں موجود تھیں جو مسلسل ان تینوں کو چیک کرنے میں مصروف تھے۔ عمران کو ڈاکٹر دلیپ سنگھ کے ساتھ اندر آتے دیکھ کر تنویر اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"عمران۔ کیپٹن شکیل، صفدر اور چوہان تینوں کی حالت خراب ہے"...... تنویر کا لہجہ گلوگیر تھا۔

"اللہ تعالیٰ یقیناً اپنا فضل کرے گا"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے خود بھی ان تینوں کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ لیکن دوسرے لمحے اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔ ان تینوں کی حالت بے حد خراب تھی۔ خاص طور پر صفدر اور چوہان کی۔

"اوہ۔ اوہ ڈاکٹر۔ یہ تو مر رہے ہیں۔ اوہ۔ اوہ۔ میرے ساتھی"...... عمران کے لہجے میں بے پناہ درد تھا۔

"ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں عمران بیٹے۔ لیکن قدرت سے کون لڑ سکتا ہے"...... ڈاکٹر دلیپ سنگھ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یہاں۔ یہاں باتھ روم ہو گا۔ میں وضو کرنا چاہتا ہوں"۔ عمران

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

"وضو۔ وہ کیوں"...... ڈاکٹر دلیپ سنگھ نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"میں قادر مطلق سے اپنے ساتھیوں کی زندگی کی بھیک مانگنا چاہتا ہوں۔ وہ قادر مطلق ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ بے حد رحیم ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں پانی منگوا دیتا ہوں لیکن عمران بیٹے۔ تمہاری اپنی حالت ابھی پوری طرح ٹھیک نہیں ہے۔ تمہیں طویل بے ہوشی کے بعد ہوش آیا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ"...... ڈاکٹر دلیپ سنگھ نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر پلیز وقت مت ضائع کریں"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر نے اپنے ایک جونیئر ڈاکٹر کو پانی لانے کا کہہ دیا اور تھوڑی دیر بعد عمران نے وضو کیا اور پھر کمرے کے ایک کونے میں چادر بچھا کر وہ اللہ تعالیٰ کے حضور دست بستہ کھڑا ہو گیا۔ اسی لمحے تنویر بھی اپنے بیڈ سے نیچے اترا۔ اس نے بھی وضو کیا اور پھر وہ بھی عمران کے ساتھ ہی کھڑا ہو گیا۔ دو نفل پڑھنے کے بعد عمران نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور پھر اس کے منہ سے بے اختیار صفدر، چوہان اور کیپٹن شکیل کی صحت کے لئے انتہائی دردمندانہ دعائیں نکلنے لگیں۔ اس کی آنکھوں سے آنسو آبشار کی طرح بہہ رہے تھے۔ کمرے میں ایک عجیب سا سکوت طاری ہو گیا تھا۔ عمران اس طرح ڈوب کر دعائیں مانگ رہا تھا کہ جیسے اسے خود

بھی معلوم نہ ہو کہ اس کے منہ سے کیا الفاظ نکل رہے ہیں۔ اس کا لہجہ انتہائی عاجزانہ تھا جبکہ تنویر کی آنکھوں سے بھی آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔

"ڈاکٹر۔ ڈاکٹر۔ یہ تینوں ہی ٹھیک ہو رہے ہیں۔ اوہ۔ اوہ۔ ڈاکٹر"...... اچانک ایک ڈاکٹر کی حیرت بھری آواز گونجی اور ڈاکٹر دلیپ سنگھ بجلی کی سی تیزی سے ان تینوں کے بیڈز کی طرف بڑھ گیا۔ عمران اسی طرح رو رو کر اپنے ساتھیوں کی زندگی اور صحت کی دعائیں مانگ رہا تھا۔

"عمران۔ عمران بیٹے۔ تمہاری دعائیں قبول ہو گئیں۔ معجزہ ہو گیا ہے۔ ناممکن ممکن ہو گیا ہے۔ یہ تینوں ناقابل یقین انداز میں واپس زندگی کی طرف لوٹ آئے ہیں۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ تو میری زندگی کا ناقابل یقین واقعہ ہے"...... اچانک ڈاکٹر دلیپ سنگھ نے آگے بڑھ کر عمران کو کاندھے سے پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے عمران بے اختیار سجدے میں گر گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی دل سے نکلنے والی دعائیں اثر رکھتی ہیں۔ اوہ۔ حیرت انگیز۔ انتہائی حیرت انگیز"...... ڈاکٹر دلیپ سنگھ نے کہا اور ایک بار پھر ان تینوں کے چیک اپ میں مصروف ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے سجدے سے سر اٹھایا اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ تنویر کا چہرہ بھی مسرت سے کھل اٹھا تھا۔

"خدایا تیرا شکر ہے۔ تو واقعی رحیم ہے۔ تو ہی گناہ گاروں کی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

دعائیں سننے والا اور انہیں قبول کرنے والا ہے"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر وہ صفدر۔ کیپٹن شکیل اور چوہان کی طرف بڑھ گیا اور پھر ان تینوں کے زرد چہروں پر تیزی سے پھیلتی ہوئی سرخی دیکھ کر اس کا دل اطمینان اور مسرت سے بھر گیا۔ ان کی حالت بتا رہی تھی کہ وہ اب خطرے کی حدود سے باہر آ گئے ہیں اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران ڈاکٹر دلیپ سنگھ کے کمرے میں بیٹھا دھیرج سنگھ سے ہیلی کاپٹر پر قبضہ کرنے اور اس سرنگ میں پہنچ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو نکال لینے سے لے کر یہاں ہسپتال تک پہنچانے کی تفصیل سن رہا تھا۔

"گڈ۔ دھیرج سنگھ گڈ۔ تم نے واقعی بے پناہ ذہانت سے کام لیا ہے۔ اگر تم یہ سب کچھ نہ کرتے تو ہم وہیں سرنگ میں ہی پڑے رہ جاتے اور یقیناً فوجیوں کے ہاتھ لگ جاتے۔ تم نے جس طرح ہر قدم پر ہمارا ساتھ دیا ہے میں اس کے لئے تمہارا بے حد مشکور ہوں"۔ عمران نے دھیرج سنگھ کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں جناب۔ اصل کام تو آپ نے اور آپ کے ساتھیوں نے کیا ہے۔ میں تو اب یہی سوچ کر کانپ اٹھتا ہوں کہ آپ نے کس طرح "بلاسٹڈ اٹیک" کرتے ہوئے اس مشن کو مکمل کیا ہے۔ یہ آپ کا ہی کام تھا۔ کوئی دوسرا تو اس طرح سوچ بھی نہیں سکتا"۔ دھیرج سنگھ نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔ اسی لمحے ڈاکٹر دلیپ سنگھ دفتر میں داخل ہوا۔

"اب تمہارے تینوں ساتھی بالکل ٹھیک ہیں۔ اب کوئی خطرے

والی بات نہیں ہے"...... ڈاکٹر دلیپ سنگھ نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"میرے پہلے ساتھی کہاں ہیں جنہیں میں زخمی حالت میں چھوڑ گیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"وہ پوری طرح صحت یاب ہو چکے ہیں اور تمہاری ہدایت کے مطابق میں نے انہیں واپس بھجوا دیا ہے۔ وہ پاکیشیا پہنچ گئے ہوں گے وہ تو واپس تمہارے پیچھے جانے کے لئے بے تاب تھے لیکن جب میں نے انہیں بتایا کہ یہ تمہارا حکم ہے کہ وہ واپس چلے جائیں تو وہ مجبوراً واپس چلے گئے"...... ڈاکٹر دلیپ سنگھ نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔ اچانک دفتر کا دروازہ کھلا اور راجہ تیزی سے اندر داخل ہوا۔

"عمران صاحب۔ اوہ۔ آپ کو ہوش آ گیا۔ شکر ہے"...... راجہ نے عمران کو صوفے پر بیٹھے دیکھ کر ٹھٹھک کر رکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اللہ کا کرم ہو گیا ہے۔ لیکن تمہارا چہرہ بتا رہا ہے کہ کوئی خاص بات ہے۔ کیا ہوا ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ میں ڈاکٹر صاحب سے یہی کہنے آیا تھا کہ ہسپتال شدید خطرے میں ہے۔ یہاں ہر طرف چیکنگ کی جا رہی ہے۔ بے شمار افراد ہماری بو سونگھتے پھر رہے ہیں اور ان کا انداز بتا رہا ہے کہ وہ جلد ہی اس ہسپتال کا سراغ لگا لیں گے"...... راجہ نے کہا تو ڈاکٹر دلیپ سنگھ کے ساتھ ساتھ عمران کے چہرے پر بھی تشویش کے تاثرات ابھر آئے۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

"اوہ۔اوہ۔یہ تو بہت برا ہوا۔ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا ہو گا۔لیکن عمران تمہارے ساتھیوں کی حالت ابھی ایسی نہیں ہے کہ انہیں فوری طور پر شفٹ کیا جا سکے۔اگر ایسا کیا گیا تو وہ اس بار یقینی طور پر موت کے منہ میں چلے جائیں گے اور اگر ہسپتال ٹریس ہو گیا۔تو ہم سب مارے جائیں گے۔اب کیا کیا جائے"...... ڈاکٹر دلیپ سنگھ کے لہجے میں بے پناہ تشویش نمایاں تھی۔

"یہاں کوئی ایسا فون ہے جسے ٹریس نہ کیا جا سکتا ہو"...... عمران نے بے چین لہجے میں کہا۔

"ٹریس نہ کیا جا سکتا ہو۔کیا مطلب"...... ڈاکٹر دلیپ سنگھ نے چونک کر پوچھا۔

"میرا مطلب ہے کہ کال کی وجہ سے اس جگہ کو ٹریس نہ کیا جا سکے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہے۔میں لے آتا ہوں۔ایک خصوصی فون ہے۔جسے ہم انتہائی ایمرجنسی میں استعمال کرتے ہیں"...... ڈاکٹر دلیپ سنگھ نے کہا اور تیزی سے اٹھ کر دفتر سے باہر نکل گیا۔

"آپ کیا کرنا چاہتے ہیں"...... دھیرج سنگھ نے کہا۔اس کے چہرے پر بھی پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"فون آ جائے پھر بتاتا ہوں"...... عمران نے کہا اور چند لمحوں بعد ڈاکٹر دلیپ سنگھ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون تھا۔ عمران نے اس سے فون پیس لیا اور اس کا بٹن آن کر کے اس نے تیزی

سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی فون پیس سے ایک آواز سنائی دی۔چونکہ فون پیس میں لاؤڈر موجود تھا اور عمران نے اس کا بٹن بھی آن کر دیا تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز کمرے میں موجود سب افراد کو واضح طور پر سنائی دی اور پریذیڈنٹ ہاؤس کے الفاظ سن کر وہ سب بے اختیار چونک پڑے تھے۔

"پریذیڈنٹ صاحب سے بات کرائیں۔میں علی عمران بول رہا ہوں۔اٹ از ٹاپ ایمرجنسی"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"سوری جناب۔پریذیڈنٹ صاحب سپیشل میٹنگ میں مصروف ہیں۔پرائم منسٹر اور دوسرے اعلیٰ حکام کے ساتھ۔اس لئے اس وقت بات نہیں ہو سکتی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران چونک پڑا۔وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ میٹنگ اس مشن کے سلسلے میں ہی ہو رہی ہو گی۔

"کیا میٹنگ میں سیکرٹ سروس کے شاگل صاحب اور دوسری تینوں ایجنسیوں کے افراد بھی موجود ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔مگر آپ کو کیسے معلوم ہوا۔یہ تو انتہائی ٹاپ سیکرٹ میٹنگ ہے"...... اس بار دوسری طرف سے بولنے والے کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"اوہ۔اوہ۔پھر تو فوراً بات کراؤ۔ورنہ کافرستان کو اس قدر نقصان پہنچے گا کہ پورا کافرستان تباہ ہو جائے گا۔فوراً بات کراؤ۔جلدی

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

فوراً"...... عمران نے چیخ کر کہا۔

"اوہ۔اوہ۔مگر"...... عمران کا لہجہ ایسا تھا کہ دوسری طرف سے بولنے والا بوکھلا گیا تھا۔

"اگر مگر چھوڑو۔جلدی بات کراؤ نانسنس۔اٹ از ٹاپ ایمرجنسی کیا تم پورے کافرستان کو تباہ کرانا چاہتے ہو"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ٹھیک ہے۔ہولڈ کریں۔میں بات کراتا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دوسری طرف سے دوبارہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔کیا آپ فون پر ہیں"...... بولنے والا وہی آدمی تھی جس سے پہلے بات ہو رہی تھی۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"صدر صاحب سے بات کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔علی عمران بول رہا ہوں۔کیا مجھے کافرستان کے صدر صاحب سے مخاطب ہونے کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔آپ یقیناً مجھے پہچانتے ہوں گے"...... عمران نے اس بار اپنے مخصوص شگفتہ لہجے میں کہا۔

"کیوں فون کیا ہے تم نے"...... اس بار کافرستان کے صدر کی انتہائی غصیلی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔شکر ہے۔میں نے یہی معلوم کرنا تھا کہ آپ کو غصہ آیا ہے

یا نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔کیا کہنا چاہتے ہو تم"...... دوسری طرف سے صدر نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب صدر ...... آپ کا غصہ بتا رہا ہے کہ ہم اپنے مشن میں کامیاب رہے ہیں اور میں یہی معلوم کرنا چاہتا تھا کیوں کہ میرے پاس مشن کا رزلٹ معلوم کرنے کا اور کوئی ذریعہ نہ تھا۔ویسے ایک بات ہے کہ اس بار آپ کی فورسز نے واقعی میرے لئے اس مشن کو انتہائی کھٹن بنا دیا تھا اور ہمیں اپنی جانوں کی پرواہ کئے بغیر بلاسٹڈ اٹیک کرتے ہوئے یہ مشن مکمل کرنا پڑا ہے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم اپنے مشن میں ناکام رہے ہو اور یہ بھی سن لو کہ تمہیں ٹریس بھی کر لیا گیا ہے۔اب تم زندہ واپس نہ جا سکو گے"...... صدر نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔

"آپ ایک ملک کے صدر ہو کر جھوٹ بول رہے ہیں جناب۔یہ آپ کی شایان شان نہیں ہے۔حالانکہ میں تو آپ کی فورسز کی کارکردگی کی تعریف کر رہا ہوں"...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"یو شٹ اپ۔تم نے اگر ایک سٹور تباہ کر دیا ہے تو اس سے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔اس جیسے کئی سٹور دوبارہ قائم کئے جا سکتے ہیں"...... صدر کے لہجے میں جھلاہٹ تھی۔

"آپ کی بات درست ہے جناب۔آپ واقعی ایسا کر سکتے ہیں۔

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

لیکن شاید آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کا یہ سٹور ہم نے صرف تباہ ہی نہیں کیا بلکہ ہم نے مخصوص آلات سے اس سٹور میں موجود ڈبل سی ہتھیاروں کے بارے میں ثبوت بھی حاصل کر لئے ہیں اور اب یہ ثبوت پوری دنیا کے پریس کے سامنے رکھے جائیں گے"...... عمران نے ایک نئے پہلو پر بات کرتے ہوئے کہا۔ عمران کی اس بات پر صدر صاحب بے اختیار چیخ پڑے لیکن عمران نے ڈبل سی ہتھیاروں کے ثبوت کے بارے میں اپنی دھمکی پر اصرار جاری رکھا اور پھر صدر نے انتہائی جھلاہٹ کے عالم میں پاکیشیا کے بارے میں دھمکیاں دینی شروع کر دیں تو عمران کا چہرہ غصے کی شدت سے آگ کی طرح تپ اٹھا۔

"آپ دھمکیاں دے رہے ہیں۔ ایک ملک کے صدر ہو کر۔ کیا آپ کا ذہنی توازن درست نہیں رہا۔ کیا آپ پاکیشیا کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ اگر اب کافرستان نے پاکیشیا کی طرف ٹیڑھی نظر بھی ڈالی تو کافرستان کا کیا انجام ہوگا"۔ عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"مسٹر علی عمران۔ میں کافرستان کا پرائم منسٹر بول رہا ہوں"۔ اچانک دوسری طرف سے وزیر اعظم کی آواز سنائی دی۔

"آپ بھی بولیئے۔ کیا آپ بھی صدر کی طرح پاکیشیا کو دھمکیاں دیں گے"...... عمران کے لہجے میں ویسے ہی غصہ تھا۔

"مسٹر علی عمران۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ اس مشن کے سلسلے میں عالمی پریس کو کچھ نہ بتائیں۔ میں بحیثیت وزیر اعظم آپ سے

وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ ایسا کوئی اقدام نہ کیا جائے گا۔ جو ہو گیا سو ہو گیا"...... وزیر اعظم کا لہجہ نرم تھا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر آپ بحیثیت وزیر اعظم وعدہ کر رہے ہیں تو میں مزید کوئی اقدام نہ کروں گا۔ لیکن یہ بات ذہن میں رکھیئے کہ اب اگر آپ نے مشکباریوں کے خلاف ایسی انسانیت سوز سازش کی تو آئندہ نہ صرف اس سازش کا خاتمہ کر دیا جائے گا بلکہ پرائم منسٹر ہاؤس اور پریذیڈنٹ ہاؤس کی بھی ساتھ ہی اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے گی اور میں آپ کے اس وعدے کا جائزہ اس طرح لوں گا کہ کیا آپ ہمیں ٹریس کرنے کی کوشش کرتے ہیں یا نہیں"...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بٹن دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔

"کیا واقعی وہ اپنا وعدہ پورا کریں گے"...... عمران کے ساتھ بیٹھے ہوئے تنویر نے کہا۔

"میں نے انہیں یہ دھمکی اسی لئے ہی دی ہے۔ ورنہ تم بھی جانتے ہو کہ ہمارے پاس ایسا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ وہ اب مزید اس سلسلے میں کوئی اقدام نہ کریں گے۔ ان کے لئے عالمی پریس کے سامنے ڈبل سی ہتھیاروں کے ذریعے مشکباریوں کے خلاف اس سازش کا انکشاف اتنی بڑی دھمکی ہے کہ وہ اسے کسی صورت بھی برداشت نہیں کر سکتے اور اس کے سوا اور کوئی صورت بھی نہ تھی۔ ورنہ یقیناً وہ دوبارہ ایسے ہتھیار حاصل کر کے اپنی سازش مکمل کرنے کی لازماً کوشش کرتے اور اس کے ساتھ ساتھ صفدر، جوہان اور کیپٹن

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

شکیل کی حالت بھی ایسی نہیں ہے کہ ہم انہیں فوری طور پر یہاں سے کہیں اور شفٹ کر سکتے۔ اس طرح اس دھمکی سے دو فائدے ہوں گے آئندہ کے لئے بھی مشکباریوں کے خلاف ایسی بھیانک سازش کا سدباب ہو گیا اور ہمارے لئے بھی خطرہ ٹل گیا ہے"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ آپ کا دوسرا بلائنڈ اٹیک ہے عمران صاحب۔ ذہانت بھرا بلائنڈ اٹیک"........ دھیرج سنگھ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بلائنڈ نہیں۔ سوچا سمجھا اٹیک تھا۔ جس اٹیک میں ذہانت شامل ہو اسے بلائنڈ اٹیک نہیں کہا جا سکتا"........ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

ختم شد

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور منفرد کہانی

مکمل ناول

بلڈی گیم

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

بلڈی گیم — جس کا آغاز پاکیشیا کی ایک نوجوان لڑکی کے غنڈوں کے ہاتھوں جبری اغوا سے ہوا۔

بلڈی گیم — جس کا انجام ایکریمیا کی عظیم الشان لیبارٹریوں کی تباہی اور یہودی سائنسدانوں کی پے در پے موت پر جا کر ہوا۔

بلڈی گیم — ایک ایسے سائنسی آئیڈیئے کی بنیاد پر کھیلی گئی گیم جو ابھی محض ایک آئیڈیا ہی تھا۔

بلڈی گیم — جس میں عمران، ٹائیگر اور جوانا نے حصہ لیا لیکن اس گیم کے ہر مرحلے پر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔

بلڈی گیم — جس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو حاصل ہونے والے ہر کلیو کو انتہائی مہارت سے مسلسل ختم کیا جاتا رہا اور عمران اور اس کے ساتھی باوجود مسلسل جدوجہد کے ایک قدم بھی آگے نہ بڑھ سکے۔

○ بے پناہ سسپنس۔ لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے واقعات، تیز رفتار ایکشن سے بھرپور ○

○○ ایک ایسی کہانی جو جاسوسی ادب میں ایک مختلف کہانی ثابت ہوگی ○○

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عمران اور کرنل فریدی سیریز میں ایک دلچسپ اور یادگار ناول

نائٹ فائٹرز

مکمل ناول

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

نائٹ فائٹرز ———

ایکریمیا کی ایک ایسی کمانڈو تنظیم جس نے ایک اسلامی ملک میں قائم پاکیشیا کے اہم سنٹر کی تباہی کی منصوبہ بندی کی۔ وہ منصوبہ بندی کیا تھی؟

وہ لمحہ ———

جب کرنل فریدی نے کافرستان کے وزیر اعظم کا حکم تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔

❖ وہ حکم کیا تھا جس کو تسلیم کرنے کی بجائے کرنل فریدی نے کافرستان کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ دینے کا فیصلہ کر لیا۔ کیا کرنل فریدی نے واقعی ایسا کیا؟

نائٹ فائٹرز ———

جس کے خلاف عمران، پاکیشیا سیکرٹ سروس اور کرنل فریدی سب بیک وقت میدان میں کود پڑے۔

نائٹ فائٹرز ———

جس کے پیچھے عمران اور کرنل فریدی علیحدہ علیحدہ کام کر رہے تھے۔ لیکن نائٹ فائٹرز پھر بھی مشن کی تکمیل تک پہنچ گئے۔

اسلامی سکیورٹی ———

ایک نئی تنظیم جس کا چیف کرنل فریدی کو بنا دیا گیا۔ کیسے اور کیوں؟

وہ لمحہ ———

جب عمران، پاکیشیا سیکرٹ سروس اور کرنل فریدی ایک دوسرے کے مقابل آ گئے اور پھر ایک دوسرے پر گولیوں کی بارش شروع ہو گئی۔

وہ لمحہ ———

جب کرنل فریدی اور عمران کے درمیان جان لیوا فائٹ شروع ہو گئی۔ اس فائٹ کا انجام کیا ہوا؟

وہ لمحہ ———

جب کرنل فریدی کو سب کے سامنے اپنے مشن کی ناکامی اور عمران کے مشن کی کامیابی کا اقرار کرنا پڑا۔

انتہائی خونریز اور اعصاب شکن جدوجہد پر مشتمل ایک ایسی کہانی جس کا ہر لمحہ موت اور قیامت کے لمحے میں تبدیل ہو گیا۔

کیا نائٹ فائٹرز اپنے مشن میں کامیاب ہو گئے اور عمران اور کرنل فریدی آپس میں لڑتے رہ گئے؟

انتہائی دلچسپ اور منفرد ایکشن، سسپنس اور تیز ٹیمپو پر مبنی
ایک ایسا ناول جو مدتوں یاد رکھا جائے گا

شائع ہو گیا ہے

آج ہی اپنے قریبی بک سٹال یا
براہ راست ہم سے طلب کریں

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور اچھوتی کہانی

کوڈواک

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

- پاکیشیا کی میزائل بنانے والی فیکٹری ——— جہاں صرف چیف ایکسٹو ہی داخل ہو سکتا تھا۔

میزائل فیکٹری جس کا اہم ترین فارمولا چوری ہو گیا اور انکوائری کے لئے ایکسٹو کو عمران اور جولیا کے ساتھ خود جانا پڑا ——— کیا ایکسٹو وہاں اپنے عہدے کی لاج رکھ سکا ——— یا؟

- وہ لمحہ جب عمران اور سیکرٹ سروس کی موجودگی میں پاکیشیا کی یہ انتہائی اہم ترین دفاعی فیکٹری مکمل طور تباہ کر دی گئی اور عمران کا چہرہ پتھرا سا گیا۔
- وہ لمحہ جب پہلی بار عمران کو احساس ہوا کہ اس قدر قیمتی فیکٹریاں اور لیبارٹریاں جب تباہ ہوتی ہیں تو دلوں پر کیا گزرتی ہے۔
- فیکٹری کی تباہی کے ساتھ ساتھ میزائلوں کا اہم ترین فارمولا بھی چوری کر لیا گیا ——— لیکن عمران اور سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کلیو موجود نہ تھا۔
- وہ لمحہ جب عمران کو اطلاع ملی کہ صدر مملکت کو چوری شدہ فارمولا معاوضہ دے کر خریدنا پڑا ہے ——— کیا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس واقعی اس حد تک بے بس ہو گئے تھے؟

کوڈواک فارمولے کا ضروری حصہ جو غائب کر دیا گیا تھا اور جس کے بغیر فارمولا ادھورا تھا۔

کوڈواک جس کے حصول کے لئے سیکرٹ سروس کی تین ٹیمیں تین مختلف ممالک میں روانہ کر دی گئیں۔

کوڈواک جسے حاصل کرنے کے لئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے درمیان مقابلہ شروع ہو گیا۔

کوڈواک جس کے حصول کے لئے عمران نے آخری لمحے تک بے پناہ جدوجہد کی ——— لیکن عین آخری لمحات میں اسے معلوم ہوا کہ کوڈواک اس سے پہلے سیکرٹ سروس نے حاصل کر لیا ہے۔

کوڈواک جس کے حصول کے لئے عمران، سیکرٹ سروس کے ارکان سے واضح شکست کھا گیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان نے عمران کی شکست پر اس کے سامنے دل کھول کر قہقہے لگائے۔

- کیا واقعی عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے میں شکست کھا گیا تھا ——— یا اس نے اپنی شکست کو فتح میں تبدیل کر لیا تھا۔

لمحہ بہ لمحہ بدلتے حیرت انگیز واقعات
ایکشن اور سسپنس کا حسین امتزاج
شائع ہو گیا ہے

آج ہی اپنے قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk

عمران سیریز میں منفرد، انوکھے اور یادگار انداز کا سحر انگیز ناول

بلیک پاورز

سپیشل نمبر

مصنف مظہر کلیم ایم اے

بلیک پاورز — بلیک ورلڈ کی شیطانی قوتیں جو پوری طاقت سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابلے پر اتر آئیں۔

بلیک پاورز — ایسی خوفناک اور طاقتور قوتیں جنہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی تمام کوششیں ناکام بنا دیں۔

بلیک پاورز — ایسی قوتیں جن کے مقابلے پر آ کر عمران اپنے آپ کو بے بس محسوس کرنے لگا۔ کیا واقعی عمران بے بس ہو گیا؟

بلیک پاورز — جن کے مقابلے پر آ کر عمران کو ایسی خوفناک جدوجہد کرنی پڑی جس کا اندازہ اس سے قبل اسے کبھی نہ ہوا تھا۔ انتہائی خوفناک اور جان لیوا جدوجہد۔

باکوری — بلیک ورلڈ کی انتہائی خوفناک قوت۔ جس کا اثر پانی پر تھا لیکن وہ حقیقتاً ایک عورت تھی۔ ایک خوبصورت اور دلکش افریقی عورت۔

باکوری — جس کو دیکھتے ہی جوزف اس سے شادی کرنے پر تیار ہو گیا اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے باکوری اور جوزف کی شادی ہو گئی۔

انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ چوئیشن

- وہ لمحہ جب عمران کو جوزف کی بیوی باکوری سے انتہائی ہولناک جنگ لڑنی پڑی۔ ایسی جنگ جس میں جوزف بھی شامل تھا۔ کیا جوزف نے عمران کے مقابلے میں باکوری کا ساتھ دیا؟
- وہ لمحہ جب جوانا بلیک پاورز کا آلہ کار بن کر عمران کے مقابلے پر اتر آیا اور جوانا کی وجہ سے عمران کے ہاتھوں سے جادوئی زیور نکل گیا ——— کیا عمران نے جوانا کو معاف کر دیا ——— یا ———؟
- بلیک ورلڈ کے پروفیسر البرٹ اور عمران کے درمیان ہونے والی انتہائی طویل، خوفناک اور جان لیوا جدوجہد۔
- پروفیسر البرٹ اور عمران کے درمیان ہونے والی اس جدوجہد کا انجام کیا ہوا؟ انتہائی حیرت انگیز اور ناقابل یقین انجام۔

منفرد، دلچسپ اور یادگار کہانی

ایک ایسا ناول جو ہر حیثیت سے ناقابل فراموش ہے۔

ایک ایسا ناول جو اس سے قبل صفحہ قرطاس پر نہیں ابھرا۔

آج ہی اپنے قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk


PDFBOOKSFREE.PK

مظہر کلیم ایم اے

یکے از مطبوعات

یوسف برادرز

پبلشرز، بک سیلرز

Courtesy of www.pdfbooksfree.pk